Ataunnabi.com

تاریخ
خاندانِ برکات

حضرت مولانا اولادِ رسول محمد میاں قادری برکاتی

زیرِ سرپرستی

حضرت سید شاہ مصطفےٰ حیدر حسن میاں قادری برکاتی قاسمی

برکاتی پبلشرز
۱۲۳- چھاگلہ اسٹریٹ
کھارادر کراچی نمبر ۲

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تاریخ

خاندانِ برکات

سنہ ۱۳۲۹ھ

مؤلف

تاج العلماء حضرت سید شاہ اولادِ رسول محمد میاں

قادری برکاتی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ

ابن

حضرت سید شاہ محمد اسمٰعیل حسن رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

برکاتی پبلشرز

۱۲۳ ارچھاگلہ اسٹریٹ کھارادر کراچی نمبر ۲

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سلسلہ اشاعت نمبر ۳۲

نام کتاب ——— خاندان برکات

مؤلف ——— حضرت اولادِ رسول محمد میاں قادری برکاتی

ناشر ——— برکاتی پبلیشرز کراچی

طباعت اوّل ——— نومبر ۱۹۲۷ء (بریلی شریف)

طباعت دوئم ——— فروری سنہ ۱۹۸۷ء

واحد تقسیم کار

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدرآباد

بیرون احسن البرکات، شارع مفتی محمد خلیل خاں

نزد، ہوم اسٹیڈ ہال

طابع

ضیاء الدین پبلیکیشنز جی۔ کے ۴/۱۷ نزد شہید مسجد کھارادر کراچی ۲

(مشہور آفسٹ پریس کراچی)

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	نسب نامۂ سادات زیدیۂ مارہرہ	۷
۲	سیّد الراجین حضرت سیّد شاہ اویس قدس سرہ	۱۱
۳	حضرت سیّد شاہ آل محمد	۱۸
۴	حضرت سیّد شاہ آل احمد اچھے میاں صاحب	۲۳
۵	حضرت سیّد شاہ آل برکات ستھرے صاحب	۲۶
۶	سیّد آل امام جامیاں صاحب مودت شاخ باغ پختہ	۳۲
۷	حضرت سیّد شاہ آل رسول قدس سرہ	۳۷
۸	حضرت سیّد شاہ اولاد رسول صاحب	۴۷
۹	خاتم الاسلاف حضرت سیّد شاہ محمد صادق قدس سرہ	۵۲
۱۰	حضرت سیّد شاہ محمد اسمٰعیل حسن صاحب	۵۷
۱۱	راقم الحروف اولادِ رسول محمد میاں قادری عفی عنہ	۶۵
۱۲	شمس العرفاء حضرت سیّد شاہ غلام محی الدین امیر عالم قدس سرہ	۶۹
۱۳	حضرت سیّد شاہ نجات اللہ الملقب بہ شاہ میاں قدس سرہ	۸۵
۱۴	مریت والان سرکار خورد	۹۶
۱۵	مذہبی تبصرہ	۹۹
۱۶	سجادہ نشینی کی تشریح	۱۰۳
۱۷	تواریخ وفات	۱۱۱
۱۸	اسمائے صاحبان مزارات و مقابر واقع درگاہ برکاتیہ	۱۱۷
۱۹	بعض اعمال و نسخہ جات خاندانی مجرب	۱۲۳

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نحمد اللّٰہ العظیم الذی خلق الانسان
فی احسن تقویم و نصلی و نسلم علیٰ
رسولہ الذی کان علیٰ خلق عظیم
وعلیٰ آلہ وصحبہ الذین ہم ذو و
الفضل العمیم و علینا معہم و
بہم ولہم وفیہم اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین آمین

حمد و نعت کے بعد یہ چند اوراق واسطے اولاد حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ اور اُن کے متعلقین اور منتسبین کے تحریر کرتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ سے خالی نہ ہوں گے۔ جاننا چاہیے کہ ہمارا نسب بواسطہ حضرت زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سرور عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اصحابہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ بادشاہان ظالم کے ظلم سے ہمارے دادا سیّد علی عراقی رحمۃ اللہ علیہ ترک وطن فرما کر قریہ واسط میں جو مابین عراق عرب وعراق عجم کے ہے۔ تشریف لاکر قیام پذیر ہوئے۔ آپ کے احفاد سے حضرت سیّد ابوالفرح واسطی اپنے چار صاحبزادوں سیّد ابو فراس جد سادات بگرام و سیّد ابوالفضائل و سیّد داؤد و سیّد معزالدین کے ساتھ سلطان محمود غزنوی کے زمانہ میں واسط سے غزنی تشریف لائے۔ اور بعد قیام چند روزہ مع سیّد معزالدین پھر واسط کو مراجعت فرمائی اور باقی تینوں صاحبزادوں نے ہندوستان کا قصد فرمایا اور سیّد ابو فراس نے جاجنیر اور سیّد ابوالفضائل نے چہاترود اور سیّد داؤد نے تھن پور میں اقامت اختیار فرمائی۔ سیّد ابو فراس کے احفاد سے حضرت سیّد محمد صغری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حسب ایمائے سلطان شمس الدین التمس "سری" نام راجہ بلگرام پر جو کافر سخت اور بڑا سرکش تھا جہاد فرمایا۔ اور اُس کے قتل کے بعد ۶۱۴ھ چھ سو چودہ ہجری میں فتح پائی۔ سلطان نے اس فتح کے صلہ میں بلگرام مع اُس کے توابع ولواحق کے آپ کی جاگیر میں دے دیا۔ حضرت نے اُس کا نام سری نگر سے بدل کر بلگرام رکھا۔ اور وہاں شعائر ومراسم اسلام کو رواج دیا اور اپنے توابع شیوخ فرشوری اور ترکمانوں اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ وہیں سکونت اختیار فرمالی۔ اُس زمانہ سے ہماری بود وباش "تازمانہ" حضرت میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بلگرام میں رہی. حضرت میر عبدالواحد قدس سرہٗ کے بڑے صاحبزادے حضرت سیّد شاہ عبدالجلیل قدس سرہٗ عہد جہانگیری میں ۱۰۱۷ھ ایک ہزار سترہ ہجری میں مارہرہ تشریف لائے. اُس وقت سے اس وقت تک حضرت کی اولاد مارہرہ میں ہے.

چونکہ اس فقیر محمد المدعو بظہور العالم اولاد رسول عفی عنہ کو اس مختصر میں صرف اپنے انہیں اجداد کا جو مارہرہ میں تشریف فرما رہے اور اُن کی اولاد کا حال لکھنا مرکوز ہے. لہٰذا بزرگان ماسبق کے حالات اس میں ذکر نہیں کیے. اگر کسی کو اُن حضرات کے حالات دیکھنا ہوں تو وہ کاشف الاستار شریف و ناقص الکلمات و شجرۂ طیبہ و آثار احمدی و گلشن ابرار و تاریخ مارہرہ و بیاض احمدی وغیرہ یا بیاض محمدی تالیف فقیر کو جو زیر تصنیف ہے دیکھئے. جن میں ان بزرگوں کے مفصل حالات کشف و کرامات و تعلیم و تعلم و ہدایت و ارشاد و سوانح عمری مفصل و مشرح مندرج ہیں. اس اپنے رسالہ **"خاندان برکات"** میں صرف بعض حالات تاریخ تولد و وفات و تفصیل اولاد و تشریح مناصب و تصریح آثار متبرکہ کہ کیا ہیں اور کس طرح سے اور کس وقت میں آئے اور تفصیل جائداد از قسم املاک و دیہات و روزینہ نقد و تعمیر درگاہ معلٰی و مسجد متبرک و خانقاہ و امکنہ مسکونہ وغیرہ تحریر کروں گا. ناظرین سے اُمید ہے کہ بہ دعائے خیر مجھے یاد کریں.

میں نے اپنے اس رسالہ میں انتظام کیا ہے کہ حتی الامکان

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کوئی امر بلا سند صحیح نہ تحریر کروں۔ ناظرین اگر کسی اور رسالہ میں اس کے خلاف دیکھیں تو اس خلاف کو اس فقیر سے دریافت کرلیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ اُس کا ارتفاع بہ سند کر دیا جائے گا۔

اکثر رسالے جو حال میں تالیف ہوئے اور فقیر کی نظر سے گزرے ہیں اُن میں میرے خاندان کے حالات اکثر خلاف واقع اور ناقص و ناتمام درج ہیں۔

نسب نامۂ ساداتِ زیدیۂ مارہرہ

فقیر اولادِ رسول محمد میاں ابن حضرت سیّد شاہ ابوالقاسم محمد اسمٰعیل حسن الملقب بہ شاہ جی مدظلہ ابن حضرت سیّد شاہ محمد صادق ابن حضرت سیّد شاہ اولادِ رسول ابن حضرت سیّد شاہ آلِ برکات ستھرے صاحب ابن حضرت سیّد شاہ حمزہ ابن حضرت سیّد شاہ آلِ محمد ابن حضرت سیّد شاہ برکۃ اللہ ابن حضرت سیّد شاہ اویس ابن حضرت سیّد شاہ عبد الجلیل ابن حضرت سیّد شاہ عبد الواحد ابن حضرت سیّد شاہ ابراہیم ابن حضرت سیّد شاہ قطب الدین ابن حضرت سیّد شاہ ماہرو ابن حضرت سیّد شاہ بڈہ ابن حضرت سیّد کمال ابن حضرت سیّد قاسم ابن حضرت سیّد حسن ابن حضرت سیّد نصیر ابن حضرت سیّد حسین ابن حضرت سیّد عمر ابن حضرت سیّد

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

محمد صغری جد قبائل سادات بلگرام ابن حضرت سیّد علی ابن حضرت سیّد حسین ابن حضرت سیّد ابوالفرح ثانی ابن حضرت سیّد ابوفراس ابن حضرت سیّد ابوالفرح واسطی جدا علی جماعت سادات زیدیہ بلگرام و بارہا وغیرہما ابن حضرت سیّد داؤد ابن حضرت سیّد حسین ابن حضرت سیّد یحیٰی ابن حضرت سیّد زید سوم ابن حضرت سیّد عمر ابن حضرت سیّد زید دوم ابن حضرت سیّد علی عراقی ابن حضرت سیّد حسین ابن حضرت سیّد علی ابن حضرت سیّد محمد ابن حضرت سیّد عیسٰی المعروف بموتم الاشبال ابن حضرت سیّد زید شہید رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ابن امام ہمام سیّد السادات زین العابدین الملقب بسجاد ابن سیّد الشہداء امام حسین ابن حضرت امیر المومنین مولیٰ مرتضی علیؑ زوج سیدۃ النساء فاطمہ زہرا بنت حضرت سیّد الانبیاء حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم علیہ وعلیہم وعلینا معہم ولہم اجمعین ولدہٗ ماجدہٗ فقیر بنت حضرت سیّد شاہ نور المصطفےٰ ابن حضرت سیّد شاہ غلام محی الدین ابن حضرت سیّد شاہ آل برکات ستھرے صاحب (الی آخر السلسلۃ المذکورۃ) چونکہ فقیر کے اجداد میں حضرت سیّد شاہ عبدالجلیل صاحب قدس سرہ نے اوّل مارہرہ تشریف لاکر یہاں مستقل قیام اختیار فرمایا لہٰذا حضرت ہی کے حال سے شروع کرتا ہوں۔

مقدام العارفین حضرت سیّد شاہ عبدالجلیل قدس سرہ

آپ بڑے صاحبزادے میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کے زوجۂ اولیٰ سے ہیں۔ آپ کی ولادت بیسویں رجب المرجب اوّل وقت ظہر روز پنجشنبہ ۹۷۲ھ نوسو بہتر ہجری میں بلگرام میں ہوئی۔ اپنے والد ماجد سے تعلیم و تربیت علوم ظاہری و باطنی پائی۔ اور مرید بھی اپنے والد ماجد کے ہوئے۔ انہیں سے خلافت پائی۔ ابتدائے عہد شباب میں آپ پر ایک حالت جذب طاری ہوئی اور بارہ برس سیاحت اقصائے عالم فرمائی۔ پہاڑوں اور جنگلوں میں مسکن رہا۔ اس عرصہ میں آپ کی کوئی خبر اہلِ وطن کو نہ ملی۔ حضرت کے ملنے سے سب مایوس تھے۔ اسی حال میں ایک بار آپ بلگرام تشریف لائے۔ اور وہاں سے سائر و دائر ا ترنجی کھیڑہ پہنچے جو مارہرہ سے تین کوس ہے اور وہاں سے مارہرہ کا قصد فرمایا۔ ادھر سے مارہرہ کے چودھری وزیر محمد خاں حسب بشارت ورد یائے صادقہ مع عمائد و اعیان شہر حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر سن ایک ہزار سترہ ہجری میں حضرت کو مارہرہ لے آئے۔ حضرت کی سیاحت دوازدہ سالہ کے کارنامے ریاضات و حالات تسخیر روحانیات علویات و ملاقات جنّہ و کشف و کرامات و ہدایت مخلوق و واقعہ رونق افروزی مارہرہ وغیرہ بسبب اس کے کہ بہت سے عقیدت مندوں نے اپنی اپنی کتابوں میں تشریح و تفصیل سے درج کیے ہیں۔ فقیر نے اس رسالہ میں عمدًا مفصلاً تحریر نہیں کیے نہ اس مختصر میں گنجائش تھی اور فقیر حضرت کی اولاد میں بھی ہے۔ اور یہ حالات زبان و قلم غیر سے زیادہ پسندیدہ سمجھے جاتے ہیں۔

حضرت اوّلاً دیوان خانۂ چودھری وزیر محمد خاں واقع محلہ کنبوہان میں فرو کش ہوئے۔ تھوڑے دنوں بعد حضرت کے قیام کے واسطے

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

خانقاہ و مسجد و چاہ وغیرہ گونڈلوں کے محلہ میں بقرب حضرت سید شاہ بدرالدین شاہ ولایت تعمیر ہو گئے۔ اور چونکہ حضرت سے اور شاہ ولایت صاحب سے بہت اتحاد وارتباط تھا۔ حضرت سید شاہ عبدالجلیل صاحب نے بخاری سادات کی ایک صاحبزادی سے عقد بھی کیا تھا لہٰذا وہیں حضرت نے سکونت مستقلاً اختیار فرمائی۔ جب حضرت کا قیام یہاں مستقل ہوا تو حضرت نے اپنی بلگرامی بی بی کو بھی طلب فرمالیا۔ حضرت نے تقریباً اکتالیس برس بہدایت وارشاد مارہرہ میں قیام فرمایا۔

حضرت کی بلگرامی بی بی کے بطن سے چار صاحبزادے سید ابوالفتح سید اویس سید محمد سید ابوالخیر اور دو صاحبزادیاں تھیں اور عقد ثانی سے دو فرزند تھے جو جوان ہوئے۔ اور طلب مولیٰ عزوجل و تکمیل سلوک باطنی میں ریاضات شاقہ کھینچیں۔ جن سے اُن پر انجذاب تام کی کیفیت غالب ہوئی اور اسی حالت میں اپنے والد ماجد کی حیات میں کوہستان شمالی کی جانب تشریف لے گئے۔ اور پھر اُن کا کچھ پتہ نہیں معلوم ہوا۔ بلگرامی بی بی سے جو اولاد تھی اُن میں سے حضرت سید اویس قدس سرہ کی اولاد مارہرہ میں ہے۔ باقی اوروں کی بلگرام وغیرہ میں ہے۔

معلم الخطیب اور کچھ منتشر اعمال اس وقت حضرت والد ماجد کے دعاخانہ میں ہیں۔ اور حضرت والد ماجد ماذون بھی ہیں۔ حضرت کے پاس ایک موئے مبارک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھا جو اب بھی جست کی چھونچی میں تبرکات مشترکہ سرکار کلاں میں بفضلہ تعالےٰ ہے۔

حضرت کے خوش اعتقاد مریدین نے دو ایک باغ اور دو ایک

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ملکیں واسطے اخراجات خانقاہ حضرت قدس سرہٗ بعد کو نذر کی تھیں
حضرت سید شاہ عبد الجلیل قدس سرہٗ کا وصال مارہرہ میں آٹھویں صفر سن ایک ہزار ستاون ہجری میں دوشنبہ کے دن ہوا۔ اور اپنی خانقاہ کے صحن میں مدفون ہوئے۔ جس پر اب ہمارے اجداد کی تعمیر کردہ حسیم پختہ تعمیر ہے۔ اور جواب موسوم بہ "درگاہ بڑے پیر" ہے۔ درخت پیلو حضرت کے مزار پر بصورت روضہ ہے۔ اس درخت کے نشو و نما کی روایت عجیب ہے۔ اور خواص بھی عجیب ہیں جو مشہور ہیں۔ اور اب تک اپنے با اثر ہونے کا خود مشاہد ہے۔

سید الراحمین حضرت سید شاہ اویس قدس سرہٗ

آپ چھوٹے صاحبزادے حضرت سید شاہ عبد الجلیل صاحب کے ہیں۔ اپنے والد ماجد کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ تعلیم و تربیت اپنے والد ماجد سے پائی۔ تمام عمر ہدایت مخلوق و عبادت خدا میں صرف فرمائی۔ دختر سید علاؤ الدین بلگرامی ابن سید حمزہ ابن سید صفدر جہاں سے آپ کا عقد ہوا۔ حضرت کے تین صاحبزادے حضرت سید شاہ برکت اللہ اور حضرت سید شاہ عظمت اللہ اور حضرت سید شاہ رحمت اللہ تھے۔ اور دو صاحبزادیاں تھیں جن میں سے بڑی صاحبزادی کا عقد سید محب اللہ بن سید عبد النبی بن سید طیب سے ہوا اور اُن سے صاحب اولاد تھیں۔ حضرت سید شاہ عظمت اللہ کا عقد سید کافی ابن سید

؎ شجرہ طیبہ کی ترتیب اسماء کی بنا پر آپ منجھلے صاحبزادے ہوتے ہیں مگر کاشف الاستار میں تصریح ہے کہ "سید اویس پسر خورد است" لہٰذا اب ہم نے اسے اختیار کیا۔ ۱۲ منہ

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ابوالفتح کی بڑی صاحبزادی سے جواُن کی دوسری بی بی سے تھیں ہوا تھا اور اُنکے صرف ایک صاحبزادی تھیں جن کا عقد حضرت سیّد شاہ آل محمد ابن حضرت سیّد شاہ برکت اللہ سے ہوا۔ اور شاہ رحمت اللہ کا عقد سیّد محمد بن سیّد شاہ عبدالجلیل مارہرہ کے صاحبزادہ سیّد محمد اشرف (جواُن کے زوجہ قبیلہ سے تھے) کی صاحبزادی نور بی بی سے ہوا تھا اُن کے دو صاحبزادے سیّد قدرت اللہ اور سیّد آیت اللہ تھے۔ سیّد قدرت اللہ کا عنفوان شباب میں مرشدآباد میں انتقال ہوا وہیں دفن ہوئے۔ سیّد آیت اللہ کا سیّد عبدالواحد بن سیّد خلیل من قبیلہ بھتہ سے عقد ہوا تھا۔ مگر فقیر کو اُن کی اولاد کا حال معلوم نہیں۔

حضرت سیّد شاہ اویس قدس سرہٗ کی مؤلفہ ایک بیاض جس میں اعمال و اشغال واذکار ہیں بخط الشریف حقیر کے دعاخانہ میں ہے۔ عمل جوبدستی جو دفع اعداء وظلمہ کے لئے تیر بہدف ہے موجود ہے۔

بیسویں رجب المرجب ۱۰۹۷ھ ایک ہزار ستانوے ہجری میں بلگرام میں آپ کا وصال ہوا اور اپنے آباء کرام کے مقابر میں سلہڑو کے تالاب کے کنارے دفن ہوئے۔

سلطان العاشقین سیّد شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ

آپ بڑے صاحبزادے حضرت سیّد شاہ اویس قدس سرہٗ کے ہیں۔ ولادت چھبیسویں ۲۶ جمادی الآخرہ ۱۰۷۰ھ ایک ہزار ستر ہجری میں ہوئی۔ بچپن کا زمانہ اپنے حضرت والد ماجد اور دیگر بزرگانِ خاندان کے آغوش تربیت وشفقت میں گزرا اور ابتدائے سن شعور سے آغاز سن کہولت

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تک حضرت سید العارفین سید شاہ لطف اللہ عرف شاہ لدھا بلگرامی قدس سرہ السامی کے فیض صحبت سے مشرف رہ کر اخذ فیوض و برکات فرمایا نیز دوسرے اکابر خاندان مثل حضرت سید مربی بن سید عبد النبی بن سید طیب و سید غلام مصطفےٰ بن سید فیروز سے بھی مستفیض ہوئے۔ اگرچہ حضرت کے والد ماجد نے اپنے وصال سے پہلے حضرت کو سجادہ نشینی اور اپنے خاندان کے اعمال و اشغال وغیرہ اور سلاسل آبائی قدیم چشتیہ و سہروردیہ و قادریہ کی اجازت و خلافت عطا فرمائی تھی مگر حضرت نے اس پر اکتفا نہ فرما کر اپنے ابن عم سید مربی ابن سید عبد النبی ابن سید طیب قدس سرہم سے بیعت فرمائی اور خلافت و اجازت سلسلۂ عالیہ قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ بھی حاصل کی نیز حضرت سید غلام مصطفےٰ ابن سید شاہ فیروز قدس سرہما اور حضرت سید العارفین سید شاہ لدھا قدس سرہٗ سے بھی اجازت و خلافت و اکتساب فیض و برکت فرمایا مگر چونکہ ظرف عالی واقع ہوا تھا۔ اور کسی طرح سے سیری نہ ہوتی تھی اور عشق نسبت قادری روز افزوں تھا۔ لہٰذا حضرت سید شاہ فضل اللہ قدس سرہٗ کا شہرۂ کمال سن کر کالپی شریف تشریف لے جا کر حضرت سے اجازت و خلافت سلاسل عالیہ قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و نقشبندیہ ابو العلائیہ و مداریہ بدیعیہ حاصل کی۔ اور اس راہ کے بہت سے اسرار باطنی اخذ فرما کر فیض نسبت قادریہ عالیہ سے مالا مال ہو کر مارہرہ میں واپس آکر مسند ارشاد کو رونق دی۔ اور رہنمائی خلق میں مشغول ہوئے۔ ہزاروں گم گشتگان وادی ضلالت کو شاہراہ ہدایت پر پہنچایا۔

اپنے والد بزرگوار کے وصال کے بعد مارہرہ تشریف لائے۔ اوّل

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اپنے جدامجد کی خانقاہ میں قیام فرمایا۔ مگر قوم گوندل جو ایک شریر قوم وہاں رہتی تھی۔ اُس کی ہمسائگی پسند نہ فرما کر ۱۱۱۸ھ گیارہ سو اٹھارہ ہجری میں شہر سے باہر بنیاد آبادی جدید ڈال کر اُس میں حضرت کے معتقدین نے مسجد و خانقاہ تعمیر کرائی اور اُس آبادی جدید کا نام بیم نگر برکات نگری رکھا۔ جو اب "بستی پیرزادگان" کے نام سے موسوم ہے۔ اور اس وقت تک حضرت کی اولاد مع اپنی رعایا کے اُس میں آباد ہے۔ جو مسجد حضرت نے بنائی تھی وہ سرکار کلاں میں ہے۔ جسے بعد کو جب حضرت ستھرے میاں صاحب نے سرکار کلاں کی مسجد جامع تعمیر فرمائی تو اُس کے صحن میں لے لیا۔ فقیر کے حضرت والد ماجد نے اُس مسجد کو کھلا ہوا دیکھا تھا۔ مگر تقریباً پچاس برس کا عرصہ ہوا جو حضرت سید شاہ آل رسول صاحب نے اُس میں مٹی بھروادی۔ اُس مسجد کا تاریخ کا پتھر جس پر اُس کی "خانہ عبادت" کندہ ہے۔ موجودہ مسجد سرکار کلاں میں نصب ہے۔ اور جو مکان حضرت نے واسطے سکونت کے بنایا تھا اور جس کا نام چلّہ تھا وہ اب خانقاہ سرکار خورد میں ہے۔ حضرت نے اپنے اہل و عیال بھی بلگرام سے طلب فرمائے اور سکونت مستقلاً مارہرہ اختیار کی۔

حضرت اور حضرت کے خلفاء کا شہرۂ کمال چاروں طرف پہنچا۔ شاہان دہلی اورنگ زیب عالمگیر سے لیکر محمد شاہ تک حضرت کی خدمت میں نیاز نامے بھیجا کرتے تھے۔ اور بہت سے امرائے نامی داخل سلسلۂ بیعت بھی ہوئے۔ سن گیارہ سو اکتالیس ۱۱۴۱ ہجری میں موضع داؤ نپور اور موضع تلوکپور عرف برکات نگر دو گاؤں جو اب پرگنہ بلرام تحصیل کاسگنج میں ہیں محمد شاہ بادشاہ نے حضرت کی خانقاہ کے خرچ کے واسطے معاف کیے۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

متولیان حال نے ان دونوں گاؤں کی زمینداری بیع کر ڈالی اور بعض صاحبیان کے حصص حق معافی داری بھی گورنمنٹ نے ضبط کر لئے۔

حضرت کا عقد سیّد مودود بلگرامی ابن سیّد محمد فاضل ابن سیّد عبدالحکیم بلگرامی کی منجھلی صاحبزادی وافیہ بی بی سے ہوا۔ ان سے حضرت کے دو صاحبزادے حضرت سیّد شاہ آل محمد اور حضرت سیّد شاہ نجات اللہ قدس سرہما تھے جن کی نسبت سے دو سرکاریں کلاں و خورد پیرزادگان مارہرہ کی ہیں۔ جن کا ذکر آگے آئے گا۔ اور تین صاحبزادیاں تھیں۔ جن میں سے پہلی صاحبزادی مسماۃ بی بی بدھن کا عقد سیّد نورالحق بن شاہ لدھا اور دوسری صاحبزادی مسماۃ ننھی بی بی کا سیّد عزیزاللہ بن سیّد غلام محمد بن سیّد حامد بن سیّد عبدالواحد خورد سے اور تیسری کا سیّد امان اللہ بن سیّد جان محمد بہتہ سے ہوا تھا۔ جن کی اولاد بلگرام اور آرہ کوات میں ہے۔

حضرت کی تصنیف و تالیف سے متعدد کتابیں تصوف میں اور متعدد بیاضیں اعمال و اشغال و اوراد و اذکار میں مثل رسالۂ چہار انواع و رسالۂ سوال و جواب و عوارف ہندی و دیوان عشقی فارسی و پیم پرکاس دیوان اشعار بزبان بھاشا و ترجیع بند و مثنوی ریاض العاشقین و وصیت نامہ و بیاض باطن و بیاض ظاہر و رسالۂ تکسیر ہیں۔ اور ان کے علاوہ اور رسالے چھوٹے چھوٹے اعمال و اشغال میں ہیں۔ ان میں سے اکثر فقیر کے کتب خانہ میں بخط الشریف ہیں حضرت شعر بھی فرماتے تھے۔ فارسی میں عشقی اور ہندی میں پیمی تخلص تھا۔

حضرت کے وقت میں موئے شریف حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آیا یہ موئے مبارک حضرت کے خلیفہ شاہ روح اللہ از قربائے

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نواب خیر اندیش خاں عالمگیری نے نواب موصوف کے متروکہ سے لا کر حضرت کو دیا تھا۔ اس موئے شریف کی سند اور جس طرح سے نواب خیر اندیش خاں کو ملا تھا آثار احمدی و کاشف الاستار شریف میں مفصل تحریر ہے۔ بفضلہ یہ موئے متبرک اس وقت تک بڑی سرکار کے تبرکات مشترکہ میں چاندی کی چھونگی میں ہے اور عرسوں میں زیارت ہوتی ہے۔ اور خرقۂ مرتضوی اور موہائے مبارک حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حضرت کے پاس تبرکات میں تھے۔ خرقہ کی نسبت یہ روایت ہے کہ یہ خرقہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ہے جو حضرت غوث الثقلین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہنا۔ حضرت سلطان الہند خواجہ صاحب نے پہنا۔ حضرت سے قطب کو ان سے بابا فرید گنج شکر کو اُن سے حضرت محبوب الٰہی کو، اُن سے چراغ دہلی کو اور اُن سے واسطہ بواسطہ حضرت شاہ مینا اور شاہ بڑے مخدوم اور شاہ صفی کو اور اُن سے میر عبدالواحد بلگرامی کو پہنچا۔ اور میر عبدالواحد بلگرامی سے واسطہ بواسطہ حضرت کو پہنچا۔

یہ خرقہ سجادہ نشینی کے دن سجادہ نشین سرکار کلاں پہنتا تھا اور تبرکات مشترکہ میں ہے۔ مگر اب بوجہ بوسیدگی پہننے کے لائق نہیں رہا کاندھوں پر رکھ لیا جاتا ہے۔ اور اعراس میں زیارت ہوتی ہے۔ علاوہ ان آثار شریفہ کے حضرت کے خاص بہت سے ملبوس مثل خرقہ و تاج و عمامہ و سیلی اور تسبیح وغیرہ تبرکات مشترکہ میں ہیں۔ اور نیز جداگانہ ہم میں ہر ایک کے پاس ہیں۔ علاوہ تبرکات مذکورۃ الصدر کے عہد مبارک میں سات ملکے اور ایک دستار بھی آئی۔ جس کی نسبت یہ روایت ہے کہ سرکار غوثیہ سے بذریعۂ شاہ

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بوعلی قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت کو عطا ہوئی۔ چھ منکے ان میں سے تبرکات مشترکۂ سرکار کلاں میں ہیں۔ جن کی زیارت اعراس میں ہوتی ہے۔ اور ایک منکہ و دستار فقیر کے پاس ہے۔ حضرت کو واقعہ میں معلوم ہوا تھا کہ تجھے کچھ انعام سرکار غوثیہ سے ملیگا۔ اُس زمانہ میں عرس کلیر شریف ہو رہا تھا۔ آپ کے ایک درویش بھی اُس عرس کی حاضری کے واسطے حضرت کے فرستادہ جا رہے تھے۔ راہ میں ایک شخص نے جو ایک کھیت کی نگرانی کر رہے تھے اُن درویش کو یہ سات منکے اور دستار دیکر فرمایا کہ

یہی پیام یہی رسالہ ✣ کہیو برکات مارہرہ والا

اُن درویش نے حضرت سے واپس آکر عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ حضرت شاہ بوعلی قلندر تھے جو یہ عطیہ غوثیہ مجھے بھجوا گئے۔

حضرت کا وصال شب عاشورۂ محرم الحرام ۱۱۴۲ھ گیارہ سو بیالیس ہجری قریب صبح صادق مارہرہ میں ہوا۔ اور خانقاہ سے بفاصلۂ شارع عام مدفون ہوئے۔

حضرت کے مزار پر نواب محمد خاں بنگش مظفر جنگ والی فرخ آباد نے باہتمام شجاعت خاں ناظم ایک روضۂ عالی شان اسی ۱۱۴۲ھ گیارہ سو بیالیس ہجری میں تعمیر کروایا۔ جو اب موسوم بہ "درگاہ شاہ برکت اللہ" ہے۔

چونکہ حضرت کا وصال شب عاشور میں تھا لہذا بلحاظ شب شہادت حضرت سید الشہداء حضرت کے اخلاف کرام حضرت کا عرس شریف پندرہ محرم الحرام سے کرتے تھے جب درگاہ معلّٰی کی کمیٹی انتظامی مقرر ہوئی تو یہ عرس سرمایۂ مشترکہ مجتمعہ سے بہ نگرانی کمیٹی انتظامی درگاہ معلّٰی ہوا کرتا تھا۔ پھر بہ سبب عدم توجہی ممبران کمیٹی بہت برسوں معرض التواء

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

میں رہا۔ آخر میرے جد امجد ۱۲۹۸ھ بارہ سو اٹھانوے ہجری سے کرنے لگے۔ اب میرے والد ماجد کرتے ہیں۔

سرکار کلاں

بُرہان الموحدین حضرت سیّد شاہ آل محمد قدس سرہٗ

آپ بڑے صاحبزادے حضرت سیّد شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ کے ہیں۔ ولادت باسعادت آپ کی بروز پنجشنبہ اٹھارویں رمضان سن گیارہ ۱۱۱۱ سو گیارہ ہجری بلگرام میں ہوئی۔ علوم ظاہری و باطنی کی تعلیم اپنے والد ماجد سے پائی اور انہیں سے بیعت فرمائی اور خرقۂ خلافت پہنا۔ اور منازل سلوک بھی حضرت ہی کی خدمت میں طے کئے۔ اور حضرت کے بعد حسب دستور خاندانی حضرت کے چہلم کے دن صفر ۱۱۴۲ھ میں تیس برس کسرے زائد کے سن میں سجادہ نشین ہوئے۔ نیز سند خلافت و دستار نیابت حضرت سیّد العارفین شاہ لدھا بلگرامی سے بھی ممتاز ہوئے۔

حضرت کا عقد اپنے چچا سیّد شاہ عظمت اللہ صاحب کی صاحبزادی غنیمت فاطمہ سے ہوا۔ حضرت کے دو صاحبزادے حضرت سیّد شاہ حمزہ اور حضرت سیّد شاہ حقانی اور ایک صاحبزادی تھیں۔ سیّد شاہ حقانی کی ولادت غالباً سن گیارہ سو پینتالیس ۱۱۴۵ ہجری اور وصال سترہ ذی الحجہ یوم جمعہ بعد نماز جمعہ سن بارہ سو دس ۱۲۱۰ ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔ ان کا نہ عقد ہوا نہ کوئی اولاد ہوئی۔ حضرت شاہ حقانی کی تصنیف میں تفسیر قرآن شریف بزبان اُردو مسمّی "نہایت رسول کی" اور ترجمۂ اُردو لباب الاخبار مسمے

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

"نعت رسول کی" اور ایک بیاض فوائد المتفرقہ فقیر کے کتب خانہ میں موجود ہیں۔ حضرت شاہ حقانی کو عمارت اور باغ کا بہت شوق تھا۔ حصار پختہ جو بر چہار طرف بستی پیرزادگان کے ہے۔ آپ ہی کا بنایا ہوا ہے۔ ایک عالی شان دیوان خانہ خانقاہ سرکار کلاں میں بھی آپ کا تعمیر کیا ہوا تھا جسکو اب میرے جدامجد نے ازسر نو تعمیر کرایا ہے۔ جس میں اب میرے والد ماجد کا زنان خانہ ہے۔ حویلی سجادہ نشینی میرے والد ماجد اور سید مہدی صاحب کی جس کے درمیان میں اب ایک دیوار حد فاصل پختہ میرے والد ماجد نے بنالی ہے۔ اور جسکا ہماری طرف والا حصہ بھی تقریبًا کلیۃً اب میرے جدامجد و والد ماجد کا تعمیر کرایا ہوا ہے۔ یہ بھی حضرت حقانی صاحب کی بنائی ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ کئی مکان پختہ بنائے تھے۔ اور حصار باغ پختہ بھی مع امکنہ و حمام وغیرہ بنایا ہوا شاہ حقانی صاحب کا ہے حضرت شاہ حقانی کا مزار دالان بالین درگاہ حضرت شاہ آل محمد صاحب میں ہے۔

حضرت شاہ آل محمد صاحب کی صاحبزادی کا عقد آپ کے ہمشیرہ زاد حافظ سید محمد رضا ابن سید امان اللہ من قبیلہ بہتہ سے ہوا۔ جن کی اولاد آرہ کوات بلگرام مارہرہ میں ہے۔

حضرت سید شاہ آل محمد صاحب کی تصنیف سے فقیر نے کوئی کتاب نہ دیکھی نہ سنی۔ صرف آپ کے دست و قلم خاص کی تحریر فرمائی ہوئی دو دعائیں فقیر کے پاس ہیں۔ اور حضرت شاہ حمزہ صاحب نے آپ کی مؤلفہ ایک بیاض کا "بیاض دہلی" کے نام سے حوالہ دیا اور اس کے اعمال وغیرہ اپنے مجموعۂ اعمال میں نقل فرمائے ہیں جو حضرت والد ماجد کے کتب خانہ میں موجود ہیں۔ حضرت کے خرقے و تاج و تسبیح متبرکًا و متفرقًا ہمارے پاس ہیں۔

حضرت سید شاہ آل محمد صاحب قدس سرہ کا وصال مارہرہ میں آخر

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

شب دو شنبہ سولھویں رمضان مبارک سن گیارہ سو چونسٹھ ہجری میں ہوا۔ اپنے حضرت والد ماجد کے روضہ کے قریب دفن ہوئے۔ جس پر حضرت سیّد شاہ حمزہ صاحب نے دوسرا روضہ بنوایا۔ عرس حضرت کا اب حضرت قبلہ والد ماجد فرماتے ہیں۔

زبدۃ الواصلین حضرت سیّد شاہ حمزہ قدس سرہ

آپ بڑے صاحبزادہ حضرت سیّد شاہ آل محمد قدس سرہٗ کے ہیں۔ ولادت شریف چودھویں ربیع الآخر شریف سن گیارہ سو اکتیس ہجری کی ہے آپ نے علوم ظاہری اپنے والد ماجد اور شمس العلماء مولوی محمد باقر سے پڑھے اور فن طب علماً و عملاً حکیم عطاء اللہ صاحب سے حاصل کیا اور تحصیل علوم باطنی اور تکمیل مقامات سلوک اور بیعت و خلافت آپ نے حضرت والد ماجد سے فرمائی۔ اور چونتیس سال کی عمر میں اپنے والد ماجد کے چہلم کے دن سجادہ نشین ہوئے۔

حضرت کا عقد سیّد محمد محسن بلگرامی عرف سیّد محمد روشن ابن سیّد محمد سعید ابن سیّد خیر اللہ کی صاحبزادی دیانت فاطمہ سے ہوا۔ آپ کے تین صاحبزادے سیّد شاہ آل احمد اچھے صاحب اور سیّد شاہ آل برکات ستھرے صاحب اور سیّد شاہ آل حسین سچے صاحب اور ایک صاحبزادی دانی بی بی عرف بوبو صاحب تھیں۔ ان صاحبزادی کا عقد حضرت کے ہمشیرزادہ کے صاحبزادہ سیّد امیر علی ابن سیّد محمد احسن ابن سیّد محمد رضا سے ہوا۔ ان کی اولاد آرہ وکوات وغیرہ میں ہے۔

حضرت کی تصانیف سے بہت سی کتابیں مثل کاشف الاستار

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

وفص الکلمات و مثنوی اتفاقیہ و قصیدہ گوہر بار بزبان اُردو اور چند بیاضیں اعمال واشغال و اوراد و اذکار میں اور ایک مختصر رسالہ عقائد میں۔ اور بعض اور مختصر رسائل اعمال واشغال میں ہیں جن میں سے اکثر بخط الشریف فقیر کے کتب خانہ میں ہیں۔

حضرت نے ایک بڑا کتب خانہ جس میں ہزاروں جلدیں کتب علوم و فنون مختلفہ کی تھیں۔ جمع فرمایا تھا۔ بہت سی کتابیں نایاب خود اپنے دست و قلم سے اور نیز دوسرے کاتبوں سے لکھوائیں جمیع علوم و فنون کی کتابیں دیکھنے کا شوق تھا۔ جو کتاب مطالعہ فرماتے اول سے آخر تک دیکھتے۔ اور فوائد پسندیدہ اُس کے اوّل آخر یا حاشیہ پر تحریر فرما دیتے۔

حضرت کا ایک وصیت نامہ اپنے صاحبزادوں کو ہے۔ جس کی شرح شاہ عبدالہادی صاحب خلیفہ حضرت سیّد شاہ آل محمد صاحب نے بطرز تصوف تحریر کی ہے۔ جو بس نادر ہے۔ اور فقیر کے پاس موجود ہے۔

نواب احمد خاں بنگش والی فرخ آباد نے ۱۱۷۵ھ گیارہ سو پچھتر ہجری میں بسبب فرط عقیدت کے جو اُس کو شاہ حمزہ صاحب سے تھی بارہ مواضعات حیات پور۔ فتحپور۔ لالپور۔ کوٹینہ۔ نبی نگر۔ عمر پور بھوڑیا۔ رتن پور۔ سندھاولی۔ رشید پور۔ عبداللہ پور۔ قاضی کھیڑہ۔ قاسم پور پرگنہ مارہرہ بصیغۂ معافی نیاز درگاہ اخراجات درگاہ معلّٰی کے لئے حضرت سیّد شاہ حمزہ صاحب کے نذر کئے جن میں سے نصف دیہات بنام حضرت سیّد شاہ حمزہ صاحب اور نصف بنام حضرت شاہ نجات اللہ صاحب سرکار خود ہوئے۔ ان گاؤں کی باستثنائے بعض سب کی زمینداریاں متولیان مابعد نے قریب کے زمانہ میں بیع و رہن وغیرہ کرکے تلف کر ڈالیں۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اور بعض متولیوں نے اپنے حقوق معافی داری بھی رہن کر دیئے ہیں۔ ایک روزینہ نقد چار سو پچاس ۴۵۰ روپیہ سالانہ کا بھی نواب موصوف نے حضرت شاہ حمزہ صاحب کے نام برائے اخراجات درگاہ شاہ برکت اللہ و شاہ عبدالجلیل و شاہ جلال قدس سرہم معاف فرمایا۔ جو اس وقت تک بفضلہ تعالیٰ خزانہ گورنمنٹ سے ملتا ہے۔ اور دوسرا روزینہ تعدادی سو روپیہ کا واسطے خرچ خانقاہ معاف کیا تھا۔ جو میرے جد امجد تک جاری رہا۔ اُن کے بعد وفات اس قاعدہ کے بموجب کہ سو روپیہ یا اس سے کم جو روزینے تھے وہ حین حیاتی قرار پا گئے تھے اب نہیں ملتا۔

حضرت سید شاہ حمزہ صاحب کو موئے شریف حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قدم شریف اور نعل شریف حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاجی جمال الدین سے جو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا اُن کے بھائی کی اولاد میں تھے ملے۔ جو بفضلہ تعالیٰ اس وقت موجود اور تبرکات مشترکہ سرکار کلاں میں ہیں اور اعراس میں زیارت ہوتی ہے اور ایک پارچہ سنگ خیبری جس سے ریشم نکلتا ہے اور ظہور کرامت مرتضوی ہے۔ اور ایک خشت فرش مزار مقدس مرتضوی بھی آئی جو تبرکات مشترکہ میں ہے۔ اور پارچہ سنگ کی زیارت اعراس میں ہوتی ہے۔ اور ایک بسم اللہ شریف حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور مرقع بزرگان بھی آیا۔ یہ دونوں میرے والد ماجد کے پاس ہیں۔

حضرت سید شاہ حمزہ صاحب کا وصال چودھویں محرم الحرام سنہ ۱۱۹۸ گیارہ سو اٹھانوے ہجری کی بدھ کی رات میں بعد مغرب ایک

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

گھڑی رات گزرے مارہرہ میں ہوا۔ دالان شرقی گنبد درگاہ حضرت شاہ برکت اللہ صاحب میں دفن ہوئے۔ آپ کے مزار پر مسہری سنگین وقبہ تعمیر ہے۔

آپ کا عرس تقرر کمیٹی انتظامی درگاہ معلّے کے وقت سے ذمہ صاحبان باغ پختہ رکھا گیا تھا۔ درمیان میں اُن صاحبوں نے چھوڑ دیا تھا میرے جدامجد کرنے لگے تھے۔ مگر ۱۸۹۸ء اٹھارہ سو اٹھانوے عیسوی سے پھر اُن صاحبوں سے کرایا گیا۔ مگر اب پھر ایک عرصہ سے اُن صاحبوں نے چھوڑ دیا ہے۔ اور میرے حضرت والد ماجد کرتے ہیں۔

قطب العارفین شمس الدین ابوالفضل حضرت سیّد شاہ آل احمد اچھے صاحب قدس سرہٗ

آپ بڑے صاحبزادہ حضرت سیّد شاہ حمزہ قدس سرہٗ کے ہیں ولادت باسعادت آپ کی اٹھائیسویں رمضان شریف سنہ ۱۱۶۰ھ سن گیارہ سو ساٹھ ہجری کی تھی۔ تعلیم علوم ظاہری وباطنی وتکمیل منازل سلوک اپنے حضرت والد ماجد وجدامجد قدس سرہٗ سے فرمائی اور شرف بیعت وخلافت اپنے حضرت والد ماجد سے پایا اور اُن کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ آپ کے کشف وکرامات وخوارق عادات اس قدر کثیر درکثیر ہیں کہ اُن سے کتابیں بھر جائیں۔ زبان زد خاص وعام ہیں۔ مختصر یہ کہ آپ مظہر جناب غوثیت مآب تھے۔ آپ کے خلفاء چاردانگ عالم میں تھے۔ آپ کے مریدین کی صحیح تعداد نہیں ہوسکتی۔ مگر جہاں تک اندازہ کیا جاتا

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہے دو لاکھ کے قریب تعداد پہنچتی ہے۔

حضرت کا عقد سیّد غلام علی سلطنروی بلگرامی کی صاجزادی فضل فاطمہ سے ہوا۔ جس سے ایک صاجزادی اور ایک صاجزادہ سائیں صاحب تولد ے۔ صاجزادی ۱۱ ربیع الاوّل کو انتقال کر گئیں۔ حضرت سائیں صاحب ولی مادر زاد تھے جو مونھ سے نکل جاتا اللہ تعالےٰ اُسے پورا فرماتا۔ ان کی تقریب تسمیہ خوانی کے گیہوں آئے تھے اُن کے ڈھیر پر کھیل رہے تھے کہ بخار آیا اُسی سے صغر سن میں تیرہ ربیع الاوّل کو وفات پائی۔ اور درگاہ شاہ برکت اللہ میں مکان موسومہ کچہری کے سامنے والے صحن میں جو بچّوں کا حطیرہ کہلاتا ہے وہاں دفن ہوئے۔

بادشاہ عالی گہر شاہ عالم نے اپنے فرمان اور فرمان بازد نواب آصف الدولہ والی لکھنؤ کے ذریعہ سے ۱۱۹۸ھ گیارہ سو اٹھانوے ہجری میں دیہات صورت پور و اسلام پور پیلی پرگنہ مارہرہ بصیغہ آل تمغا و رحمت پور دلہسورہ خوردہ احد پور پرگنہ بلرام بصیغہ جاگیر خرچ خانقاہ حضرت کی نذر کئے جن میں سے اکثر کی زمینداری و معافیداری متولیان مابعد نے قریب کے زمانہ میں بیع و رہن کر کے تلف کر ڈالی۔ اور بعض کی معافیداری گورنمنٹ نے ضبط کر لی۔

حضرت کی تصنیف و تالیف سے سب میں بڑی ضخیم کتاب آئین احمدی ہے۔ سُنا ہے کہ اس کی چونتیس جلدیں بہت مبسوط علوم و فنون مختلفہ میں تھیں۔ اپنے نزدیک علوم متداولہ میں سے کوئی علم و فن ایسا نہیں چھوڑا تھا جو اس میں نہ ہو۔ اس کی بہت سی جلدیں تلف ہو گئیں۔ اب فقیر کے کتب خانہ میں چند جلدیں ہیں جن میں سے ایک عقائد و فقہ میں

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بطور متکلمین وصوفیہ اور بقیہ اشغال و اوراد و اذکار وغیرہ میں ہیں اور کچھ جلدیں اس کی چچا صاحب سید مہدی حسن صاحب کے کتب خانہ میں بھی تھیں۔ اور کچھ جلدیں سُنا جاتا ہے کہ اُستادی مولانا مولوی عبدالمقتدر صاحب بدایونی کے کتب خانہ میں ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت کی تصانیف سے ایک بیاض عمل معمول دوازدہ ماہی ہے۔ جس میں ہر ماہ کے متعلق جو اعمال و اوراد و اذکار و اشغال و اعراس و فواتح خاندان عالی شان برکاتیہ میں معمول ہیں مندرج ہیں۔ یہ بھی بسوط کتاب ہے۔ اور ایک چھوٹا سا رسالہ آداب السالکین آداب سلوک میں ہے۔ اور ایک چھوٹی سی مثنوی تصوف میں حضرت کی مصنفہ ایک بدایونی صاحب کو حفظ تھی جو اُن سے فقیر نے بھی سُنی تھی۔ مگر افسوس کہ لکھ نہ لی۔ اور ایک مختصر دیوان اشعار فارسی کی نسبت بھی گمان کیا جاتا ہے کہ حضرت کا ہے۔

حضرت کے عہد مُبارک میں موئے شریف حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ آیا۔ اور حضرت کی نانی صاحبہ نے موئے مبارک حضرت مولیٰ مرتضیٰ علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو معنعن خاندان میں چلا آتا تھا حضرت کو دیا۔ یہ دونوں اس وقت تبرکات مشترکہ میں ہیں۔ اعراس میں زیارت ہوتی ہے۔

حضرت کے دو وصیت نامے ایک خاص اولاد کے واسطے اور دوسرا مریدین کے واسطے ہے دونوں ہمارے پاس ہیں۔

حضرت نے اپنی حیات شریف میں اپنے منجھلے بھائی سید شاہ آل برکات ستھرے صاحب کو اپنے بعد سجادہ نشین تجویز فرماکر وثیقہ تحریر فرمادیا تھا۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حضرت کا وصال سترھویں ربیع الاوّل شریف صبح سہ شنبہ ۱۲۳۵ھ بارہ سو پینتیس ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔ اور گنبد حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ میں حضرت صاحب البرکات کے ملحق مزار پس پشت مدفون ہوئے۔

سراج السالکین حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے صاحب قدس سرہٗ

آپ منجھلے صاحبزادہ حضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہٗ کے ہیں۔ ولادت باسعادت آپ کی دسویں رجب ۱۱۶۳ھ گیارہ سو تریسٹھ ہجری کی تھی۔ تعلیم و تربیت اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ اور بیعت طریقت و خلافت بھی اپنے والد ماجد سے حاصل فرمائی اور منازل سلوک بھی اُن کی خدمت میں طے فرمائے۔

آپ کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ عقد اول سید محمد احسن ابن سید محمد رضا ابن سید امان اللہ کی صاحبزادی سے ہوا۔ ان بی بی سے ایک صاحبزادہ سید آل امام جمامیاں ہوئے۔ دوسرا عقد آپ کا قصبہ باڑی میں قاضی سید غلام شاہ حسین صاحب کی صاحبزادی فضل فاطمہ سے ہوا۔ ان بی بی سے حضرت کے تین صاحبزادے سید شاہ آل رسول و سید شاہ اولاد رسول و سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم اور پانچ صاحبزادیاں عزت فاطمہ و بتول فاطمہ و آل فاطمہ و جمال فاطمہ و خیریت فاطمہ تھیں۔ جو سب صاحب اولاد ہوئیں۔ جن کا ذکر آگے آتا

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہے۔ حضرت اپنے آبائے کرام کے فضل و کمال ظاہری و باطنی کے وارث و حامل
تھے۔ بہت بڑے عابد و ریاضت گزار تھے۔ آوان طفولیت سے حضرت کو
مسجد میں نماز اور یاد الٰہی کرنیکا بہت شوق تھا تمام عمر میں بحالت موجودگی مارہرہ
صرف تین روز مسجد میں بسبب علالت شدیدہ تشریف نہ لاسکے جس کی
بے چینی کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ مسجد خانقاہ جو حضرت سید شاہ برکت اللہ
قدس سرہٗ کے وقت سے تھی اُس کو صحن میں لیکر دوسری مسجد جامع پختہ
عالیشان جو بفضلہ تعالےٰ اب بھی خانقاہ سرکار کلاں میں ہے حضرت کی ہی
تعمیر کرائی ہوئی ہے جس کی تاریخ بناسن بارہ سو سترہ (۱۲۱۷ھ) ہجری ہے۔ حضرت
نے عمر دراز پائی۔ تلاوت کلام مجید پر بہت حریص تھے ہزاروں قرآن شریف
تلاوت فرمائے۔ کم از کم دس پارہ قرآن مجید کے روزانہ تلاوت فرماتے تھے۔
اور اپنے اوقات شبانہ روزی اپنے اسلاف کرام کے معمولات طاعت و
عبادت وفیض رسانی خلائق و درس وارشاد طالبان و متوسلان سے معمور
رکھتے تھے۔ فن تکسیر و طب میں آپ کو دستگاہ خاص تھی اپنے برادر مکرم حضور
ابو الفضل قدس سرہٗ کے چہلم کے دن حسب وصیت حضور مطابق دستور
قدیم خاندانی حضرت زیب سجادہ غوثیہ برکاتیہ آل احمدیہ ہوئے۔ تبرکات و
آثار شریفہ و کتب خانہ اور معاش ظاہری از قسم املاک و دیہات و باغات
وغیرہ جو اپنے مورثان ماسبق سے پائے تھے وہ سب حضرت کے پاس
موجود و محفوظ رہے۔ حضرت نے خانقاہ میں بہت سے مکان تعمیر کرائے۔
حویلی محلسرائے زنانہ از سر نو تعمیر کرائی۔ حضرت شعر بھی فرماتے تھے۔ آشفتہ
تخلص تھا۔ آپ کے خلفا بھی بڑے بڑے نامی جا بجا تھے۔ آپ نے
اپنی حیات شریف میں ایک وصیت نامہ تحریر فرمادیا تھا۔ جس کی رو سے

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اپنے بعد سجادہ نشینی اپنے چھوٹے صاحبزادہ حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم قدس سرہ کے واسطے تجویز فرمائی تھی. پھر اس وصیت نامہ میں کچھ ترمیم کر کے دوسرا وصیت نامہ تحریر فرمایا. مگر سجادہ نشینی اس میں بھی اور صاحبزادوں کی رضامندی سے چھوٹے صاحبزادہ ہی کے لئے تجویز فرمائی. مگر جب سید آل امام جمامیاں صاحب کا انتقال ہو گیا. تو حضرت نے تیسرا آخری وصیت نامہ تحریر فرمایا جس میں تینوں صاحبزادوں سید آل رسول صاحب و سید شاہ اولاد رسول صاحب و سید شاہ غلام محی الدین صاحب قدست اسرارہم کو بدرجہ مساوی سجادہ نشینی و مالک جملہ جائداد خانقاہی و درگاہی و زمینداری و اموال منقولہ و روزینہائے تعدد و تبرکات شریفہ جملہ متروکہ خود تجویز فرمایا. حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے صاحب نے شنبہ چھبیسویں رمضان ۱۲۵۱ھ بارہ سوا کیاون ہجری میں اول وقت ظہر مارہرہ میں وصال فرمایا اور درگاہ حضرت شاہ آل محمد میں اپنے جد معظم حضرت سیدنا شاہ آل محمد قدس سرہ کے متصل مزار جانب غرب دفن ہوئے.

سلطان التارکین حضرت سید شاہ آل حسین سچے صاحب قدس سرہ

آپ چھوٹے صاحبزادہ حضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہ کے ہیں. آپ کی ولادت باسعادت ۲۱ ربیع الآخر ۱۱۷۰ھ گیارہ سو ستر ہجری کی تھی. آپ کو آپ کے خال حقیقی نواب سید نورالحسن خاں صاحب چھ برس کی عمر میں اپنے ہمراہ اپنی جاگیر واقع صوبہ بہار میں لے گئے اور اپنا متبنی کیا.

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اور اپنی صاحبزادی خیر الفاطمہ سے جو بگرامی بی بی سے تھیں آپ کا عقد کیا۔ آپ کو بیعت و اجازت وخلافت اپنے حضرت والد ماجد سے تھی۔ اور اپنے اخ اعظم حضور ابوالفضل قدس سرہٗ سے بھی مستفیض و ماذون تھے۔ نواب سید نورالحسن خاں صاحب کے بعد آپ مسند ریاست پر بیٹھے۔ تمام عمر یاد الٰہی و عدل وداد میں بسر فرمائی۔

معمولات خاندانی حالت نوابی میں بھی ترک نہ ہوئے۔ جب سے آپ تشریف لے گئے پھر مارہرہ تشریف نہ لائے۔ البتہ آپ کے دونوں بڑے بھائی آپ سے ملنے کو گئے۔

آپ کے دو صاحبزادے سید محمد سعید خاں اور سید محمد تقی خاں اور دو صاحبزادیاں تھیں بڑی صاحبزادی سید آل امام جمامیاں کو بیاہی گئیں۔ یہ صاحب اولاد تھیں۔ جن کی اولاد کا ذکر اُن کے خاوند کے ذکر میں آئے گا۔ دوسری صاحبزادی سید ابو محمد بن سید ابوتراب بن سید حسن علی کو بیاہی گئیں۔ جن کی اولاد آرہ کوات میں ہے۔

حضرت سیّے صاحب کا وصال پانچویں جمادی الاول سنہ ۱۲۳۵ھ بارہ سو پینتیس ہجری میں کوات میں ہوا۔ اور نواب نورالحسن خاں کے مقبرہ کے پیچھے جانب شمال دفن ہوئے۔

آپ کے بڑے صاحبزادہ نواب محمد سعید خاں صاحب کی ولادت سنہ ۱۲۰۶ھ بارہ سو چھ ہجری کی تھی۔ بعد اپنے والد ماجد کے مسند نوابی پر متمکن ہوئے۔ آپ کا عقد سید پیر علی بن سید امیر علی کی بڑی لڑکی ملاحت فاطمہ بڑی بی سے ہوا۔ آپ کے صرف ایک صاحبزادی عنایت فاطمہ تھیں جو جمامیاں صاحب کے بیٹے سید اولاد حسین کو بیاہی گئیں۔ صاحب

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اولاد تھیں۔ جن کا ذکر ان کے شوہر کے ذکر میں آئے گا۔
سید محمد سعید خاں صاحب کا انتقال اٹھارھویں ربیع الآخر شریف ۱۲۴۶ھ بارہ سو چھیالیس ہجری میں ہوا۔ اور اپنے والد ماجد کے مزار کے پاس دفن ہوئے۔ سید محمد تقی خاں صاحب اپنے بڑے بھائی کے بعد مسند نوابی پر بیٹھے۔ ان کی ولادت سن بارہ سو اٹھارہ ۱۲۱۸ ہجری کی تھی اور بارہ رمضان المبارک ۱۲۷۹ھ میں انتقال ہوا۔ موضع کوات میں دفن ہوئے ہیں۔ ان کا عقد اول سیدالنساء عرف منجھلی بو دختر سید پیر علی صاحب مذکور سے ہوا۔ اس عقد سے آپ کے ایک صاحبزادہ نواب محمد روشن خاں تھے۔ جن کی ولادت اٹھائیسویں شعبان ۱۲۵۴ھ بارہ سو چون ہجری کی تھی۔ ان کا عقد اول سید اولاد حسین ابن جا میاں صاحب کی لڑکی سے ہوا۔ اس عقد سے ایک لڑکی ہوئی۔ جو صغیر السن انتقال کر گئی۔ دوسرا عقد سید محمد حیات کی لڑکی سے ہوا۔ اس عقد سے چار لڑکیاں صالحہ و عابدہ و بیگم و زاہدہ ہوئیں اور ایک لڑکا مسمی سید نور الحسن ۲۶ ربیع الاول ۱۲۹۲ھ کو پیدا ہوکر ۲۶ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ کو پورے دس سال کا ہوکر انتقال کر گیا۔ ان کی دختر اول صالحہ کا عقد سید آل سعید کلو میاں ابن سید آل احمد ابن سید اولاد حسین صاحب سے ہوا جنکی اولاد کا ذکر خاوند کے ذکر میں آئے گا۔ دوسری لڑکی عابدہ کا عقد محمد طاہر ابن سید محمد باقر ابن سید محمد اصغر سے ہوا اور تیسری لڑکی بیگم کا عقد سید محمد محسن ابن سید محمد اکبر خاں ابن سید محمد تقی خان سے اور چوتھی لڑکی زاہدہ کا عقد سید محمد صالح عرف سوندھے صاحب ابن سید محمد اکبر خاں سے ہوا۔ سید محمد روشن خاں کا تیسرا عقد دونوں پہلی بیبیوں کے

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

انتقال کے بعد رحم فاطمہ دختر احمد میاں غیر قبیلہ میں ہوا۔ اس سے بھی اولاد ہے۔ محمد روشن خاں کا دوم صفر ۱۳۱۸ھ تیرہ سو اٹھارہ ہجری میں انتقال ہوا۔ عقد ثانی نواب سید محمد تقی خاں صاحب کا سید شاہ صاحب عالم صاحب مارہرہ کی صاحبزادی گوری بی بی سے ہوا تھا اُن سے دو صاحبزادے سید اولاد محمد خاں و محمد اکبر خاں صاحب پیدا ہوئے۔ سید اولاد محمد خاں کی ولادت ۱۲۶۰ھ بارہ سو ساٹھ ہجری کی تھی۔ انکا عقد اول دختر میر سید احمد ولد سید غلام یحییٰ ابن سید بندہ علی سے ہوا۔ اور بعد انتقال اس زوجہ کے دوسرا عقد سید خورشید عالم ابن شاہ سید عالم ابن سید شاہ صاحب عالم صاحب کی لڑکی امداد فاطمہ سے ہوا۔ ان سے ایک لڑکے اظہار محمد عرف ابو طالب خاں تھے۔ سید اولاد محمد خاں صاحب کا بھی انتقال ہوگیا ہے۔

سید محمد اکبر خاں صاحب کی ولادت بارھویں ربیع الاول شریف ۱۲۶۸ھ بارہ سو اڑسٹھ ہجری کی تھی۔ ان کا عقد اوّل قبول فاطمہ دختر سید ارتضا علی ابن سید مصطفےٰ علی ابن سید بہادر علی سے ہوا۔ اور اس عقد سے دو بیٹے سید محمد محسن بیچے صاحب و سید محمد صالح سوندھے صاحب اور دو لڑکیاں بی بی صاحب و بنی صاحب تھیں۔ بڑی لڑکی بی بی صاحب کا سید جان عالم شہزادے میاں ابن سید خورشید عالم صاحب سے عقد ہوا۔ ان کا انتقال ہوگیا۔ ان کی اولاد کا ذکر ان کے شوہر کے ذکر میں آئے گا۔ اور دوسری لڑکی بنی صاحب کا بھی عقد سید رضی بن سید محمد رضی سے ہوگیا ہے۔ سید محمد محسن و سید محمد صالح بھی اپنے چچا محمد روشن خاں کی لڑکیوں سے منعقد تھے۔ محمد محسن کے اس

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

وقت کوئی اولاد نہیں خود زندہ ہیں۔ محمد صالح انتقال کر گئے ان کے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

محمد اکبر خاں صاحب نے بعد انتقال زوجہ اولی عقد ثانی فاطمہ صغری بساون بی بی دختر سید آل نبی سے ہو گیا اس سے اولاد کا حال مجھے معلوم نہیں۔

محمد اکبر خاں صاحب کا بھی انتقال ہو گیا۔

سید آل امام جما میاں صاحب مورث شاخ باغ پختہ رحمتہ اللہ تعالیٰ

آپ بڑے صاحبزادہ حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے میاں صاحب قدس سرہٗ کے عقد اول سے ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۱۹۴ھ گیارہ سو چورانوے ہجری کی تھی۔ آپ کو بیعت اپنے عم مکرم حضرت سید شاہ آل احمد اچھے صاحب قدس سرہٗ سے تھی۔ عقد اول آپ کا حضرت سید شاہ آل حسین سچے صاحب قدس سرہٗ کی صاحبزادی سے ہوا۔ ان سے ایک صاحبزادہ سید اولاد حسین صاحب اور تین لڑکیاں ہوئیں اور دوسرا عقد آپ کا دختر دوم سید فقیر صاحب بن شاہ گدا صاحب سے ہوا۔ اس عقد سے دو لڑکے سید ابن امام و سید آل محمد تھے۔

چونکہ جما میاں صاحب کا قیام لکھنؤ اور پورب میں زیادہ رہا۔ اس سبب سے وہ مذہباً شیعہ تفضیلیہ ہو گئے تھے۔ مگر اپنے عم مکرم حضرت سید شاہ اچھے میاں قدس سرہٗ کے یوم وصال سے اگلے دن آپ حضرت سے رسم بیعت بجا لائے۔

جما میاں صاحب کا انتقال موضع کوات میں آٹھویں رمضان شریف

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

۱۲۴۸ھ بارہ سو اڑتالیس ہجری میں ہوا۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔

سید اولاد حسین کی ولادت چھبیسویں رجب المرجب ۱۲۳۲ھ بارہ سو بتیس ہجری میں ہوئی۔ عقد آپ کا اپنے ماموں سید محمد سعید خاں ابن سید آل حسین سیچے صاحب کی لڑکی سے ہوا۔ جس سے ایک لڑکے سید آل احمد اور تین لڑکیاں ہوئیں۔ انتقال آپ کا چھبیسویں رجب المرجب ۱۲۷۵ھ بارہ سو پچھتر ہجری میں کوات ضلع آرہ میں ہوا۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔

سید آل احمد ابن سید اولاد حسین صاحب کی ولادت ۱۲۶۳ھ بارہ سو تریسٹھ ہجری میں ہوئی۔ عقد آپ کا ولایت فاطمہ دختر سید محمد اصغر ابن سید میر علی ابن سید پیر علی سے ہوا۔ ان کے تین لڑکے آل سعید کلو میاں و محمد سعید و علی سعید اور دو لڑکیاں ہوئیں۔

سید آل احمد صاحب کا انتقال بیسویں رجب المرجب ۱۲۹۲ھ بارہ سو بانوے ہجری میں کوات میں ہوا اور وہیں دفن ہوئے۔

ان کے بڑے لڑکے آل سعید (جن کی ولادت ۱۰ رجب ۱۲۸۵ھ بارہ سو پچاسی ہجری کی ہے) کا عقد صالحہ بی بی دختر سید محمد روشن خاں ابن سید محمد تقی خاں صاحب سے ہوا۔ ان کے دو لڑکے لطافت حسین عرف دولارے (جن کی ولادت ۷، ذی الحجہ ۱۳۰۷ھ کی ہے) اور لائق حسین اور ایک لڑکی عشرت فاطمہ عرف لبسی بی بی زوجہ محمد ہارون بن سید عبدالجلیل باغ پختہ ہیں۔ دوسرے لڑکے محمد سعید (جن کی ولادت ۲ رجب ۱۲۸۷ھ کی ہے) کا عقد الفت فاطمہ دختر سید عبدالجلیل ابن سید ابن امام صاحب سے ہوا ان کے ایک لڑکا علی حسین ہے تیسرے لڑکے علی سعید (جن کی ولادت ۳۰، ربیع الآخر ۱۲۸۹ھ کی ہے) کا عقد

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اپنے ماموں سید محمد باقر کی دختر کلاں سے ہوا۔ اور صاحب اولاد بھی تھے مگر اب کا حال مجھے معلوم نہیں۔ سید آل احمد صاحب کی بڑی لڑکی امین الفاطمہ عرف رانی بی بی کا عقد سید آل برکات ابن سید ابن امام صاحب سے ہوا۔ ایک لڑکی احترام فاطمہ چھوڑ کر سنہ ۱۳ھ میں انتقال کر گئیں۔ اور دوسری رانی بی بی کا عقد سید محمد اکرم ولد دوم سید محمد باقر بن سید محمد اصغر سے ہوا۔ سید اولاد حسین صاحب کی ایک لڑکی کا عقد سید محمد روشن خاں ابن سید محمد تقی خاں سے ہوا۔ جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ دوسری مریم کا عقد سید آل برکات ابن سید ابن امام صاحب سے ہوا تھا جو لاولد مارہرہ میں فوت ہو گئیں۔ اور تیسری زینب کا عقد سید عبدالجلیل ابن سید ابن امام صاحب سے ہوا جن کی اولاد کا ذکر ان کے شوہر کے ذکر میں آتا ہے۔ سید آل امام جامیاں صاحب کے دوسرے لڑکے عقد ثانی سے سید ابن امام صاحب تھے۔ ان کا عقد دختر سید شاہ صاحب عالم صاحب سے ہوا۔ جن کی ولادت دسویں رجب المرجب سنہ ۱۲۴۳ھ کی تھی اور انتقال ۲۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۸ھ کو مارہرہ میں ہوا اور باغ پختہ میں دفن ہوئے۔

ان کے تین لڑکے سید آل برکات و سید عبدالجلیل و سید محمد ابراہیم صاحب اور ایک لڑکی فاطمہ تھیں جو سید مجتبیٰ حسن صاحب سرکار خورد کو بیاہی گئیں جن کی اولاد کا ذکر ان کے خاوند کے ذکر میں آتا ہے۔ سید برکات صاحب کی ولادت ۲۴ ذیقعدہ ناف ہفتہ سنہ ۱۲۶۶ھ میں ہوئی۔ ان کا عقد اول اپنے چچا سید اولاد حسین صاحب کی دختر مریم سے ہوا۔ اس عقد سے کوئی اولاد نہیں ہے۔

دوسرا عقد سید آل احمد صاحب ابن سید اولاد حسین صاحب کی لڑکی

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

دانی بی سے ہوا۔ اس سے ایک لڑکی احترام فاطمہ ہیں۔ جن کا اونام میں سید طالب علی ابن سید رمضان علی سے عقد ہوا۔ ان کے دو لڑکے محمد قاسم حسین ورفیع حیدر ہیں۔ تیسرا عقد وجاہت فاطمہ دختر چودھری سید رمضان علی تعلقدار اونامی سے ہوا۔ اس سے ایک لڑکا سید آل سجاد اور ایک لڑکی بتول فاطمہ تھی۔ آل سجاد جن کا عقد سید افتخار عالم سرکار خورد کی لڑکی صادقہ سے ہوا تھا ان کا لاولد انتقال ۱۶ ارشوال المکرم ۱۳۳۲ھ میں ہوگیا۔ اور بتول فاطمہ کا بھی انتقال ہوگیا۔ ان کا عقد سید محمد موسیٰ پسر دوم سید عبدالجلیل سے ہوا تھا۔ ایک لڑکا سید محمد مہدی اور ایک لڑکی قبول فاطمہ عقب چھوڑے ہیں۔

سید آل برکات صاحب کا انتقال ۷ ارشوال ۱۳۲۵ھ مارہرہ میں ہوا باغ پختہ میں دفن ہوئے۔

دوسرے لڑکے سید ابن امام صاحب کے سید عبدالجلیل تھے ان کی ولادت پنجشنبہ ۱۲، محرم ۱۲۷۱ھ کی تھی اور انتقال ۱۰ جمادی الاول پنجشنبہ ۱۳۲۹ھ میں مارہرہ میں ہوا ان کا عقد اپنے چچا سید اولاد حسین صاحب کی چھوٹی لڑکی زینت سے ہوا۔ ان کے تین لڑکے غلام شبر حقانی میاں وبرکات امام موسیٰ میاں و محمد ہارون اور پانچ لڑکیاں الفت فاطمہ و افضال فاطمہ وامراؤ فاطمہ و سردار فاطمہ واشراف فاطمہ تھیں۔ امراؤ فاطمہ و سردار فاطمہ واشراف فاطمہ تینوں یکے بعد دیگرے سید کاظم علی حیدر آبادی سے بیاہی گئیں جن میں سے اول الذکر دونوں کا انتقال ہوگیا۔ امراؤ فاطمہ کے دو لڑکے سید رضا علی اور سید محمد علی اور ایک لڑکی سارا بیگم تھیں جن کا عقد لطافت حسین ولد سید آل سعید سے ہوا

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہے۔ رضا علی لاولد انتقال کر گئے۔ محمد علی کے ایک لڑکا عابد علی ہے۔ سردار فاطمہ کے ایک لڑکا ابراہیم علی اور ایک لڑکی رضیہ بیگم زوجہ ابو علی پسر سید بشارت حسن ہیں۔ اشراف فاطمہ کے ایک لڑکا قاسم علی اور دو لڑکیاں محمودہ بیگم اور آمنہ بیگم ہیں۔ افضال فاطمہ سید علی احسن شاہ میاں سرکار خورد کے عقد میں اور صاحب اولاد ہیں۔ الفت فاطمہ سید محمد سعید ابن سید آل احمد ابن سید اولاد حسین سے بیاہی گئیں ایک لڑکا علی حسین ہے۔ غلام شبر حقانی میاں نے عقد نہیں کیا۔ محمد موسیٰ کا عقد اول بتول فاطمہ دختر سید آل برکات صاحب سے ہوا۔ اس سے ایک لڑکا محمد مہدی اور ایک لڑکی قبول فاطمہ ہے۔ بعد انتقال بتول فاطمہ دوسرا عقد صابرہ بی بی دختر دوم اولاد علی آرہ سے کیا ہے۔ محمد ہارون کا عقد لبسی بی بی دختر آل سعید سے ہوا ایک لڑکا آل احمد ہے۔ تیسرے لڑکے سید ابن امام صاحب کے سید محمد ابراہیم صاحب ہیں۔ ان کی ولادت ۲۱، ذیقعدہ سنہ ۱۲۶ھ کی ہے ان کا عقد اوّل سید مقبول عالم صاحب سرکار خورد کی لڑکی سے جو ان کی زوجہ ثانیہ سے تھیں ہوا تھا۔ جو لاولد سنہ ۱۲۹۲ھ میں فوت ہوئیں۔ ان کے بعد دوسرا عقد ان کا سید بندہ حسن بلگرامی کی منجھلی لڑکی سے ہوا جن سے دو لڑکے محمد اسحق و وارث حسن ہیں۔ آخر الذکر ناکتخدا ہے۔ محمد اسحق جن کی ولادت ۳۰، محرم سنہ ۱۳۱۲ھ کی ہے ان کا عقد سید افتخار عالم سدلے میاں کی بڑی لڑکی طاہرہ سے ہوا ایک لڑکا بادشاہ حسین اور دو لڑکیاں خورشید فاطمہ و اطہر فاطمہ ہیں۔ سید آل محمد صاحب پسر سوم سید آل امام جما میاں صاحب کی ولادت سنہ ۱۲۴۶ھ کی اور انتقال دو شنبہ ۲۰ ربیع الاوّل شریف سنہ ۱۲۹۵ھ میں مارہرہ میں ہوا باغ پختہ میں مدفن

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہے عقد ان کا دختر سید امیر صاحب سرکار خورد سے ہوا لاولد فوت ہوئے ان کا ایک دیوان تاریخ کا ہے۔

سید آل امام جامیاں صاحب چونکہ اپنے والد ماجد کے سامنے انتقال کر گئے لہٰذا حضرت ستھرے میاں صاحب کے ترکہ سے جامیاں صاحب کی اولاد محجوب ہو گئی تھی۔ مگر حضرت ستھرے میاں صاحب نے جامیاں صاحب کی زندگی میں اُن کی گزراوقات کے لئے اپنی کُل جائداد کا ایک ثلث حساب کر کے چند مواضعات و املاک اُن کے واسطے چھوڑ دیئے تھے۔ جو بعد کو اُن کی اولاد پر بھی برقرار رکھے اور جن کا کچھ حصہ اب تک اُن کے قبضہ میں ہے اور کچھ حصّہ انہوں نے تلف کر ڈالا۔ جامیاں صاحب کی اولاد کی سکونت باغ پختہ میں ہے۔ چونکہ جامیاں صاحب کے وقت سے تفضیلیت آگئی تھی۔ جو بامتداد زمانہ اُن کی اولاد میں ترقی پذیر ہوئی اب شیعیت و رفض تک پہنچ گئی ہے۔

ہاں سید محمد ابراہیم صاحب اور اُن کے بڑے لڑکے محمد اسحاق اپنے آپ کو سُنّی بتلاتے ہیں۔ اس کتاب کی طبع و ترتیب اوّل کے زمانہ میں فقیر کے حضرت والد ماجد قبلہ و کعبہ نے باغ پختہ کے بعض سرکردہ افراد سے رفض کے بعض عقائد کفریہ اُن پر پیش کر کے اُن کا جو عقیدہ دریافت کیا تھا تو انہوں نے اُن عقائد کفریہ سے انکار کیا تھا۔ بعد کا حال فقیر کو محقق معلوم نہیں کہ مقلب القلوب نے قلوب کو کس جانب پھیرا۔ اور اب باغ پختہ والے کس عقیدے پر ہیں۔

قدوۃ العارفین حضرت سیدنا شاہ آل رسول قدس سرہٗ

آپ منجھلے صاحبزادہ حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے میاں صاحب

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

۱۲۰۹ھ

کے ہیں۔ ولادت آپ کی بارہ سو نو ہجری میں ہوئی۔ علم ظاہری کی ابتدا جسے عرف عام میں میاں جی صاحب کے مکتب کی پڑھائی کہتے ہیں آپ نے اپنے عم و مکرم حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں صاحب قدس سرہٗ کے خلفا مولوی شاہ عبدالمجید و مولوی شاہ سلامت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما سے فرمائی اور مولوی نور و مولوی انوار فرنگی محلی و مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی وغیرہم اکابر علماء سے اُسے تکمیل کو پہنچایا۔ اور فن طب اپنے والد ماجد اور حکیم فرزند علی خاں موہانی سے علماً و عملاً حاصل کیا۔ علوم باطنی کی تعلیم اور منازل سلوک اپنے والد ماجد اور اپنے عم مکرم قدس سرہما کی خدمت میں طے فرمائے۔ بیعت آپ کو اپنے عم مکرم حضرت سید شاہ آل احمد قدس سرہٗ سے اور خلافت و اجازت اپنے عم مکرم اور والد معظم دونوں سے تھی۔ اور سلسلۂ رزاقیہ کی اجازت اپنے استاد مولوی نور صاحب فرنگی محلی سے اور سلسلہ علویہ منامیہ کی اپنے استاد مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی سے حاصل فرمائی۔ اور حضرت شاہ صاحب دہلوی سے اور بھی بہت احادیث و مصافحات وغیرہ کی اجازتیں لائے۔

عقد آپ کا شاہ فاطمہ دختر سید منتجب حسین صاحب بدسے زئی سید واڑہ بلگرام سے ہوا۔ اس عقد سے آپ کے دو صاحبزادے سید شاہ ظہور حسن و سید شاہ ظہور حسین اور تین صاحبزادیاں انصار فاطمہ و ظہور فاطمہ و رحمت فاطمہ تھیں۔ انصار فاطمہ و ظہور فاطمہ یکے بعد دیگرے سید حافظ حسن صاحب آپ کے بھانجے کو بیاہی گئیں۔ جو لاولد فوت ہوئیں۔

تیسری صاحبزادی رحمت فاطمہ سید محمد حیدر صاحب ابن سید

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ولدار حیدر صاحب ابن سید منتجب حسین صاحب کو بیاہی گئیں۔ ان کا انتقال مکۂ معظمہ میں بمقام منیٰ آٹھویں ذالحجہ روز پنجشنبہ ۱۳۱۰ھ سن تیرہ سو دس ہجری میں ہوا۔ اور وہیں دفن ہوئیں۔ یہ صاحب اولاد تھیں۔ ان کی اولاد مارہرہ میں ہے جن کا ذکر آتا ہے۔

سید شاہ ظہور حسن صاحب کی ولادت ۱۲۲۹ھ سن بارہ سو انتیس ہجری کی تھی۔ ان کا عقد اول اکرام فاطمہ دختر سید دلدار حیدر ابن سید منتجب حسین صاحب سے ہوا۔ اور ایک صاحبزادہ سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہٗ اور ایک صاحبزادی کلثوم فاطمہ جو سید شاہ نور المصطفیٰ ابن حضرت سید شاہ غلام محی الدین قدس سرہٗ کو بیاہی گئیں۔ یہ صاحب اولاد تھیں۔ اولاد کا ذکر خاوند کے ذکر میں آئے گا۔

سید شاہ ابوالحسین میاں صاحب کی ولادت ۱۲۵۵ھ سن بارہ سو پچپن ہجری کی تھی۔ ان کا عقد اول اپنے چچا سید شاہ ظہور حسین صاحب کی صاحبزادی رقیہ بیگم سے ہوا۔ اور دوسرا عقد اپنی چھوٹی پھوپھی کی لڑکی الطاف فاطمہ بنت سید محمد حیدر صاحب سے ہوا۔ مگر دونوں سے کوئی اولاد نہیں ہے۔ خلافت اور بیعت آپ کو اپنے جد امجد سے تھی۔ اور سلسلہ منوریہ معمریہ اور دعائے حزب یمانی بطریق خاص کی اجازت اور سند تسبیح حافظ شاہ علی حسین صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اور حدیث مسلسل بالاولیۃ کی سند علاوہ خاندانی کے مولانا احمد حسن صوفی مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے حاصل فرمائی۔ اور علوم ظاہری مولوی شاہ تراب علی صاحب امروہوی و مولوی فضل اللہ صاحب جلیسری

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ومولوی نور احمد صاحب بدایونی ومولوی محمد سعید صاحب بدایونی ومولوی عبدالقادر صاحب بدایونی ومولوی فضل رسول صاحب بدایونی ومولوی احمد حسن صاحب صوفی مرادآبادی ومولوی حسین شاہ صاحب بخاری سے پڑھے۔ اور تربیت وتعلیم علوم باطنی اپنے جدامجد اور اپنے چھوٹے دادا حضرت سید شاہ غلام محی الدین قدس سرہم اور اپنے گھر کے اکابر خلفا مثل مولانا شاہ فضل رسول صاحب بدایونی وشاہ شمس الحق تنکا شاہ صاحب بخاری سے پائی۔ آپ کے بہت خلفاء اور ہزاروں مریدین ہیں۔ آپ کے مفصل حالات فقیر کی کتاب میں جو حالات مفصلہ بزرگان مارہرہ میں زیر تالیف ہے دیکھنا چاہئیں۔

آپ کا وصال مارہرہ میں گیارہ رجب المرجب شنبہ سن تیرہ سو چوبیس ہجری ۱۳۲۴ھ میں ہوا۔ اور دالان پائین گنبد حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہ میں دفن ہوئے۔

آپ کی تصنیف وتالیف سے چند رسائل تکسیر وعقائد وآداب مریدین واوراد واذکار واشغال واعمال وفقہ میں ہیں۔ آپ شعر بھی کہتے تھے۔ ایک مختصر دیوان بھی ہے۔ تخلص اول سعید فرماتے تھے۔ اب نوری کر لیا تھا۔ چونکہ آپ کی کوئی اولاد صلبی باقی نہیں رہی تھی اس لئے آپ نے اپنا جانشین ومتولی سید علی حسن عرف اقبال حسن اپنے عمزاد بھائی کے صاحبزادہ کو مقرر فرمایا تھا مگر چونکہ اُن کا آپ کے سامنے انتقال ہوگیا تو اُن کے فرزند سید اولاد حسنین صفی میاں کو اپنا جانشین قرار دیا۔ آپ نے ایک وصیت نامہ اپنی جانشینی اور جائداد کے متعلق باضابطہ تحریر فرما دیا تھا۔ جس کا تعلق سید علی حسن مرحوم اور اپنی زوجہ اور فقیر کے والد ماجد اور سید حسین حیدر صاحب اور سید ظہور حیدر صاحب سے ہے۔ اپنے جدامجد کے وصال کے بعد سید شاہ ابوالحسین میاں صاحب اول کچھ دنوں اپنے عم معظم کی نیابت میں سجادہ نشین ہوئے۔ پھر اپنے عم سے

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ضلع کے بعد اپنے عم بزرگوار کے ساتھ بدرجہ مساوات اپنے جدامجد کے سجادہ نشین ہوئے۔ سید شاہ ظہور حسن صاحب نے بعد وفات اپنی زوجہ اولی برادری کے بڑودہ ملک گائکواڑ میں دوسرا عقد فاطمہ بیگم دختر نواب سید سرفراز علی خاں سہسوانی مودودی سے جوراجہ بڑودہ کے بڑے سرداروں میں سے تھے کیا۔ جس سے دو لڑکیاں پیاری بیگم و رمضانی بیگم ہوئیں۔ چھوٹی لڑکی رمضانی بیگم بعد عقد فوت ہوئیں۔ ایک لڑکا انہوں نے چھوڑا تھا۔ وہ بھی خوردسالی میں فوت ہوا۔ بڑی لڑکی پیاری بیگم کا عقد نواب سید نورالدین حسین خاں سردار نمبر اوّل راج گائکواڑ کے ساتھ ہوا۔ ان کے تین صاحبزادے نواب معین الدین حسین خاں بڑے صاحب جو اپنے والد ماجد کے بعد سردار نمبر اوّل ہوئے اور نواب سید نصیرالدین حسین خاں منجھلے صاحب اور چھوٹے صاحب۔ اور چار لڑکیاں آمنہ بیگم امینہ بیگم حسینہ بیگم اور موتی بیگم تھیں۔ آمنہ بیگم سنجھلی لڑکی کا عقد میر محمود عالم صاحب نواب بیلہ سے ہوا ان کے ایک لڑکی محمودہ بیگم سے جن کا عقد سید مسعود عالم بن عبدالرسول عالم سے ہوا ان کے ایک لڑکا سلطان عالم اور تین لڑکیاں شہزادی بیگم اور حسین جہاں بیگم اور ضیاء النساء لاڈلی بیگم ہیں جن میں سے شہزادی بیگم کا عقد شیخ مانگرول کے لڑکے سے ہوا ہے۔

منجھلی لڑکی امینہ بیگم کا عقد سید احتشام علی ولد نواب ابراہیم علی خاں سردار راجہ بڑودا سے ہوا۔ ان کے تین لڑکیاں شمس النسا اور نجیب النسا دونوں ناکتخدا انتقال کر گئیں۔

وزیر النسا کا عقد بادا سید احمد حسن صاحب مرحوم پیرزادہ پالن پور کے لڑکے کے ساتھ ہوا۔ چار لڑکے ہیں۔

احترام علی کا عقد سرفراز علی کے لڑکے کی لڑکی کے ساتھ ہوا اولاد نہیں۔

انتظام علی کا عقد حسینہ بیگم کی لڑکی اللہ رکھی بیگم کے ساتھ ہوا ان کی تین لڑکیاں غیر

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

شادی شدہ ہیں۔ آمنہ بیگم اور امینہ بیگم دونوں زندہ ہیں۔ حسینہ بیگم بڑی لڑکی انتقال کر گئیں۔ ان کا عقد باداستید احمد حسن صاحب پیرزادہ پالن پور سے ہوا تھا۔ ان کے تین لڑکیاں حسینی بیگم وزیب النساو اللہ رکھی بیگم اور دو لڑکے تھے۔ جن میں سے حسینی بیگم کا انتقال ہوگیا ان کے ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے۔ زیب النسا کا عقد نورالدین حسین پسر معین الدین حسین بڑے صاحب سے ہوا۔ ایک لڑکا مظہر الدین خوردسال ہے۔

اللہ رکھی بیگم کا عقد انتظام علی پسر احتشام علی کے ساتھ ہوا۔ جن کی اولاد کا حال گزر چکا۔

حسینہ بیگم کے ایک لڑکے کا عقد وزیرالنسا سے ہوا جس کی اولاد کا حال گزر چکا۔ چھوٹی لڑکی موتی بیگم مرحومہ کا بھی انتقال ہوگیا۔ ان کا عقد نواب ابراہیم علی خاں کے ایک صاحبزادے سے ہوا تھا جن کی اولاد کا حال مجھے معلوم نہیں۔ نواب ستید معین الدین حسین خاں بڑے صاحب کا عقد شاہجہاں بیگم بنت نواب ستید عالم صاحب نواب بیلہ سے ہوا۔ ان کے تین لڑکیاں سیت النسا بیگم۔ پیاری بیگم۔ عزیز النسا بیگم اور ایک لڑکا نورالدین حسین ہیں۔ میتابی کا عقد ستید عالم بن عبدالرسول عالم سے ہوا۔ ان کے ایک لڑکی نجستہ بیگم ہے۔ پیاری بیگم کا عقد نظام الدین بن ستید نصیرالدین حسین منجھلے صاحب سے اور تیسری عزیز النساء بیگم کا جوناگڑھ کے پیرزادہ سے ہوا ہے ان دونوں کی اولاد کا حال مجھے معلوم نہیں۔ نورالدین حسین کے عقد اور اولاد کا حال گزر چکا۔ بڑے صاحب کا بھی انتقال ہوگیا۔

ستید نصیرالدین حسین منجھلے صاحب کا بھی انتقال ہوگیا۔ ان کے ایک لڑکا نظام الدین ہے اور ایک لڑکی کریم النسا ہے جس کا عقد بڑودہ کے کسی

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

پیرزادہ سے ہوا ہے۔ پیاری بیگم صاحبہ کے تیسرے لڑکے چھوٹے صاحب مرحوم کا نا کتخدا انتقال ہوا۔

پیاری بیگم صاحبہ کا بھی بڑودہ میں اپنے شوہر کے بعد انتقال ہو گیا اور وہ وہیں دفن ہوئیں۔

سید شاہ ظہور حسن صاحب کا دھاری ملک کاٹھیاواڑ میں چھبیس جمادی الاول سنہ ۱۲۶۶ھ بارہ سو چھیاسٹھ میں انتقال ہوا اور وہیں مدفون ہیں۔

سید شاہ ظہور حسین چھٹو میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چھوٹے صاحبزادہ حضرت سید شاہ آل رسول قدس سرہ کے تھے۔ آپ کی ولادت سن بارہ سو اکتالیس سنہ ۱۲۴۱ھ ہجری کی تھی۔ بیعت و خلافت آپ کو نیز آپ کے برادر مکرم سید شاہ ظہور حسن صاحب کو اپنے حضرت والد ماجد قدس سرہ سے تھی اور آپ کے حضرت والد ماجد نے آپ کو اور آپ کے برادر معظم دونوں کو اجازت و خلافت اپنے حضرت عم مکرم حضور ابوالفضل قدس سرہ کے ادب الخلفاء مولانا شاہ عین الحق عبدالمجید بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی دلوائی تھی۔ آپ کے دو عقد یکے بعد دیگرے حضرت سید شاہ اولاد رسول قدس سرہ کی دو صاحبزادیوں اولاد فاطمہ و خاتون فاطمہ سے ہوئے۔ زوجہ اولیٰ سے ایک صاحبزادہ سید شاہ ابوالحسن علی خرقانی الملقب بہ میر صاحب اور ایک صاحبزادی رقیہ بیگم پیدا ہوئیں۔ جن کا عقد سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب سے ہوا۔ یہ لاولد سترہ جمادی الآخری سن بارہ سو چھیاسی ہجری کو مارہرہ میں فوت ہوئیں۔

سید شاہ ابوالحسن میر صاحب بڑے صاحبزادہ سید شاہ ظہور حسین چھٹو میاں صاحب کے تھے۔ ان کی ولادت سنہ ۱۲۵۹ھ سن بارہ سو انسٹھ ہجری کی تھی۔ ان کے دو عقد ہوئے۔ عقد اول نفل فاطمہ جانی بیگم دختر سید

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

محمد حیدر صاحب سے ہوا جو ان کی پھوپھی کی لڑکی بھی تھیں ان سے کئی اولادیں ہوئیں۔ مگر طفولیت میں قضا کر گئیں۔ صرف ایک صاحبزادہ سید علی حسین عرف اقبال حسن جن کی ولادت سنہ ۱۲۹۰ھ و بروایتے سنہ ۱۲۹۲ھ کی تھی۔ اور جن کو بیعت واجازت حضرت سید شاہ آل رسول قدس سرہ سے تھی۔ اور ایک صاحبزادی امتیاز فاطمہ سن بلوغ کو پہنچیں۔ صاحبزادی کا عقد سید اسحاق حسن ابن سید حافظ حسن صاحب سے ہوا۔ مگر لاولد فوت ہوئیں۔

سید علی حسن اقبال حسن کا عقد میری بڑی ہمشیرہ سے ہوا تھا۔ انہوں نے ایک لڑکا حافظ سید اولاد حسین صفی میاں چھوڑا تھا جسے بیعت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب سے تھی۔ جس کی ولادت تیرہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۰ھ کی تھی اور جس کا انتقال تقریباً اٹھارہ برس کی عمر میں لکھنؤ میں ستر جمادی الاول سنہ ۱۳۲۸ھ تیرہ سو اٹھائیس ہجری قبل نماز جمعہ بروز جمعہ ہوا۔ اور اُس کا جنازہ سیتاپور لایا گیا۔ جہاں وہ قبرستان عیدگاہ میں اپنی نانی والدۂ فقیر کی پائیں دفن ہوا۔

سید علی حسن اقبال صاحب کا انتقال ستر شوال سنہ ۱۳۱۴ھ تیرہ سو چودہ ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔ اور وہاں پائیں روضۂ شاہ آل محمد قدس سرہٗ میں دفن ہوئے۔

سید شاہ ابوالحسن میر صاحب کا دوسرا عقد میری پھوپھی سیدہ بیگم سے ہوا۔ جن سے ایک لڑکا سید محی الحسنین پیر برکات تھے۔ جن کو بیعت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب سے ہے اور جن کی ولادت ۲۔ ربیع الاخر سنہ ۱۳۱۱ھ ہجری کی ہے۔ ان کا عقد سید محمد یونس حسن ابن سید ابن حسن صاحب مرحوم کی بڑی لڑکی منور بانو سے ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سیّد شاہ ابوالحسن میر صاحب کو بیعت و خلافت اپنے جدامجد سے حاصل تھی اور انہیں اُن کے والد ماجد سیّد شاہ ظہور حسین چھٹو میاں نے اپنی زندگی میں خرقہ پہنا کر اپنا جانشین قرار دے دیا تھا۔ سیّد ابوالحسن میر صاحب کا انتقال چہار شنبہ نویں رجب المرجب ۱۳۱۱ھ تیرہ سو گیارہ ہجری کو ہوا۔ اور دالان پائین روضۂ حضرت سیّد شاہ آل محمد قدس سرہٗ میں دفن ہوئے۔ سیّد شاہ ظہور حسین چھٹو میاں صاحب کا بعد وفات زوجۂ اولیٰ دوسرا عقد خاتون فاطمہ سے ہوا۔ ان سے ایک لڑکے سیّد مہدی حسن صاحب ہیں۔ جن کی ولادت جمادی الاول ۱۲۸۷ھ بارہ سو ستاسی ہجری کی ہے۔ ان کا عقد اول اپنی خالہ کی لڑکی سیّد حسین ابن سیّد دلدار حیدر صاحب کی صاحبزادی بنیادی بیگم سے ہوا۔ جن کا لاولد انتقال ہو جانے کے بعد دوسرا عقد ان کا میری ہمشیر سجادی بیگم سے ہوا۔ جن سے کئی اولادیں ہوئیں۔ مگر صغرسنی میں انتقال کر گئیں۔ صرف ایک لڑکی فاطمہ نورالزہرا سن بلوغ کو پہنچی۔ جس کا عقد اُس کی والدہ کے انتقال کے بعد سیّد مہدی حسن صاحب نے سیّد مسعود حسن ابن سیّد حامد حسن صاحب سے کیا۔ جس سے ایک لڑکی نازنین بیگم انطار فاطمہ شب دوم جمادی الآخر ۱۳۳۹ھ کو پیدا ہوئی۔ جو شب ششم رجب ۱۳۳۹ھ کو انتقال کر گئی اور اُس کی والدہ فاطمہ مرحومہ کا بھی شب چہار شنبہ ۲۸ جمادی الآخر ۱۳۴۹ھ تیرہ سو انتالیس ہجری کو لکھنؤ میں انتقال ہوا۔ اور وہاں سے جنازہ مارہرہ لاکر اپنی والدہ کے مزار کے متصل صحن پائین درگاہ حضرت سیّد شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ میں دفن ہوئی۔

سیّد مہدی حسن صاحب اپنے والد ماجد کے انتقال کے بعد سجادہ نشین ہوئے تھے۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سید شاہ ظہور حسین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال یکشنبہ سترہ ربیع الاول شریف ۱۲۱۳ھ تیرہ سو تیرہ ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔ اور دالان پائیں گنبد درگاہ حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہ میں دفن ہوئے۔ آپ اپنے حضرت والد ماجد قدس سرہ کے بعد سجادہ نشین ہوئے تھے۔ حضرت سید شاہ آل رسول صاحب قدس سرہ اپنے حضرت والد ماجد کے وصال کے بعد اُن کی وصیت کے مطابق اپنے دونوں بھائیوں حضرت سید شاہ اولاد رسول و حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم قدس سرہما کے ساتھ ایک ہی وقت میں ایک ہی سجادہ پر تینوں حضرات سجادہ نشین ہوئے۔ اور جمیع اسمہ خانقاہی و درگاہی و جائداد خانقاہی و درگاہی و امکنہ دروزینہ ہائے کلاں و خورد وجمیع متروکہ والد ماجد عم کرم خود از قسم موقوفہ و غیر موقوفہ و خدمت آثار شریف اور درگاہ شریف و مسجد متبرک کے چڑھاوے وغیرہ کے تینوں حضرات مساوی مالک و قابض و متولی ہوئے۔

حضرت سید شاہ آل رسول صاحب کا وصال چہار شنبہ اٹھارویں ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ بارہ سو چھیانوے ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔ اور دالان شرقی گنبد درگاہ حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہ میں بالین مزار حضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہ دفن ہوئے۔ بھتیجے جد امجد حضرت سید شاہ محمد صادق قدس سرہ نے آیہ شریفہ "عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً" میں اعداد سن وصال پائے۔

بعض گستاخ ناواقفوں نے تحریر کیا ہے۔ کہ حضرت شاہ آل رسول قدس سرہ نے کچھ تعلیم علوم باطنی شاہ نیاز احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بریلوی سے پائی۔ یہ محض غلط دروغ بے فروغ ہے۔ واقعہ صرف اس قدر ہے کہ ہمارے

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حضرت بریلی تشریف لے گئے۔

شاہ نیاز احمد صاحب سے عندالملاقات اثنائے گفتگو میں بعض مسائل ریاضی کا ذکر آیا۔ شاہ نیاز احمد نے اُن کے متعلق کچھ تقریر کی۔ جو ہمارے حضرت کو اچھی معلوم ہوئی۔ اور ہمارے حضرت کی فرمائش پر شاہ نیاز احمد صاحب نے وہ ایک مختصر رسالہ میں قلمبند کردی۔ جو میرے پاس شاہ نیاز احمد صاحب کے دستخط خاص کی لکھی موجود ہے۔

سیّدالعابدین حضرت سیّد شاہ اولادرسول صاحب قدس سرہٗ

آپ سنجھلے صاحبزادہ حضرت سیّد شاہ آل برکات ستھرے صاحب قدس سرہٗ کے تھے۔ آپ کی ولادت پندرہ شعبان ۱۲۱۲ھ بارہ سو بارہ ہجری کی تھی۔ آپ سوا برس کے تھے کہ آپ کے والدین بتقریب شادی کتخدائی جامیاں صاحب دیار مشرق کوات وغیرہ تشریف لے گئے۔ اور آپ کو حضرت سیّد شاہ آل احمد اچھے صاحب قدس سرہٗ کی پرورش و تربیت میں چھوڑ گئے۔ حضرت ہی نے آپ کو پرورش کیا۔ تعلیم و تربیت خود فرمائی اور دوسروں سے کرائی۔ اور اپنا مرید کیا۔ اور اجازت عام و خاص و خلافت عطا فرمائی اور اکثر باغات واملاک جو حضرت کے خاص تھے وہ بھی عطا فرمائے۔

حضرت سیّد شاہ اولادرسول صاحب نے فن طب علماً وعملاً اپنے والد ماجد سے حاصل کیا۔ اور اس فن میں شہرۂ آفاق تھے۔ نواب میر خاں صاحب والی ٹونک حضرت کے بہت معتقد تھے۔ اکثر حضرت ٹونک میں

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تشریف رکھا کرتے تھے۔ نواب مذکور بہت نیازمندی سے پیش آتے تھے۔

حضرت کا عقد قدرت فاطمہ دختر کلاں سید سعادت علی ابن سید منتجب حسین صاحب بلگرامی سے ہوا۔ حضرت کے اولاد بہت ہوئی۔ جن میں چار صاحبزادے حضرت سید شاہ محمد صادق صاحب و حضرت سید شاہ محمد جعفر صاحب و حضرت سید شاہ محمد باقر صاحب و حضرت سید شاہ محمد عسکری صاحب اور چار صاحبزادیاں اولاد فاطمہ و غنیمت فاطمہ و محب فاطمہ و خاتون فاطمہ زندہ رہیں۔ دو صاحبزادیاں ایک سب سے بڑی اولاد فاطمہ اور دوسری سب سے چھوٹی خاتون فاطمہ یکے بعد دیگرے سید شاہ ظہور حسین چھٹو میاں صاحب کو بیاہی گئیں۔ جن کی اولاد کا ذکر ان کے شوہر کے ذکر میں ہے۔ غنیمت فاطمہ حاجی حافظ سید عبداللہ صاحب ابن سید پیر علی صاحب کو جو آپ کے بھانجے بھی تھے بیاہی گئیں جو لاولد فوت ہوئیں۔ محب فاطمہ سید حسین ابن سید دلدار حیدر صاحب ابن سید منتجب حسین صاحب کو بیاہی گئیں۔ جن کی ایک لڑکی افتخار فاطمہ بنیادی بیگم تھیں۔ جن کا عقد سید مہدی حسن صاحب سے ہوا تھا۔ اور جو لاولد فوت ہوئیں۔ حضرت کی ان سب صاحبزادیوں کا انتقال ہو گیا ہے۔

سید شاہ محمد صادق صاحب کا حال علیحدہ تحریر کروں گا۔ سید شاہ محمد جعفر صاحب کا عقد دیانت فاطمہ دختر سید دلدار صاحب سے ہوا آپ کی دو صاحبزادیاں انوار فاطمہ آرزو بیگم و فرحت فاطمہ عاجزی بیگم تھیں۔ ان میں سے بڑی صاحبزادی کا عقد حکیم سید آل حسین صاحب سے جو اُن کی خالہ کے لڑکے تھے ہوا تھا۔ اُن کی اولاد کا ذکر آتا ہے۔ ان کا انتقال نویں رجب المرجب ۱۳۲۹ھ

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تیرہ سو اُنتیس ہجری میں مارہرہ میں ہوا اور درگاہ شریف میں فقیر کی پردادی صاحبہ کے روضہ میں دفن ہوئیں۔

عاجزی بیگم کا عقد سید یعقوب حسن ابن سید سرور علی صاحب سے ہوا۔ کوئی اولاد زندہ نہ رہی۔ ان کا انتقال کچھوچھہ شریف میں ہوا۔ اور وہیں دفن ہوئیں۔

حضرت سید محمد جعفر صاحب نے میرے والد ماجد کو بچپن سے مثل صلبی بیٹے کے پرورش کیا۔ اور بسبب فرط محبت جہاں میرے والد رہتے تھے وہیں وہ بھی تشریف رکھتے تھے۔

اپنی کُل جائداد درگاہی و خانقاہی وغیرہ مع جملہ مناصب و حقوق تولیت و خدمت درگاہ شریف و آثار شریف وغیرہ میرے والد ماجد کو دیدیئے۔ اور اپنی حیات میں قابض و متولی کر دیا۔ تئیس شعبان المعظم ۱۳۰۹ھ تیرہ سو نو ہجری میں آپ نے سیتاپور میں انتقال فرمایا اور وہیں متصل عیدگاہ دفن ہوئے۔

سید شاہ محمد جعفر صاحب کو بیعت سلسلۂ چشتیہ میں اپنے والد ماجد اور نیز اپنے عم مکرم سید شاہ آل رسول صاحب قدس سرہم سے جمیع سلاسل خاندانی میں حاصل تھی۔ حضرت سید شاہ محمد باقر صاحب کا عقد اختر فاطمہ دختر سید امیر حیدر رگڑے میاں صاحب سے ہوا۔ آپ کو فن طبابت میں بہت دستگاہ تھی۔ آخر عمر میں کچھ حالت جذب کی سی طاری ہو گئی تھی آپ کو بیعت و اجازت اپنے والد ماجد سے تھی۔ آپ کے صاحبزادہ حاجی سید شاہ حامد حسن صاحب اور دو صاحبزادیاں انیس فاطمہ و ارشاد فاطمہ ہیں۔

بڑی صاحبزادی کا عقد سید ظہور حیدر صاحب ابن سید محمد حیدر صاحب سے ہوا۔ جو صاحب اولاد ہیں۔ جن کا ذکر ان کے شوہر کے ذکر میں ہوگا۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

دوسری صاحبزادی ارشاد فاطمہ کا عقد اول سید آل نبی صاحب ابن سید شاہ محمد عسکری صاحب سے ہوا۔ اس سے اولاد ہوئی مگر زندہ نہیں رہی۔ دوسرا عقد ان کا حکیم سید آل حسین صاحب سے ہوا۔ ان سے بھی اولاد نہیں ہوئی اور یہ لاولد زندہ ہیں۔

سید شاہ حامد حسن صاحب کی ولادت ۱۴ شوال ۱۲۸۴ھ کی ہے ان کا عقد اول میری چھوٹی پھوپھی انظار فاطمہ سے ہوا تھا۔ جن سے ایک لڑکے سید مسعود حسن رفیق عالم تھے

جن کی ولادت ۵ رمضان شریف ۱۳۱۲ھ کی تھی ان کا عقد اول میری بھانجی فاطمہ سے ہوا تھا۔ جن سے ایک لڑکی انظار فاطمہ نازنین بیگم پیدا ہوئی۔ جس نے صغر سنی میں ہی انتقال کیا۔ بعد انتقال فاطمہ مرحومہ کے ان کا دوسرا عقد میری پھوپھی کی لڑکی وجاہت فاطمہ سے ہوا۔ تیسرا عقد مسعود حسن نے رامپور میں عابدہ بیگم بنت احمد عباس شیعی المذہب سے جس کے عقائد کی مجھے پورے طور پر تحقیق نہیں مگر سنتا ہوں کہ وہ رافضیہ غالیہ ہے۔ اس سے ایک لڑکا یحییٰ حسن عرف اچھے صاحب خورد سال ہے اور اس عورت کو حاملہ چھوڑ کر، ۲۷ صفر ۱۳۲۵ھ دوشنبہ مابین عصر و مغرب رامپور میں انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے۔ بروز یکشنبہ بوقت صبح ۴ رجب ۱۳۲۵ھ کو اس حمل سے مارہرہ میں لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام حامد فاطمہ ہے۔

سید حامد حسن صاحب نے میری پھوپھی مرحومہ کے انتقال کے بعد دوسرا عقد شیعی المذہب دختر سید محمد عسکری کراآئی سے کرات میں کیا تھا۔ مگر اس زوجہ کا انتقال ہو جانے کے بعد اب تیسرا عقد مطیع الفاطمہ بنت ... محمد ... سے بگرام میں کیا ہے۔ ان دونوں سے کوئی اولاد نہیں ہے۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سید شاہ حامد حسن صاحب کو بیعت حضرت سید شاہ آل رسول صاحب سے ہے۔ سید شاہ محمد باقر صاحب کا وصال مارہرہ میں جمعہ چھٹی جمادی الاوّل ۱۳۱۶ھ تیرہ سو سولہ ہجری میں ہوا۔ اور درگاہ شریف پائین والان گنبد درگاہ میں دفن ہوئے۔

حضرت سید شاہ محمد عسکری صاحب کا عقد راحت فاطمہ بیگی بیگم دختر حضرت سید شاہ نور الحسن صاحب ابن حضرت سید شاہ غلام محی الدین صاحب قدس سرہم سے ہوا جن سے ایک صاحبزادہ سید آل نبی صاحب اور دو صاحبزادیاں قدسیہ بیگم و رابعہ بیگم ہوئیں۔

قدسیہ بیگم کا عقد سید یعقوب حسن صاحب ابن سید سرور علی صاحب سے ہوا۔ جو لاولد فوت ہوئیں۔ رابعہ بیگم کا عقد اول سید یعقوب حسن صاحب سے ہوا۔ دوسرا عقد سید اسحاق حسن صاحب ابن سید حافظ حسن صاحب سے ہوا۔ ان کی اولاد کا ذکر ان کے خاوند کے ذکر میں ہوگا۔ سید آل نبی صاحب کی ولادت ۱۳۰۰ھ کی ہے ان کا عقد اول اپنے چچا سید شاہ محمد باقر صاحب کی صاحبزادی ارشاد فاطمہ سے ہوا مگر ان سے کوئی اولاد زندہ نہیں ہے اور اپنی ان بی بی کی موجودگی میں دوسرا عقد آپ نے غیر برادری میں عائشہ دختر قاضی علی حسین صاحب انصاری مارہروی سے جو ان کی زن غیر کفو سے تھیں کیا۔ ان سے دو فرزند سید اولاد نبی و سید اولاد علی اور ایک لڑکی عابدہ بیگم ہیں۔ لڑکے ناکتخدا ہیں اور عابدہ بیگم کا عقد اپنی حقیقی خالہ کے لڑکے ضیاء الحسن کے ساتھ ہوا ایک لڑکی ستارا بیگم تقریباً تین مہینے کی ہے۔

سید شاہ محمد عسکری صاحب کو بیعت و اجازت اپنے والد ماجد سے تھی اور حضرت سید شاہ آل رسول صاحب سے بھی اجازت تھی۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سید آل نبی صاحب کو بیعت حضرت سید شاہ ابوالحسین میاں صاحب سے ہے۔

سید شاہ محمد عسکری صاحب کا انتقال مارہرہ میں تیرہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۲۵ھ تیرہ سو پچیس ہجری میں ہوا۔ درگاہ شریف کے اندر پائین مزار حضرت سید شاہ حمزہ صاحب قدس سرہٗ اپنے والد ماجد کے متصل دفن ہوئے۔

حضرت سید شاہ اولاد رسول صاحب اپنے والد ماجد قدس سرہما کے بعد اپنے بھائیوں کے ساتھ سجادہ نشین سجادۂ برکاتیہ احمدیہ غوثیہ ہوئے۔ آپ کو اجازت عامہ و خاصہ و خلافت اپنے والد ماجد سے بھی تھی۔ نیز جملہ اعمال خاندانی و اشغال و اوراد و اذکار و مصافحات و احادیث وغیرہا خصوصاً خمسہ جات معمولاً خاندانی و حزب یمانی بطور عام و خاص و جملہ سلاسل خاندانی کی خلافت و اجازت اپنے عم مکرم حضرت سید شاہ آل احمد اچھے صاحب قدس سرہم سے تھی۔ آپ کو فن تکسیر و تسخیر روحانیات و سلب امراض میں ید طولی تھا۔ آپ کے مؤلفہ و مصنفہ چند رسائل طب و حالات خاندان و بیان میلاد مبارک میں ہیں آپ کے شاگرد فن طب میں مارہرہ اور اس کے گرد نواح میں اکثر تھے۔ جو اپنے وقت میں مشہور تھے۔

آپ کا وصال چھبیسویں ربیع الآخر شریف سنہ ۱۲۶۸ھ بارہ سو اڑسٹھ ہجری میں شنبہ کے دن بین العصر والمغرب مارہرہ میں ہوا۔ اور درگاہ شریف میں پائین مزار حضرت سید شاہ حمزہ صاحب قدس سرہٗ مدفون ہوئے۔

خاتم الاسلاف افتخار الاخلاف حضرت سید شاہ محمد صادق قدس سرہٗ

آپ بڑے صاحبزادے حضرت سید شاہ اولاد رسول قدس سرہٗ کے

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تھے۔ آپ کی ولادت ساتویں رمضان شریف ۱۲۴۸ھ بارہ سو اڑتالیس ہجری کی تھی، تربیت و تعلیم اپنے والد ماجد سے پائی۔ بیعت و خلافت آپ کو اپنے عم مکرم حضرت سیّد شاہ غلام محی الدین امیر عالم قدس سرہٗ سے تھی۔ نیز اپنے عم اعظم حضرت سید شاہ آل رسول صاحب اور اپنے حضرت والد ماجد قدس سرہما سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ اپنے ان تینوں بزرگوں اور بزرگان خاندان برکاتیہ کے کمالات ظاہری و باطنی کے آپ وارث تھے۔

آپ کا عقد اپنے عم و مرشد حضرت سیّد شاہ غلام محی الدین قدس سرہٗ کی صاحبزادی سکینہ بیگم صاحبہ سے ہوا۔ جن سے آپ کے دو صاحبزادے حضرت سیّد شاہ ابوالقاسم محمد اسمٰعیل حسن الملقب بہ شاہ جی۔ اور سید شاہ ابوالکاظم محمد ادریس حسن ستھرے میاں اور پانچ صاحبزادیاں امداد فاطمہ حیدری بیگم و طفیل فاطمہ ابرار بیگم و احتشام فاطمہ سیدہ بیگم و اتہ الفاطمہ و انظار فاطمہ تھیں۔

بڑی صاحبزادی حیدری بیگم کا عقد سید شاہ نور احمد ابن سید شاہ نور الحسن ابن سید شاہ غلام محی الدین قدس سرہٗ سے ہوا۔ یہ صاحب اولاد ہیں جس کا ذکر آئے گا۔

دوسری صاحبزادی ابرار بیگم کا عقد سیّد حسین حیدر صاحب ابن سیّد محمد حیدر صاحب ابن سید دلدار حیدر صاحب نواسۂ سیّد شاہ آل رسول صاحب سے ہوا۔ یہ صاحب اولاد تھیں جس کا ذکر آتا ہے۔ ان کا انتقال مارہرہ میں پنجشنبہ ۲۶، رجب ۱۳۴۱ھ کا دن گزر کر بعد نماز مغرب شب جمعہ ۲۷، رجب سن تیرہ سو اکتالیس ہجری میں ہوا۔ اور درگاہ شریف میں صحن پیش مکتب میاں جی صاحب میں متصل مزار حسینی بیگم مرحومہ اہلخانہ سید یوسف

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حسن صاحب مرحوم دفن ہوئیں۔

تیسری صاحبزادی سیدہ بیگم کا عقد سید شاہ ابوالحسن میر صاحب سے ہوا۔ ان کا انتقال سیتاپور میں تیسری رمضان شریف جمعہ ۱۳۱۷ھ تیرہ سو سترہ ہجری میں ہوا۔ اور قبرستان عیدگاہ میں دفن ہوئیں۔ ان کے ایک لڑکے شیخ محی الحسنین پیر برکات ہیں۔ چوتھی صاحبزادی امۃ الفاطمہ کا عقد سید شاہ ایوب حسن صاحب ابن سید شاہ یوسف حسن صاحب ابن سید شاہ نور المصطفیٰ صاحب سے ہوا۔ یہ صاحب اولاد ہیں جس کا ذکر آئے گا۔

پانچویں صاحبزادی انظار فاطمہ کا عقد سید حامد حسن صاحب ابن سید شاہ محمد باقر صاحب سے ہوا تھا۔ ان کا انتقال مارہرہ میں شنبہ تیئسویں ذی الحجہ ۱۳۲۱ھ تیرہ سو اکیس ہجری میں ہوا اور درگاہ شریف میں دفن ہوئیں۔ ان کی اولاد کا ذکر ہو چکا ہے۔ سید ادریس حسن صاحب کی ولادت اٹھارہ ربیع الاول ۱۲۸۳ھ بارہ سو تراسی ہجری میں لکھنؤ میں ہوئی۔ بیعت و خلافت آپ کو اپنے ماموں سید شاہ نور الحسن صاحب سے تھی۔ اور اپنے والد ماجد سے بھی اجازت و خلافت تھی۔ آپ کا عقد ریحان فاطمہ دختر سید شاہ یوسف حسن ابن سید شاہ نور المصطفیٰ ابن سید شاہ غلام محی الدین قدس سرہم سے ہوا۔ آپ کے ایک لڑکا سید جواد حسن قمر عالم ہے۔ جس کی ولادت ستائیس محرم ۱۳۱۵ھ تیرہ سو پندرہ ہجری کی ہے۔ اور جسے بیعت حضرت والد ماجد مدظلہم سے ہے۔ سید ادریس حسن صاحب کا انتقال یکشنبہ بارہ یا تیرہ ربیع الآخر شریف (باختلاف روایت) ۱۳۲۵ھ تیرہ سو پچیس ہجری میں سیتاپور میں ہوا قبرستان عیدگاہ میں مابین مزار اپنی والدہ اور نانی صاحبہ کے آپ کا مزار ہے۔

حضرت سید شاہ محمد صادق صاحب قدس سرہ کی سوانح عمری اور کارنامہ

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

دینی و دنیوی مفصل و مشرح انشاء اللہ تعالیٰ فقیر اپنی بیاض زیر تالیف میں درج کرے گا۔ مختصر یہ کہ آپ کے صدقات جاریہ بفضلہ تعالیٰ جابجا جاری ہیں۔ متعدد کنوئیں آب نوشی عامۂ مخلوق کے لئے بنائے۔ بہت سے کنوئیں آب پاشی کے بنائے۔ بہت سے باغ لگائے۔ جائداد آبائی میں بہت سی ترقیاں کیں۔ بہت جائداد خود نئی خرید فرمائی۔ بہت سے مکان سیتاپور وغیرہ میں بنائے۔ خانقاہ مارہرہ میں محلسرا عالی شان و حویلی سجادہ نشینی از سرِ نو بنائی۔ مسجد خانقاہ و درگاہ معلی کی بہت کچھ مرمت و تعمیر فرمائی۔ سیتاپور میں مکانوں اور کوٹھی کے علاوہ جب حضرت والد ماجد قرآن شریف حفظ کر چکے۔ اس کے بعد حسب عرض والد ماجد سیتاپور میں ایسی عمدہ و خوشنما مسجد شاہراہ عام پر تعمیر فرمائی۔ جو اس وقت سیتاپور کیا بلکہ گرد و نواح میں دور دور اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ جس کی تکمیل ۱۲۹۶ھ میں ہوئی۔

حضرت تاج الفحول بدایونی قدس سرہ نے آیۂ کریمہ "یایہا الذین آمنوا ارکعوا واسجدوا" میں تاریخ تعمیر فرمائی۔ یہ مسجد بحمداللہ تعالیٰ اس وقت تک خوب آباد رہتی ہے۔ برابر روزانہ کثیر مسلمان نماز ادا کرتے رہتے ہیں۔ مولیٰ تعالےٰ ہمیشہ آباد رکھے۔ آمین۔

ابتدائے ہوش سے آخر عمر تک پابندی اوقات و معمولات خاندانی کبھی ناغہ نہ ہونے دی۔ اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد اور دیگر اعزہ کو تعلیم علوم دینی دی اور دلوائی اور حافظ قرآن مجید کرایا بہت سے مراسم و امور خلاف شرع جو اہل خاندان میں رواج پا گئے تھے اُن کی بیخ کنی اور احیاء سنن و ترویج احکام شریعت میں آپ کے مال و زر دست و زبان ہمت و حوصلہ نے کارہائے نمایاں کیے۔ مطبع صبح صادق سیتاپور میں جاری فرمایا جس نے اشاعت کتب دینیہ و فائدہ رسانی اہل سنت

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

میں بہت کچھ خدمات انجام دیں۔ فن طب اپنے والد ماجد وعم مکرم سید شاہ آل علی صاحب سے اور کچھ مولٰنا فضل رسول صاحب قدس سرہم سے بھی علماً، عملاً حاصل کیا۔ اس فن میں آپ کو ید طولیٰ تھا۔ مخلوق خدا کو اپنے علم وعمل ومال سے مدۃ العمر فائدہ پہنچایا۔ اپنے اعزہ واقربا کے ساتھ صلۂ رحم اور انتہا درجہ ملاطفت و مسالمت کا برتاؤ مدنظر رکھا۔ اگر کسی نے اپنی ناسمجھی سے مخالفت بھی کی جب بھی حضرت نے درگزر فرمائی۔ باوجود قوت کبھی کسی سے انتقام لینے کی طرف متوجہ نہ ہوئے باوجود سرمایۂ کثیر دینی و دنیوی عجب دینار پاس نہ آیا۔ باوجود مال دولت وثروت واقتدار وکار وکالت وحکومت روزگار زاہدانہ ودرویشانہ گزر فرمائی۔ امراء وحکام کی صحبت سے تنفر رہا حالانکہ جہاں حضرت تشریف رکھتے وہاں کے امراء وغرباء سب آپ کے پاس آتے رہتے۔ اور آپ سے ملنے کو مغتنم سمجھتے۔

میں نے ثقات سے سنا ہے کہ آپ نے سیتاپور میں تقریباً پینتالیس برس قیام فرمایا۔ مگر ایک شخص بھی یہاں ایسا نہیں ہے کہ جو آپ کا شاکی ہو۔ بلکہ ہر شخص آپ کو اپنا مربی سمجھتا تھا۔ آپ کی جمع کی ہوئی دو بیاضیں نسخہ جات طب کی ہیں۔ شب پنجشنبہ چوبیس شوال ۱۳۲۶ھ تیرہ سو چھبیس ہجری میں آپ نے سیتاپور میں وصال فرمایا۔ اور وہیں اپنے باغ میں جو کھینچی کے پل کے پار سڑک شاہجہانپور پر ڈیہ پر واقع ہے مدفون ہوئے۔ میرے والد ماجد نے مصرعۂ تاریخ سن وصال یہ فرمایا ع "با وصل خدا شاہ محمد صادق" حضرت کے مزار پر میرے والد ماجد نے باغ میں چاہ پختہ بنایا ہے۔ اور ارادۂ تعمیر روضہ وحصار باغ ہے۔ اللہ تعالےٰ راست لائے۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بقیۃ السلف حجۃ الخلف زینت سجادۂ برکاتیہ متکی

مسند احمدیہ حضرت سیدنا شاہ محمد اسمٰعیل حسن مدظلہ العالی

آپ بڑے صاحبزادہ حضرت سید شاہ محمد صادق قدس سرہ کے ہیں۔ آپ کی ولادت تیسری محرم الحرام ۱۲۷۲ھ بارہ سو بہتر ہجری میں مارہرہ میں ہوئی آپ کا نام سید ابو القاسم اور لقب شاہ جی حضرت سیدنا شاہ آل رسول صاحب نے تجویز فرمایا۔ اور اسمعیل حسن آپ کے نانا حضرت سیدنا شاہ غلام محی الدین صاحب نے رکھا۔ بسبب اتباع دونوں بزرگوں کے ملاکر عقیقہ کیا گیا۔

آپ نے مولوی عبد الشکور صاحب مہامی ابن شاہ عبد الغنی صاحب بن شاہ رمضان صاحب و مولوی محمد علی صاحب لکھنوی و شیخ مولوی محمد حسن صاحب سنبھلی و مولانا حضرت شاہ عبد القادر صاحب بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و مولوی فضل اللہ صاحب فرنگی محلی سے علوم درسیہ مروجہ پڑھے۔ اور حافظ ولی داد خاں صاحب مارہری و حافظ قادر علی صاحب لکھنوی و حافظ عبد الکریم صاحب ملکپوری سے قرآن شریف حفظ کیا۔ اور تعلیم معمولات خاندانی اپنے حضرت پیر و مرشد حضرت سید شاہ آل رسول صاحب و حضرت سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب اور اپنے حضرت والد ماجد اور مولانا عبد القادر صاحب بدایونی قدس سرہم سے حاصل کی۔ اور بیعت و خلافت و اجازت حضرت سیدنا شاہ غلام محی الدین امیر عالم قدس سرہ سے سرافرازی پائی۔ نیز اجازت و خلافت اپنے حضرت والد ماجد و حضرت سید شاہ ابو الحسین میاں صاحب و حضرت سید شاہ ظہور حسین چھوٹو میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے پائی اور مولانا

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

شاہ عبدالقادر صاحب بدایونی سے بھی بعض اجازت مخصوصہ حاصل کیں۔

آپ کا عقد آپ کے حقیقی ماموں حضرت سید شاہ نورالمصطفیٰ ابن حضرت سید شاہ غلام محی الدین قدس سرہما کی چھوٹی صاحبزادی منظور فاطمہ سے ہوا۔ آپ کے دو لڑکے سید شاہ غلام محی الدین فقیر عالم اور یہ فقیر راقم الحروف اور چار لڑکیاں زاہد فاطمہ منی بیگم و اعجاز فاطمہ سجادی بیگم و حمیرا خاتون رضیہ بیگم و اکرام فاطمہ شہر بانو تھیں۔

زاہد فاطمہ بڑی صاحبزادی کا عقد سید علی حسن ابن سید ابوالحسن میر صاحب سے ہوا تھا۔ ان کا انتقال شب غرہ شعبان ۱۳۲۳ھ تیرہ سو تیئس ہجری میں سیتاپور میں ہوا۔ اور وہیں قبرستان عیدگاہ میں اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کے متصل و ملحق جانب شرق دفن ہوئیں۔ انہوں نے ایک لڑکا سید اولاد حسنین محمود میاں صفی چھوڑا تھا اُس کا بھی انتقال ہو گیا۔

دوسری لڑکی اعجاز فاطمہ کا عقد سید مہدی حسن صاحب ابن سید شاہ ظہور حسین چھٹو میاں صاحب سے ہوا تھا۔ ان کی اولاد کا حال ان کے خاوند کے ذکر میں ہو چکا ہے۔ ان کا انتقال شب جمعہ ۲۵۔ محرم ۱۳۳۷ھ تیرہ سو سینتیس ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔ اور صحن پائین درگاہ شریف میں دفن ہوئیں۔

تیسری صاحبزادی رضیہ بیگم کا عقد سید ارتضا حسین پیر میاں صاحب ابن سید شاہ نور احمد صاحب ابن سید شاہ نورالحسن صاحب سے ہوا تھا۔ ایک لڑکی ذکیہ بیگم اور ایک لڑکا سردار عالم ان کے پیدا ہوئے۔ مگر دونوں خورد سالی میں قضا کر گئے۔ اور خود ان کا بھی لاولد انتقال دوشنبہ ۲۸۔ محرم ۱۳۳۷ھ تیرہ سو سینتیس ہجری متصل طلوع آفتاب مارہرہ میں ہوا۔ اور برآمدہ پیش مکتب میاں جی صاحب درگاہ شریف میں دفن ہوئیں۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

چھوٹی لڑکی اکرام فاطمہ کا عقد سیّد آل عبا صاحب ابن سید حسین حیدر صاحب سے ہوا۔ یہ ماشاء اللہ تعالےٰ صاحب اولاد ہے جس کا ذکر اس کے خاوند کے ذکر میں ہوگا۔ بڑے صاحبزادہ حضرت سیّد شاہ غلام محی الدین فقیر عالم ثابت حسن صاحب کی ولادت ۲ ربیع الآخر شریف سنہ ۱۳۰۲ھ تیرہ سو دو ہجری میں مارہرہ میں ہوئی۔ آپ کا قدرے مفصل تذکرہ فقیر نے آخر رسالہ مباحث امامت میں درج کیا ہے۔ جو طبع ہوکر شائع ہے۔ آپ حافظ قرآن مجید تھے۔ بپابندی قواعد تجوید حافظ عبدالکریم صاحب ملکپوری سے آپ نے قرآن مجید یاد کیا تھا اور قصیدہ بردہ شریف کے بھی آپ حافظ تھے۔ کتب درسیہ عربی تا متوسطات آپ نے مولوی حافظ امیر اللہ صاحب بریلوی وغیرہ سے پڑھیں تھیں شرف بیعت وخلافت آپ کو اپنے حضرت والد ماجد قبلہ وکعبہ دامت برکاتہم سے حاصل تھا۔ نیز اپنی والدہ کے حقیقی ماموں حضرت سیّد شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہٗ سے بھی اجازت وخلافت عامہ وخاصہ حاصل تھی۔ آپ کا عقد سعید فاطمہ دختر سید شاہ نور احمد صاحب ابن سید شاہ نورالحسن صاحب سے ہوا تھا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ آپ کا انتقال چہار شنبہ اٹھائیس رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۰ھ تیرہ سو تیس ہجری میں ظہر کے اول وقت لکھنؤ میں ہوا۔ اور وہاں سے جنازہ مارہرہ لاکر جمعہ غرہ شوال سنہ ۱۳۳۰ھ صبح صادق کے وقت دالان پائین گنبد درگاہ معلیٰ میں متصل مزار اپنے نانا حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب دفن ہوئے۔

آپ کے رسائل مباحث امامت وعقائد نامہ منظوم وطرد المبتدعین مطبوع وشائع ہیں۔ اور بعض اور تحریرات غیر مطبوع ہیں۔

بعد وصال حضرت جدی حضرت کے چہلم کے روز حسب دستور قدیم

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

خاندانی حضرت والد ماجد قبلہ و کعبہ دامت برکاتہم العالیہ زینت افزائے سجادۂ غوثیہ برکاتیہ احمدیہ کے فیوض و برکات حضرت سے بفضلہ تعالیٰ جاری ہیں۔ اور حضرت اپنے اسلاف کرام کی یادگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت کا سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔

آمین ثم آمین

حضرت مرشدی و مولائی والد ماجد دامت برکاتہم العالیہ کی سیرت کریمہ جو اس زمانہ پر شور و شر میں بھی جبکہ طبائع نماز فرائض پنجگانہ کی عبادت سے بھی کسل اور کاہلی کی طرف مائل ہیں۔ اگلے بزرگان دین کی نفس کشانہ اور والہانہ طاعت و عبادت کی یاد دلاتی ہے۔ فقیر ان شاء الکریم جل مجدہٗ تفصیل سے اپنی بڑی کتاب میں درج کرے گا۔ مختصر یہ کہ حضرت صورۃً سیرۃً بزرگان سلف کا نمونہ ہیں اور اُن کے صفات حمیدہ و فضائل پسندیدہ کے حامل و وارث بحمداللہ تعالیٰ ۱۳۰۰ھ تیرہ سو ہجری میں حج و زیارت حرمین مطہرین سے مشرف ہوئے۔ اور جوانی کی عمر میں خود اپنے دلی شوق سے قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا اور سن بارہ سو ترانوے ہجری میں اختتام فرمایا۔ حضرت کے چھوٹے چچا سید شاہ محمد عسکری صاحب نے فقرۂ "حافظ شد" میں اس کی تاریخ فرمائی۔ اور حضرت کے والد ماجد قدس سرہٗ نے اس کی خوشی میں حضرت کی فرمائش سے سیتاپور میں مسجد تعمیر فرمائی۔

حضرت خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول قدس سرہٗ کے آخر عمر شریف میں بوجہ پیرانہ سالی و ضعف قویٰ معذور ہو کر خانہ نشین ہو جانے کے بعد سے جو ہمارے خاندان پر ایک اندھیاری کی وجہالت کا آغاز ہو گیا۔ اور جس کے مصائب و اثرات سے بچنے کے لحاظ سے حضرت خاتم الاکابر نے حضرت نانا صاحب

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہما کو رسم مستمرہ خاندانی کے خلاف مارہرہ سے باہر رہنے کی اجازت دے دی۔ اور جس نے بامتداد زمانہ یہ صورت پیدا کر لی تھی کہ ایک اجنبی ہماری روزمرہ کی معاشرت واعمال و افعال سے ہمیں ایسے نامور اور برگزیدہ اسلاف کے اخلاف ماننے کے لیئے مشکل سے تیار ہوتا تھا۔ اس دور تاریکی وجہالت میں علم وعمل کی روشنی حضرت قبلہ کی ذات گرامی نے پھیلائی۔ اپنے اعزہ واقارب کو قولاً وعملاً تحصیل علم دین وتعمیل احکام شرع متین کی ترغیب دی خود اپنے شوق دلی سے علم دین پڑھا اور اپنے بزرگوں کے طریقہ مرضیہ پر عمل کیا۔ اور اپنے بھائی بندوں آل اولاد کو پڑھایا لکھایا اور اپنے بزرگوں کے طریقہ پر چلانے میں جدوجہد خود براہ راست فرمائی نیز اپنے والد ماجد قدس سرہ کی مساعی اصلاح خاندان کے لیئے قوت محرکہ کا کام دیا۔ بہتوں کو قرآن مجید حفظ کرایا۔ بہتوں کو علم دین پڑھایا اور پڑھوایا۔ اسی وجہ سے آپ کے بزرگ بڑے جو حیات ظاہری میں تھے اور جو پردہ فرما چکے تھے وہ بھی آپ پر مخصوص نوازشیں اور انعام واکرام فرماتے جس کے وقائع کثیرہ ان شاء اللہ تعالیٰ فقیر آپ کے مفصل سوانح میں درج کرے گا۔ اور اسی بنا پر آپ کو اہل دیکھکر آپ کے بزرگوں نے بہت سے تبرکات خاندانی اور نوادر اشیاء آپ کو خود عطا فرمائے اور دوسروں سے دلوائے۔ اور بحمداللہ تعالیٰ اس وقت علاوہ اُن تبرکات مشترکہ سرکار کلاں کے جو مسجد سرکار کلاں میں مقفل ہیں اور جن کے آپ مشترکاً مالک وقابض ومتولی ہیں بہت سے تبرکات ودیگر نوادر خاندانی منفرداً حضرت کے قبضہ وملکیت میں ہیں۔ ازانجملہ بسم اللہ شریف نوشتہ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اکثر ملبوسات بزرگان خاندانی اُن کی تسبیحیں وغیرہ۔ دستار غوثیہ جو حضور صاحب البرکات کو عطا فرمائی گئی تھی اس کا ٹکڑا۔ ایک منکا

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

منجملہ سات سلکوں خاندانی کے ۔ مصنفات و محررات حضرت میر عبدالواحد و سید شاہ عبدالجلیل و سید شاہ اویس و سید شاہ برکۃ اللہ و سید شاہ آل محمد و سید شاہ حمزہ و سید شاہ آل احمد و سید شاہ آل برکات و سید شاہ حقانی و سید شاہ آل رسول و سید شاہ اولادرسول و سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم و سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب و دیگر بزرگان کرام قدس اسرارہم خاص انہیں حضرت کے دست وقلم مبارک کے تحریر فرمودہ ۔ دو ظفر تکیہ جن کو بزرگان خاندانی زمانہ قدیم سے بغل میں لگا کر اوراد و وظائف پڑھتے اور قیلولہ فرماتے تھے ۔ چوب دستی و دوات خاص حضور اچھے میاں صاحب قدس سرہٗ ۔ مسند حضرت سید شاہ آل محمد و سیلی حضور شاہ حمزہ قدس سرہما ۔ اور وہ اصل اسناد و اجازات جو حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی اور حضرت شاہ مولنا عبدالقادر صاحب داغستانی خلیفہ حضور ابوالفضل قدس سرہٗ سے حضرت سید شاہ آل رسول صاحب قدس سرہٗ کو ملیں ۔ اور بہت سے اکابر کے دستخطی خلافت نامے اور اسناد ۔ اور ان کے علاوہ بہت سے تبرکات ہیں ۔

کتب خانہ خاندانی عام بعد وصال حضور ستھرے صاحب قدس سرہٗ مشترک رہا تھا اور چونکہ وہ حضرت سید شاہ آل رسول صاحب قدس سرہٗ کے گھر ہی رہتا تھا ۔ لہٰذا وہیں بعد کو کتابیں تلف ہو گئیں اور بعض شاید اب بھی نذر کرم خوردگی ہو رہی ہیں ۔ مگر کتب خانہ خاص جس میں اپنے اسلاف کرام اور دیگر بزرگان عظام کے ملفوظات و مکتوبات و دیگر مصنفات اور اسی قسم کی کئی نوادر کتب ادعیہ و وظائف و دیگر علوم دینیہ تھیں وہ حضرت ستھرے میاں صاحب قدس سرہٗ نے اپنے خاص محبوب و مرغوب صاحبزادہ حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم قدس سرہٗ کو عنایت فرمایا تھا حضرت کے بعد وصال وہ اُن کے اخلاف کے قبضہ میں آیا ۔ اور بے توجہی سے تلف ہونے کی نوبت پہنچی یہ دیکھکر حضرت قبلہ و کعبہ نے سید شاہ نوراحمد صاحب

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

و سید شاہ حسین حمزہ صاحب سے جو اس وقت اس پر قابض تھے اسے حاصل کر لینا چاہا، مگر انہوں نے اس سے سختی سے انکار کیا یہاں تک کہ کہا اگر ہر کتاب ہموزن روپیہ اور اشرفی دو گے جب بھی ہم نہ دینگے۔ ناچار حضرت خاموش ہو رہے۔ شب میں عالم واقعہ میں اپنے مرشد حضرت سید شاہ امیر عالم قدس سرہٗ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اور حضرت نے بغایت عنایت فرمایا جس کا محصل یہ تھا کہ تو کیوں رنجیدہ ہوتا ہے۔ میں نے تمام برکات و اسرار خاندانی تجھکو عطا فرمائے اور یہ کتابیں بھی تجھے عنایت کیں۔ صبح کو ان صاحبوں نے خود اپنی خوشی سے وہ سب کتابیں مع دو چھریوں کے جو حرز یمانی شریف پڑھنے کی ہیں۔ اور گمان ہوتا ہے کہ حضرت سید شاہ آل محمد قدس سرہٗ نے اُن پر سیفی پڑھی ہے حضرت والد ماجد قبلہ کے ہاتھ بقیمت زر نقد فروخت کر دیے۔

کاشف الاستار شریف جو خاص دست و قلم مبارک حضرت مصنف جدی سید شاہ حمزہ صاحب قدس سرہٗ کی تحریر فرمودہ اور اُس وقت سے برابر حضور اچھے میاں صاحب و حضرت ستھرے میاں و حضرت امیر عالم قدس سرہم و دیگر اکابر خاندان کے زیر نظر رہی ہے اور جو رموز و اسرار خاندانی کا خزینہ اور خانوادہ عالیہ برکاتیہ کا دستور العمل ہے۔ اور نوادر اشیاء میں سے جو حضرت قبلہ و کعبہ کے پاس ہیں مرقع تصاویر بزرگان دین ہے۔ جو علاوہ اس خصوصیت کے کہ اُس میں اکابر بزرگان دین مثل حضرت سلطان بغداد و خواجہ اجمیر و حضرت بابا صاحب گنج شکر و حضرت محبوب الٰہی و خواجہ حافظ شیراز و حضرت سعدی شیرازی و مولنا خسرو و مولنا جامی و رومی و دیگر کثیر مشاہیر اکابر کی تصاویر ہیں مشرقی فن تصویر کشی کا بھی ایک بہت قیمتی ذخیرہ ہے۔ یہ سب کتابیں اور ان کے علاوہ جو اور حضرت والد ماجد قبلہ و کعبہ نے دوسرے ذرائع و مواقع

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سے حاصل فرمائیں۔ سب حضرت نے عرصہ ہوا اس فقیر راقم الحروف کو عطا فرمادی ہیں۔ اور خود فقیر نے بھی اُن پر صدہا کتب و رسائل تفسیر و حدیث و فقہ و تصوف و منطق و فلسفہ و کلام و مباحثہ و مناظرہ و نحو و صرف وغیرہ کا اضافہ کیا ہے مولیٰ تعالیٰ اُن سب کے فوائد سے مجھے دارین میں متمتع فرمائے آمین۔

حضرت قبلہ و کعبہ دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے معمولات کثیرہ دینیہ و دنیاویہ شبانہ روزی سے تالیف و تصنیف کی فرصت بہت ہی کم پائی۔ اور بوقت فرصت جو یہ شغل فرمایا بھی تو متعدد مبسوط تصانیف دوسروں کو دے دیں جن میں سے بعض اُن کے نام سے شائع بھی ہو چکیں اور اسی لئے اُن کے نام بتانے کی ضرورت نہیں۔ اُن کے علاوہ بعض اور تصانیف بھی ہیں جن میں سے بعض ابھی غیر مرتب ہیں۔ جیسے مجموعہائے شجرہائے خاندانی منظوم جس میں حضرت نے تمام شجرہائے طریقت قدیمہ و جدیدہ کو جو خانوادہ عالیہ برکاتیہ میں ہیں فارسی زبان میں نظم فرمایا ہے نیز حضرت نے کبھی کبھی نعت و منقبت میں بھی کچھ فکر فرمائی اور بعض اعزہ کی تواریخ ولادت و وفات بھی نظم فرمائی ہیں ان کو بھی ایک جگہ علیحدہ بصورت رسالہ ترتیب دے لینا فقیر کے پیش نظر ہے۔ اسی طرح بعض اور رسائل اعمال و تکسیر وغیرہ میں ناتمام ہیں اور ایک رسالہ متعلق بعض سوالات شرعیہ مثل اشارہ با سبابہ اور اس خیال کا رد کہ شیطان وحی الٰہی میں کچھ دخل دے سکتا اور اس نے سورہ والنجم میں کچھ ملا دیا تھا اور تلفظ نیت و تحقیق معنی بدعت و مسئلہ سماع وغیرہ دس مسائل و رسالہ ردالقفار من الدعا رفی اعمال دفع الوبائیہ دونوں مطبوع و شائع بھی ہو چکے ہیں۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

راقم الحروف اولادِ رسول محمد میاں قادری عفی عنہ

اگرچہ یہ فقیر ناکارہ اپنی بے بضاعتی علم وعمل کے باعث اس لائق نہیں کہ ان بزرگان عظام واکابر کرام کے تذکرہ کے سلسلہ میں اس کا بھی ذکر کیا جائے۔ مگر بنظر ارشاد "ھم قوم لا یشقی جلیسھم" اس ہیچ میرز نے ان مخدومان عظام کے زمرۂ خدام میں اپنا ذکر ان کی برکات وفیوض سے سعادت اندوزی کے لیے مناسب جانا ہے

احب الصالحین ولست منھم :: لعل اللہ یرزقنی صلاحاً

عہد ما بالب شیریں دہناں بست خدائے :: ما ہمہ بندہ وایں قوم خداوندانند

فقیر کی ولادت تیئس ۲۳ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۹ھ تیرہ سو نو ہجری میں اپنے حضرت جد امجد قدس سرہٗ کے دولت خانہ واقع محلہ تاسمین گنج ضلع سیتاپور میں ہوئی۔ اولادِ رسول فخر العالم محمد پر عقیقہ کیا گیا بعد کو محمد کے ساتھ بوجہ مطابقت نام پاک حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالے علیہ وسلم بنظر تعظیم لفظ "میاں" کا اضافہ ہو کر محمد میاں نام زیادہ متعارف ہوا۔ اور فقیر بھی اپنا یہی نام اکثر استعمال کرتا ہے۔ اور چونکہ فقیر کے برادر معظم کا نام فقیر عالم تھا۔ لہذا بعض بزرگ اس کی مطابقت وزن سے فقیر کو محمد عالم کہتے تھے۔ درسیات مروجۂ مختصرہ فارسی اپنے حضرت والد ماجد دامت برکاتہم العالیہ اور منشی فرزند حسن صاحب ساکن قصبہ پالی ضلع ہردوئی اور مولوی میاں جی رحمت اللہ صاحب مارہری سے پڑھیں۔ اور انہیں تینوں اور اپنے برادر معظم سید شاہ غلام محی الدین فقیر عالم مرحوم سے مشق خط کی۔ اور درسیات مروجہ درس نظامی عربی فقہ واصول فقہ ونحو وصرف ومعانی وبیان ومنطق وفلسفہ وعقائد

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کلام تفسیر و حدیث وغیرہ اپنے حضرت والد ماجد قبلہ وکعبہ دامت برکاتہم العالیہ و مولوی سید حیدر شاہ صاحب پشاوری و مولوی غلام رحمانی صاحب ولایتی و حافظ امیر اللہ صاحب بریلوی و مولٰنا مولوی عبد المقتدر صاحب بدایونی سے پڑھیں۔ اور بعض دیگر سے بھی چند اسباق پڑھے۔ ان درسیات کا غالب حصہ مولوی حیدر شاہ صاحب پشاوری سے پڑھا۔ درسیات کی آخری کتب پڑھانے کے بعد اُن کا ارادہ حسب دستور زمانہ سند تکمیل دینے کا تھا۔ مگر بعض وجوہ کی بنا پر وہ اپنے وطن گئے۔ اور پھر اُن سے سند تحریری کی نوبت نہ آئی۔ علم حدیث وغیرہ کی سند فقیر کو اپنی خاندانی مسلسل اپنے حضرت والد ماجد قبلہ و حضرت نانا صاحب قبلہ سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب سے بحمدہ تعالیٰ حاصل ہے۔ قرآن مجید فقیر نے اپنے حضرت والد ماجد قبلہ اور برادر معظم سید شاہ غلام محی الدین فقیر عالم و ہمشیرہ معظم اہلیہ سید مہدی حسن صاحب اور جناب استاد مکرم حافظ عبد الکریم صاحب ملکپوری مرحوم سے حفظ کیا۔ اور حافظ امیر اللہ صاحب بریلوی اور بعض دیگر سے بھی چند سبق پڑھے اور کچھ دور کیا ہے۔ اور فقیر کو اگرچہ حضرت امام اہلسنت مولٰنا احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہٗ سے تلمذ رسمی حاصل نہیں۔ مگر فقیر اُن کو اپنے اکثر اساتذہ سے بہتر و برتر اپنا استاد جانتا ہے۔ اُن کی تقریرات و تحریرات سے فقیر کو بہت کثیر فوائد دینی و علمی حاصل ہوئے اور چونکہ تقریر و تحریر میں اُن کا طریقہ بے لوث اور مداہنات صوری و معنوی شرعی و عرفی سے منزہ و مبرا ثابت و محقق ہوا لہٰذا فقیر بھی تا بہ وسعت اُن کے طریقہ کا اتباع کرنا پسند کرتا ہے۔ اللّٰھم وفقنا لما تحب و ترضیٰ آمین یارب العالمین بیعت طریقہ عالیہ قادریہ برکاتیہ میں اور اس سلسلہ و نیز دیگر سلاسل عالیہ نقشبندیہ

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ابوالعلائیہ وچشتیہ نظامیہ وسہروردیہ جدیدہ وقدیمہ میں اجازت وخلافت اور بعض دیگر سلاسل وجملہ اوراد واذکار واشغال واعمال و وظائف واحادیث شریفہ وقرآن مجید ومصافحات وغیرہ برکات کی اجازت اپنے حضرت والد ماجد قبلہ وکعبہ دامت برکاتہم العالیہ حضرت سید شاہ محمد اسمٰعیل حسن صاحب اور اپنے نانا صاحب زبدۃ الواصلین حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہٗ سے حاصل ہے۔

فقیر کا عقد منظور فاطمہ دختر سید وجیہ الدین[1] احمد صاحب نقوی بریلوی سے

[1] ان کا نسبت نامہ یوں ہے سید وجیہ الدین احمد بن سید جمیل الدین احمد بن مولوی سید عنایت علی بن مولوی سید محمد خلیل بن سید میر بن سید شاہ محمد بن سید عبدالحکیم بن سید عالم دہلوی بن سید علی احمد آبادی بن سید شاہ علی گجراتی بن سید برہان الدین زر بخش بن سید محمد شاہ عالم احمد آبادی بن سید برہان الدین عرف قطب عالم گجراتی بجوئی بن سید میر ناصر الدین محمود اوچی بن حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت اوچی بن حضرت سید سلطان احمد کبیر اوچی بن حضرت سید جلال سرخ بخاری اوچی بن سید علی مویدی بخاری بن حضرت سید جعفر ثالث بخاری بن حضرت سید شہاب الدین محمد بخاری بن حضرت سید محمود بخاری بن حضرت سید محمد احمد بخاری بن حضرت سید ابو محمد عبداللہ بخاری بن حضرت سید علی اصغر بن حضرت سید امام جعفر ثانی بن حضرت امام علی نقی بن حضرت امام محمد تقی بن حضرت امام علی موسیٰ رضا بن حضرت امام موسیٰ کاظم بن حضرت امام جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر بن حضرت امام زین العابدین بن حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بن حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ زوج حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حضور فخر عالم سید المرسلین خاتم النبیین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جو جناب سید محمد یحییٰ[2] عرف مجو میاں صاحب بریلوی (اجزنو محلہ کے اجلۂ سادات کرام سے تھے) کی حقیقی نواسی ہیں۔ ایک لڑکا ہوا تھا جو جاتا رہا۔ ابھی اور کوئی اولاد نہیں مولیٰ عزوجل علم و عمل صالح نافع و ولد سعید مفلح سے مجھے بہرہ ور فرمائے آمین۔

فقیر کی تصنیف و تالیف سے القول[1] الصحیح فی امتناع الکذب القبیح رسالہ[2] مختصرہ در اثبات واجب الوجود حاشیہ بر رسالہ خلاصۃ المنطق بدایونی مبحث[4] الاذان شافی[5] جواب بر کافی ایرادات بدایونی[6] تحریر کے شافی جواب خاندان[7] برکات سوانح[8] عمری حضرات اکابر خاندان برکات نماز[9] کے پڑھنے اور پڑھانے کا عمدہ طریقہ خیر[10] الکلام فی مسائل الصیام اکمل[11] التاریخ پر ایک تنقیدی تبصرہ نور[12] مدائح پر ایک تنقیدی نظر قرآنی[13] ارشاد اور ہندو مسلم اتحاد انسداد[14] قربانی گاؤ کے متعلق مسلم لیگ کا ریزولیوشن اور مذہبی نقطہ نظر سے اس کی تنقید کیا[15] تان کو ابریشن شرعی ترک موالات ہے خطبہ[16] صدارت جماعت انصار

---

٢ سید محمد یحییٰ عرف سید مجو میاں ابن سید محمد نظیف ابن سید محمد یوسف ابن سید معصوم (اجزنو ہندوستان آکر حکومت اودھ کے ملازم ہوئے اور انہی تلاش میں ان کے والد ماجد آکر مقیم ہند ہو گئے) ابن سید احمد عرف شاہ جی بابا ابن سید محمد ابن سید جلال ابن سید عبدالوہاب ابن سید مصطفےٰ ابن سید احمد ترمذی المشتہر پیر بابا ابن سید قمر علی ابن سید احمد نور ابن سید احمد یوسف ابن سید احمد نوربخش ابن سید احمد ہفتم ابن سید احمد براق ابن سید احمد مشتاق ابن سید شاہ ابوتراب ابن سید حامد ابن سید محمود ابن سید اسحاق ابن سید عثمان ابن سید جعفر ابن سید عمر ابن سید محمد ابن سید حسام الدین ابن سید شاہ ناصر خسرو ابن سید جلال گنج العلم ابن سید امیر علی ابن سید عبدالرحیم ابن سید محمود مکی ابن سید محمد مہدی ابن امام حسن عسکری ابن امام علی نقی ابن امام محمد تقی الی آخر الشجرۃ السابقہ۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

الاسلام گاندھویوں کا ایمان[۱۷] لیڈروں کا کارنامہ[۱۸] برکات مارہرہ[۱۹] ومہمانان بدایوں التحقیقات[۲۰] الشرعیہ فی روخباثات الگاندھویہ مثنوی[۲۱] روزہ اور رمضان شریف کے فضائل میں البرہان[۲۲] القوی علی عدم جواز التراویح خلف الصبی تفہیم[۲۳] المسائل پارسال الرسائل مجموعہ[۲۴] مضامین مجموعہ[۲۵] فتاوی فقیر خزانہ[۲۶] واقعات عجیبہ تذکرہ جناب برادر صاحب معظم سید فقیر عالم مرحوم حق[۲۸] کی فتح مبین ترجمہ[۲۹] اردو آداب السالکین شوکت[۳۰] اسلام مجموعہ[۳۱] مکاتبات فقیر و مولوی عبد الباری لکھنوی فتنۂ[۳۲] ارتداد اور ہندو مسلم اتحاد رسالہ[۳۳] در رد مغالطات گاندھویہ العذاب[۳۴] الاکبر لمانع ذبح البقر وغیرہا رسائل و تحریرات ہیں۔ جن میں سے بعض ابھی غیر مکمل اور غیر مطبوع ہیں۔

شمس العرفا سراج الکملا حضرت سید شاہ غلام محی الدین

امیر عالم قدس سرہٗ

آپ چھوٹے صاحبزادہ حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے صاحب قدس سرہٗ کے تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۲۲۳ھ بارہ سو تئیس ہجری کی تھی جب

ے[۱] یہ رسالہ فقیر کی حالت طالب علمی کا اور ایسے وقت کا تحریر کردہ ہے۔ جبکہ فقیر شاہجہان پور میں پڑھتا تھا۔ کتابیں پاس نہ تھیں اور جن مخلص کی فرمائش سے یہ رسالہ تحریر ہوا وہ اشاعت میں بہت جلدی کر رہے تھے۔ لہٰذا قصور استعداد اور ان سب اسباب کی وجہ سے یہ رسالہ جا بجا محتاج اصلاح و ترمیم ہے جس کے ساتھ عنقریب پھر شائع کر دیا جائیگا نسال اللہ العفو والعافیہ ونتوب الیہ من کل البدعۃ والضلالۃ۔ منہ

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

آپ پیدا ہوئے آپ کی چھوٹی یا منجھلی ہمشیر جو خورد سال تھیں دوڑی ہوئی حضرت سید شاہ آل احمد اچھے صاحب قدس سرہ کی خدمت میں گئیں۔ اور عرض کیا کہ ہمارے چھوٹا سا بھیا پیدا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ غلام محی الدین امیر عالم ہے حضرت کے فرمانے کا یہ ظہور ہوا کہ تمام عمر طاعت و عبادت و امارت میں بسر فرمائی۔ اوائل عمر میں اپنے عم معظم کے خلفاء مولوی شاہ عبد المجید اور مولوی شاہ سلامت اللہ قدس سرہما سے پڑھا۔ اور خود حضرت سید شاہ آل احمد اچھے صاحب قدس سرہٗ کی تعلیم میں رہے۔ علم ظاہر مولوی ولی اللہ صاحب فرخ آبادی سے پڑھا۔ علوم باطنی کی تعلیم اپنے عم مکرم اور اب معظم سے پائی۔ بیعت اپنے والد ماجد سے فرمائی۔ اور خلافت و اجازت حضرت سید شاہ آل احمد اچھے صاحب اور حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے صاحب اپنے چچا اور اپنے والد دونوں سے حاصل فرمائی اور بڑے بھائی حضرت سید شاہ آل رسول قدس سرہم کے دست و قلم کی تحریر فرمائی اجازت و خلافت حضرت کے نام فقیر کے پاس موجود ہے!

بعد وصال اپنے والد ماجد کے اپنے دونوں حقیقی بھائیوں کے ساتھ سجادہ نشین سجادۂ احمدیہ برکاتیہ ہوئے چونکہ بمقتضائے زمانہ برگزیدگان خدا کسی پردہ میں اپنے آپ کو نظر خلق سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ نیز حضرت کے والد ماجد کی وصیت بھی تھی۔ اس لئے حضرت عہد شاہی تک بادشاہ اودھ کے عاملان باوقار اور عہد انگریزی میں وکیل حکومت برسرکار کے پردہ میں اپنے آپ کو چھپائے رہے۔ دونوں حالتوں میں مخلوق خدا کو فائدہ ظاہری و باطنی پہنچاتے رہے۔ حضرت سے حضرت کے والد ماجد کو بڑی محبت تھی۔ حضرت کی ذرا دیر کی بھی جدائی گوارا نہ فرماتے۔ وہ اسرار خاندانی جو سینہ بسینہ چلے آتے تھے وہ اور اشغال و اعمال و اوراد و اذکار و مراقبات مخصوصہ خاندانی سب حضرت کو تعلیم فرما

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

دیے۔ اور اکثر تبرکات مخصوصہ بزرگان بھی آپ ہی کو عنایت فرمائے۔ بلکہ اپنے بعد آپ ہی کو سجادہ نشین سجادۂ برکاتیہ احمدیہ تجویز فرما کر دو وثیقے بھی تحریر فرما دیے۔ مگر چونکہ حضرت نے بسبب ادب اپنے بڑے بھائیوں کے تنہا سجادہ نشین ہونا گوارا نہ فرمایا لہذا تیسرے آخری وثیقہ میں تینوں بھائیوں کو سجادہ نشین تجویز فرمایا۔

حضرت کا عقد صیانتؒ فاطمہ دختر سید سعادت علی صاحب ابن سید منتخب حسین صاحب بلگرامی سے بلگرام میں ہوا۔ آپ کے تین صاحبزادے سید شاہ نورالحسین سید شاہ نورالحسن۔ سید شاہ نور المصطفٰی اور ایک صاحبزادی سکینہ فاطمہ بیگم تھیں۔ جن کا عقد حضرت سید شاہ محمد صادق صاحب سے ہوا تھا۔ یہ فقیر کی جدہ ماجدہ تھیں۔ ان کی اولاد کا ذکر حضرت جدی کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ ان کی ولادت ۲ ذوالحجہ سنہ ۱۲۵۲ھ کی تھی اور یکشنبہ چوبیس ربیع الاول شریف سنہ ۱۳۲۶ھ تیرہ سو چھبیس ہجری میں سیتاپور میں انتقال فرمایا۔ اور متصل عیدگاہ قبرستان عیدگاہ سیتاپور میں آپ کا مدفن ہے۔ سید نورالحسین بڑے صاحبزادہ صغر سنی میں انتقال فرما گئے۔ درگاہ شریف مارہرہ میں زنانہ خطیرہ میں دفن ہوئے۔

دوسرے صاحبزادہ سید شاہ نورالحسن عرف منجھلے صاحب دو شنبہ غرہ ربیع الآخر سنہ ۱۲۴۸ھ بارہ سو اڑتالیس ہجری میں پیدا ہوئے۔ علوم ظاہری مولوی موسیٰ صاحب لکھنوی و مولوی احمد خاں صاحب جالیسری سے متوسطات تک پڑھے۔ تربیت و تعلیم خاندانی اپنے والد ماجد اور اپنے عم مکرم سید شاہ آل رسول صاحب قدس سرہما سے پائی۔ عقد آپ کا حیات فاطمہ دختر سید دلدار حیدر صاحب ابن سید منتخب حسین صاحب بلگرامی سے ہوا۔ آپ کی خوشدامن آپ کی حقیقی پھوپھی بھی تھیں۔ دو صاحبزادے سید شاہ روح الحسن

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حسین حمزہ اور سید شاہ نور احمد اور تین صاحبزادیاں امانت فاطمہ حسینی بیگم ممتاز فاطمہ شہزادی بیگم راحت فاطمہ بگی بیگم پیدا ہوئیں۔ بڑی صاحبزادی حسینی بیگم کا عقد حاجی سید یوسف حسن ابن سید نور المصطفیٰ صاحب سے ہوا جنکی اولاد کا ذکر اُن کے خاوند کے ذکر میں ہوگا۔ ان کا انتقال دوشنبہ ۲۰ صفر بوقت نماز مغرب ۱۳۲۳ھ تیرہ سو تئیس ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔ اور صحن پیش مکتب میاں جی صاحب درگاہ شریف میں دفن ہوئیں۔

دوسری صاحبزادی ممتاز فاطمہ شہزادی بیگم کا عقد سید علی حسین صاحب ابن سید سردار علی صاحب سے ہوا۔ جن کا لاولد انتقال بعد حج مدینہ منورہ حرم محترم میں ۱۳۱۱ھ تیرہ سو گیارہ ہجری میں ہوا۔ اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

تیسری صاحبزادی راحت فاطمہ بگی بیگم کا عقد سید شاہ محمد عسکری صاحب سے ہوا تھا۔ جن کی اولاد کا ذکر اُن کے خاوند کے ذکر میں ہو چکا ان کا انتقال جمعہ ۲۵ جمادی الآخرہ ۱۳۲۲ھ میں مارہرہ میں ہوا۔ اور صحن پیش مکتب میاں جی صاحب درگاہ شریف میں دفن ہوئیں۔

حاجی سید شاہ روح الحسن حسین حمزہ صاحب کی ولادت ۲۶ ذیقعدہ شب جمعہ وقت نصف شب ۱۲۶۴ھ بارہ سو چونسٹھ ہجری کی تھی۔ ان کو بیعت و خلافت اپنے عم سید شاہ محمد صادق صاحب قدس سرہ سے تھی۔ اپنے والد ماجد کے انتقال کے بعد سجادہ نشین بھی ہوئے تھے۔ ان کا عقد اپنے چچا سید شاہ نور المصطفیٰ صاحب کی دختر کلاں بلقیس بیگم سے ہوا تھا۔ ان کے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ اور اکیس ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ بارہ سو ننانوے ہجری میں سیتاپور میں ان کا انتقال ہوا۔ اور وہیں ترین پور کے تکیہ میں متصل مسجد

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جس کی پیر بخش نے از سر نو مرمت کرائی ہے دفن ہوئے۔

دوسرے صاحبزادہ سید شاہ نور احمد صاحب کی ولادت تیسری ربیع الآخر روز شنبہ دو گھڑی دن چڑھے ۱۲۶۶ھ بارہ سو چھیاسٹھ ہجری کی تھی۔ اُن کو بیعت و خلافت اپنے جد امجد سے تھی۔ اپنے بھائی کے انتقال کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ ان کا عقد فقیر کی بڑی پھوپھی امداد فاطمہ حیدری بیگم سے ہوا جن سے دو صاحبزادے سید ارشاد حسین جما میاں صاحب اور سید ارتضٰی حسین پیر میاں صاحب اور ایک صاحبزادی سعید فاطمہ تھیں۔ سعید فاطمہ کا عقد فقیر کے برادر معظم سید غلام محی الدین فقیر عالم صاحب سے ہوا تھا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ اور خود لاولد زندہ ہیں۔

سید ارشاد حسین جما میاں صاحب کا انتقال پندرہ برس کی عمر میں سیتا پور میں ۷، ۸ شعبان ۱۳۰۹ھ تیرہ سو نو ہجری میں ہوا۔ اور قبرستان عیدگاہ میں دفن ہوئے۔ سید ارتضا حسین پیر میاں صاحب کی ولادت ۱۲۹۸ھ بارہ سو اٹھانوے ہجری کی ہے۔ حافظ قرآن شریف ہیں۔ اور علوم ظاہری کی کتابیں حضرت استاذی مولوی عبد المقتدر صاحب بدایونی سے پڑھی ہیں۔ بیعت و خلافت حضرت سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہٗ نے عطا فرمائی تھی۔

ان کا عقد میری ہمشیر رضیہ بیگم مرحومہ سے ہوا تھا کوئی اولاد نہیں ہے۔

سید شاہ نور احمد صاحب کا انتقال مارہرہ میں جمعہ پچیس ربیع الآخر ۱۳۳۶ھ تیرہ سو چھتیس ہجری میں ہوا۔ درگاہ شریف میں پائین مزار اپنے والد ماجد کے ٹین کے سائبان کے نیچے دفن ہوئے۔

سید شاہ نور الحسن صاحب نے اپنی زوجۂ خاندانی کے انتقال کے بعد

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ایک غیر کفو عورت سے مسماۃ حشمت جان سے اپنا عقد کرنا بیان فرمایا۔ اس سے ایک لڑکے سید بدرالدین حسن صاحب اور دو لڑکیاں زبیدہ بیگم و مریم بیگم ہوئیں۔ زبیدہ بیگم کا عقد سہسوان میں شیخ عطوفت حسین سے ہوا تھا ان کے دو لڑکے ظفر حسین و مظفر حسین تھے۔ مظفر حسین کا ناکتخدا انتقال ہو گیا۔ ظفر حسین لاولد موجود ہیں۔ ان کا عقد فاطمہ بنت جھرو خاں سہسوانی سے ہوا ہے۔ مریم بیگم کا عقد سید مشتاق حسین ساکن گنگیری سے ہوا ہے ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہے۔

سید بدرالدین حسن صاحب کا عقد سید امیر حیدر رگور سے میاں صاحب کی لڑکی عباسی بیگم سے جو غیر کفو عورت سے تھیں ہوا تھا۔ اور ان کا لاولد انتقال جمادی الآخرہ ۱۳۳۰ھ میں سہسوان میں ہوا اور وہیں دفن ہوئے۔

سید شاہ نورالحسن صاحب کو بیعت و خلافت اپنے حضرت والد ماجد قدس سرہما سے تھی نیز حضرت سید شاہ آل رسول صاحب قدس سرہ سے بھی اجازت تھی اور اپنے والد ماجد کے وصال کے بعد وہ سجادہ نشین ہوئے تھے اور گیارہ ذیقعدہ ۱۲۹۶ھ بارہ سو چھیانوے ہجری میں مارہرہ میں انتقال فرمایا۔ اور دالان پائین گنبد درگاہ شریف کی صحنچی جانب غرب میں مزار ہے حضرت سید شاہ غلام محی الدین صاحب کے دوسرے صاحبزادہ سید شاہ نور المصطفیٰ صاحب کی ولادت تیئس رجب المرجب ۱۲۴۹ھ بارہ سو انچاس ہجری کی تھی۔ ان کو بیعت و خلافت اپنے حضرت والد ماجد سے تھی۔

ان کا عقد کلثوم فاطمہ دختر سید شاہ ظہور حسن صاحب ابن حضرت سید شاہ آل رسول صاحب سے جو حقیقی ہمشیر سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب کی تھیں ہوا تھا۔ ان کے ایک صاحبزادہ سید شاہ حاجی یوسف حسن

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

صاحب اور دو صاحبزادیاں بلقیس فاطمہ و منظور فاطمہ تھیں۔

بڑی صاحبزادی بلقیس فاطمہ جو سید شاہ حسین حمزہ صاحب کو بیاہی گئیں لاولداں کا انتقال ۲۳ ربیع الآخر یکشنبہ کا دن گزر کر شب دوشنبہ ۲۴ ربیع الآخر ۱۳۲۵ھ میں قریب نو بجے رات کے مارہرہ میں سید ایوب حسن صاحب کے مکان میں ہوا اور صحن درگاہ معلے میں پیش مکتب میاں جی صاحب متصل و ملحق مزار ابرار فاطمہ مرحومہ دفن ہوئیں۔

دوسری صاحبزادی منظور فاطمہ اس فقیر کی والدہ ماجدہ تھیں۔ ان کی اولاد کا ذکر ہو چکا ان کا وصال چھٹی ذیقعدہ ۱۳۱۴ھ تیرہ سو چودہ ہجری شب جمعہ میں سیتاپور میں ہوا۔ اور قبرستان متصل عیدگاہ میں دفن ہوئیں۔

حاجی سید شاہ یوسف حسن صاحب کی ولادت اٹھارہ شوال روز جمعہ وقت نماز صبح ۱۲۶۸ھ بارہ سو اڑسٹھ ہجری کی تھی۔ ان کو بیعت و خلافت اپنے حضرت جد امجد سید شاہ غلام محی الدین صاحب سے تھی۔ حج و زیارت روضہ منورہ نبویہ زادہا اللہ تعالیٰ شرفاً و تعظیماً سے مشرف ہوئے تھے۔

ان کا عقد حسینی بیگم دختر سید شاہ نور الحسن صاحب سے ہوا تھا۔ ان کے ایک صاحبزادہ سید ایوب حسن صاحب اور ایک صاحبزادی ریحان فاطمہ تھیں۔ جن کا عقد فقیر کے چچا سید ادریس حسن صاحب سے ہوا تھا۔ ان کے ایک لڑکا سید قمر عالم ہے۔ ان کا انتقال شب دوشنبہ ۱۷ محرم ۱۳۲۲ھ میں مارہرہ میں ہوا۔ اور برآمدہ مکتب میاں جی صاحب درگاہ شریف میں دفن ہوئیں۔ سید ایوب حسن صاحب کی ولادت بارہ ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۳ھ بارہ سو ترانوے ہجری کی ہے۔

ان کا عقد میری پھوپی امۃ الفاطمہ سے ہوا ہے ان کی بیعت حضرت سید

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

شاہ آل رسول صاحب سے ہے۔ ان کے دو لڑکے سید حبیب الحسن بشیر عالم و سید شمس الحسن آل حمزہ ظہیر عالم اور ایک لڑکی وجاہت فاطمہ تھے۔ سید بشیر عالم کی ولادت ۱۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۴ھ تیرہ سو چودہ ہجری کی تھی۔ انکا عنفوان شباب میں سہ شنبہ سوم جمادی الاول سنہ ۱۳۳۴ھ بوقت نماز صبح سیتاپور میں انتقال ہوا۔ اور وہیں سٹرک خام معرکہ کے کنارے گئوسالہ کے پاس کے تکیہ میں دفن ہوئے۔ سید ظہیر عالم کی ولادت جمعہ ۲۵ رجب سنہ ۱۳۱۹ھ کی ہے۔

ان کا عقد شوکت بانو دختر سید اسحاق حسن صاحب ابن سید خورشید علی حافظ حسن صاحب سے ہوا ہے ایک لڑکی خوردسال جمیلہ خاتون ہے۔ بشیر عالم و ظہیر عالم دونوں کو بیعت حضرت والد ماجد قبلہ سے تھی وجاہت فاطمہ کا عقد سید مسعود حسن ابن سید حامد حسن صاحب سے ہوا تھا۔ ان خاوند سے ان کے کوئی اولاد نہیں اور خاوند کا انتقال ہو گیا۔

حاجی سید یوسف حسن صاحب کا انتقال مارہرہ میں تیرہ ربیع الاول شریف سنہ ۱۲۹۴ھ بارہ سو چورانوے ہجری میں ہوا اور دالان پائیں روضہ حضرت سید شاہ آل محمد صاحب قدس سرہ میں دفن ہوئے۔ سید شاہ نور المصطفیٰ صاحب کا وصال انتیس ذیقعدہ چہارشنبہ سنہ ۱۲۷۳ھ بارہ سو تہتر ہجری میں فتنہ ۱۸۵۷ء کے زمانہ میں لکھنؤ میں ہوا۔ حافظ فقیر محمد خاں کے متصل لاٹ کلن کے جانب جنوب جو تکیہ ہے وہاں دفن ہوئے۔ حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم قدس سرہ کا وصال پانچویں شعبان سنہ ۱۲۸۶ھ بارہ سو چھیاسی ہجری روز چہارشنبہ قریب طلوع آفتاب لکھنؤ میں ہوا۔ وہاں سے حسب وصیت مارہرہ میں جنازہ لا کر درگاہ شریف میں دالان پائیں گنبد کی صحنچی جانب شرق میں دفن کیا۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے میاں صاحب قدس سرہ کی بڑی صاجزادی عترت فاطمہ کی شادی سید انوار حسین ابن سید ارشاد حسین ابن سید غلام شاہ حسین سے ہوئی۔ جو لاولد فوت ہوئیں۔

دوسری صاجزادی بتول فاطمہ کی شادی سید غلام مخدوم[ے] سے جو حضرت سید طیب ابن حضرت میر عبدالواحد بلگرامی کی اولاد سے تھے ہوئی۔ ان کے چار بیٹے سید غلام دستگیر و خورشید علی حافظ حسن و سید سرور علی و سید امیر حیدر گورے میاں اور چھ لڑکیاں شاہ فاطمہ منکوحہ سید حشمت علی بن سید رفیق علی و آمان فاطمہ منکوحہ سید ہدایت علی بن سید رفیق علی مذکور و مبارک فاطمہ منکوحہ سید احمد حسن ترمذی ساکن باڑی و احسان فاطمہ منکوحہ کلو میاں بن سید گھیسا میاں و ظہور فاطمہ منکوحہ سید امیر حسن بن سید امداد حسین ساکن باڑی و مقبول فاطمہ منکوحہ سید محمد اکبر بن سید محمد حسین بن سید غلام اخی تھیں۔ ان لڑکیوں کی اولاد ضلع گونڈہ باڑی بلگرام آرہ کوات وغیرہ میں ہے جس کی تفصیل مجھے معلوم نہیں ہے۔ سید غلام دستگیر ناکتخدا سفر کو گئے اور لاپتہ ہو گئے۔

سید خورشید علی حافظ حسن صاحب کے تین عقد ہوئے۔ دو عقد یکے بعد دیگرے حضرت سید شاہ اولاد رسول صاحب کی صاجزادیوں انصار فاطمہ و ظہور فاطمہ سے ہوئے۔ مگر ان دونوں سے کوئی اولاد نہیں رہی۔ تیسرا عقد ان کا ان کے خالہ زاد بھائی سید حسن صاحب باڑوی کی لڑکی اولاد فاطمہ سے ہوا۔ اس عقد

ے ان کا شجرہ ہم سے اس طرح ملتا ہے۔ سید غلام مخدوم ابن سید غلام اخی کالے میاں بن میر سیف الدین بن سید محمد حافظ بن شاہ نعمت اللہ بن سید شاہ زاہد بن سید عبدالواحد ثانی بن سید طیب قدس سرہ بن حضرت میر سید شاہ عبدالواحد اکبر شاہدی بلگرامی جد سادات سلطرہ بلگرام و مارہرہ۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سے ایک پسر سید اسحاق حسن صاحب تھے جن کا انتقال بمبئی میں شب شنبہ
۱۹ ربیع الآخر ۱۳۴۱ھ میں ہوا قبرستان چھوٹے سوناپور میں دفن ہوئے اور بتول
فاطمہ مختصر بیگم دختر جو بقید حیات ہیں ان کا عقد مصطفےٰ حیدر ولد احمد حسن ترمذی سے
ہوا خاوند کا انتقال ہو گیا ان کے ایک لڑکا محمد اختر ہے ۔ اور سید اسحاق حسن صاحب
کا عقد اول سید شاہ ابوالحسن میر صاحب کی لڑکی امتیاز فاطمہ سے ہوا ۔ جن کا
لاولد انتقال ہوا ۔ اور درگاہ شریف میں دفن ہوئیں ۔

دوسرا عقد ان کا سید شاہ محمد عسکری صاحب کی لڑکی رابعہ بیگم سے ہوا ۔
اس عقد سے ان کے ایک لڑکا فاروق حسن ہے جو ابھی نا کتخدا ہے ۔ اور دو لڑکیاں
شوکت فاطمہ و بتول فاطمہ ہیں ۔ شوکت فاطمہ کا عقد سید ظہیر عالم بن سید ایوب
حسن صاحب سے اور بتول فاطمہ کا عقد سید آل حبیب ولد ظہور حیدر صاحب
سے ہوا ہے ۔ دونوں صاحب اولاد ہیں جن کا ذکر خاوندوں کے ذکر میں آئے گا
سید سردار علی صاحب کا عقد بنت فاطمہ بنت سید دلدار حیدر
صاحب سے ہوا تھا ۔ ان کے تین لڑکے حکیم سید آل حسین صاحب و سید علی حسین
صاحب و سید محمد یعقوب حسن صاحب تھے ۔ حکیم سید آل حسین صاحب کا
عقد اول سید شاہ محمد جعفر صاحب کی بڑی صاحبزادی آرزو بیگم سے ہوا تھا ۔
اس عقد سے ان کے ایک لڑکا سید آل احمد تھا جس کا بوقت نماز مغرب ۲۶
ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ روز پنجشنبہ مارہرہ میں انتقال ہو گیا ۔ اور درگاہ حضرت شاہ
برکت اللہ میں مکتب میانجی صاحب کے سامنے صحن میں مدفون ہے ۔ اور سید
آل حسین صاحب کا بھی ۹ جمادی الاولی جمعہ ۱۳۴۱ھ مارہرہ میں انتقال ہوا ۔
اور درگاہ شاہ برکت اللہ میں صحن پیش مکتب میانجی صاحب میں دفن ہوئے ۔
سید علی حسین صاحب کا عقد اول سید شاہ نور الحسن صاحب کی منجھلی

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

صاحبزادی ممتاز فاطمہ شہزادی بیگم سے ہوا تھا۔ اس زوجہ کا لاولد انتقال ہو گیا اور جنۃ البقیع مدینہ منورہ میں مدفون ہے۔ اور عقد ثانی بلگرام میں سید محمد زاہد صاحب پیرزادہ کی صاحبزادی ظہور فاطمہ عرف بٹیا سے ہوا۔ مگر اس عقد سے بھی کوئی اولاد نہیں اور سید علی حسین صاحب کا انتقال مارہرہ میں شب یکشنبہ ۲۹ محرم الحرام ۱۳۳۵ھ میں ہو گیا۔ اور بڑی درگاہ حضرت شاہ عبد الجلیل میں دفن ہوئے۔ سید یعقوب حسن صاحب کا عقد اول سید شاہ محمد جعفر صاحب کی صاحبزادی فرحت فاطمہ عاجزی بیگم سے ہوا۔ اس زوجہ کا لاولد انتقال ہو گیا، کچھوچھہ شریف میں دفن ہوئیں۔

دوسرا عقد سید شاہ محمد عسکری صاحب کی صاحبزادی قدسیہ بیگم مرحومہ سے ہوا تھا۔ اس کا بھی لاولد انتقال ہوا۔ درگاہ شریف میں دفن ہوئیں۔

ان کا تیسرا عقد رابعہ بیگم دختر سید شاہ محمد عسکری صاحب سے ہوا۔ اس عقد کے بعد اب چوتھا عقد غیر برادری میں میر داور علی صاحب تحصیلدار سابق کی پوتی مقبول حسین صاحب کی بیٹی آسیہ سے ہوا ہے۔ اس عقد سے دو لڑکیاں اقبال فاطمہ و اکرام فاطمہ اور ایک لڑکا تمنا میاں انوار حسین نا کتخدا ہیں۔ انوار حسین کی ولادت ۴ شعبان ۱۳۴۴ھ کی ہے۔

سید امیر حیدر گورے میاں صاحب کا عقد سید بندہ علی صاحب ابن سید غلام شاہ حسین صاحب کی لڑکی بنت فاطمہ سے ہوا۔ ان سے دو بیٹے سید ابن حسن صاحب اور سید ابن حسین صاحب عرف فضل حسین صاحب اور دو لڑکیاں اختر فاطمہ و دختر فاطمہ تھیں۔ بڑی لڑکی اختر فاطمہ کا عقد سید شاہ محمد باقر صاحب سے ہوا جن کی اولاد کا ذکر گزر چکا۔ اور چھوٹی بیٹی دختر فاطمہ کا عقد اپنی پھوپھی کے لڑکے سید محمد ابراہیم بن سید امیر حسن بن سید امداد حسین بن سید غلام

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

شاہ حسین صاحب سے مارہرہ میں ہوا تھا جو لاولد فوت ہو گئیں۔

سید ابن حسن صاحب کا عقد بیگم جان دختر سید احمد حسن صاحب ترمذی سے جو اُن کے پھوپھا بھی تھے ہوا تھا ان کے تین صاحبزادے سید محمد یونس حسن رجن کا انتقال دوشنبہ ۹ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ میں مارہرہ میں ہوا۔ سید محمد محسن اور سید محمد احسن تھے۔ سید محمد یونس حسن کا عقد اول اپنے چچا سید فضل حسین صاحب کی لڑکی عائشہ بیگم سے ہوا تھا۔ اس سے کوئی اولاد نہیں۔

دوسرا عقد دلدار فاطمہ بنت سید ظہور حیدر صاحب سے ہوا اس زوجہ سے ان کے تین لڑکے سید غلام مخدوم و سید معین الدین حسن و سید محمد اور چار لڑکیاں منور بانو و مشرف بانو و عرشیہ بیگم و ہاشمی ہیں۔ منور بانو کا عقد سید پیر برکات ابن سید شاہ ابوالحسن میر صاحب سے ہوا ہے۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے باقی لڑکے اور لڑکیاں ناکتخدا ہیں۔ سید محمد محسن کے غیر کفو عورت سے دو لڑکے مہدی علی و صادق علی اور دو لڑکیاں ہیں جن میں سے ایک کا نام کوثر بانو ہے۔ سید محمد احسن کا عقد اپنے چچا کی لڑکی امانت فاطمہ سے جو غیر برادری کی زوجہ سے ہے ہوا ہے۔ تین لڑکے سید ابن محمد و سید نبی محمد و سید ریاض الحسن اور دو لڑکیاں حسن بانو و ریاض فاطمہ خورد سال ہیں۔ سید ابن حسن صاحب کا دوسری ربیع الاول شریف ۱۳۲۷ھ تیرہ سو ستائیس ہجری میں مارہرہ میں انتقال ہوا۔ درگاہ بڑے پیر میں مدفون ہیں۔ ان کی تاریخ وفات والد ماجد قبلہ نے یہ فرمائی ہے بشد راہی خلد ابن حسن۔ بیگم جان کا بھی انتقال علی گڑھ میں ہوا وہیں دفن ہوئیں۔

سید ابن حسین صاحب کا عقد اول برادری میں محمدی بیگم بنت میاں جان سے ہوا۔ ان سے ایک لڑکی عائشہ بیگم زوجہ اول سید یونس حسن صاحب

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تھیں۔ دوسرا عقد شاہ آباد ضلع ہردوئی میں سید حامد علی کی لڑکی مطلوبن سے کیا۔ اس سے دو لڑکیاں امانت فاطمہ و دیانت فاطمہ تھیں۔ چھوٹی لڑکی دیانت فاطمہ کا ناکتخدا انتقال ہو گیا۔ امانت فاطمہ کا عقد سید محمد احسن سے ہوا صاحب اولاد ہیں۔

سید امیر حیدر گورے میاں صاحب نے بعد انتقال زوجہ اولیٰ ایک عقد غیر کفو میں لطیف النساء عرف پٹھانی بنت بدھا خاں ساکن کرسیلی ضلع ہردوئی سے کیا۔ ان سے دو بیٹے سید محمد زکریا و سید محمد عبدالقیوم اور پانچ بیٹیاں عباسی بیگم و بسم اللہ بیگم و چشتیہ بیگم و قادری بیگم و زہرہ تھیں۔ سید محمد زکریا کا عقد نظام پور ضلع ہردوئی میں اپنے ماموں نجیب خاں صاحب کی لڑکی رضیہ بیگم سے ہوا۔ ان کے دو لڑکیاں جعفری بیگم و کنیز فاطمہ تھیں۔ جعفری بیگم کا عقد شیخ خلیل الدین ساکن محلہ ملوک پور ضلع بریلی ولد سراج الدین سے ہوا تھا ان کا انتقال ہو گیا ایک لڑکا حفیظ الدین چھوڑا ہے۔

دوسری لڑکی سید محمد برکات سرکار خورد کے عقد میں ہے جس کے ایک لڑکی امیر فاطمہ خورد سال ہے۔ سید محمد عبدالقیوم کا عقد اول دختر سید محمد زاہد صاحب بلگرامی سے ہوا تھا جس سے ایک لڑکی مسرت فاطمہ ہے۔ ان بی بی کے انتقال کے بعد دوسرا عقد جھانسی میں خاندان شیوخ میں کیا ہے اس عقد سے ایک لڑکی عشرت فاطمہ اور ایک لڑکا وصی حیدر ہے۔ عباسی بیگم لاولد زندہ ہیں بسم اللہ بیگم کا عقد شیخ تودد حسین بن فضل حسین ساکن سہسوان ضلع بدایوں سے ہوا۔ ان کے ایک لڑکا رجب علی اور دو لڑکیاں خدیجہ بیگم و شافیہ بیگم ہیں۔ چشتیہ بیگم کا عقد سید عبدالرحیم بلگرامی سے ہوا۔ ان کے چھ لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ اور قادری بیگم کا عقد سید امجد علی ساکن ککھا ضلع اٹاوہ سے ہوا تھا۔ ان کے تین لڑکے

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اور تین لڑکیاں ہیں جن میں سے ایک لڑکے کا نام احسان علی اور ایک کا عثمان علی ہے اور ایک لڑکی کا نام نادری بیگم اور ایک کا شادری بیگم ہے۔ زہرہ کا عقد شیخ امان اللہ ساکن اہیڑی پور ضلع اٹاوہ سے ہوا ہے۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔ سید خورشید علی حافظ حسن صاحب کا انتقال موضع ایراچہ کا پار ضلع کھیری میں ہوا۔ اور جنازہ لاکر قبرستان عیدگاہ سیتاپور میں دفن ہوئے۔ سید سرور علی صاحب کا انتقال مارہرہ میں ہوا اور بڑی درگاہ میں دفن ہوئے۔ سید امیر حیدر گورے میاں صاحب کا انتقال شاہ آباد ضلع ہردوئی میں ۲۲ شعبان ۱۳۱۸ھ میں ہوا اور باڑی میں دفن ہوئے۔ سید خورشید علی حافظ حسن صاحب کو بیعت حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے صاحب سے اور سید سرور علی صاحب اور سید امیر حیدر گورے میاں صاحب اور سید ابن حسن صاحب اور سید تفضل حسین صاحب کو بیعت حضرت سید شاہ آل رسول صاحب سے اور حکیم سید آل حسین صاحب کو بیعت حضرت جدی سید شاہ محمد صادق صاحب سے اور علی حسین صاحب کو حضرت سید شاہ نور الحسن صاحب سے بیعت تھی حضرت ستھرے صاحب کی چوتھی صاحبزادی جمال فاطمہ کا عقد سید ولدار حیدر صاحب ابن سید منتجب حسین صاحب بلگرامی سے ہوا۔ ان کے دو بیٹے سید محمد حیدر صاحب اور سید حسین ذوالفقار حیدر صاحب اور چار لڑکیاں اکرام فاطمہ کا عقد سید ظہور حسن صاحب ابن سید شاہ آل رسول صاحب سے ہوا جن کی اولاد کا ذکر ہو چکا۔ بنت فاطمہ کا عقد سید سرور علی صاحب سے اور حیات فاطمہ کا عقد سید شاہ نور الحسن صاحب ابن حضرت سید شاہ غلام محی الدین صاحب سے اور دیانت فاطمہ کا عقد سید شاہ محمد جعفر صاحب ابن حضرت سید شاہ اولاد رسول صاحب سے ہوا تھا۔ جن سب کی اولاد کا ذکر ہو چکا۔ ان چاروں صاحبزادیوں کا انتقال ہو گیا۔ پہلی ماہ میں تیسری

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اور چوتھی کا ماہرہ میں اور دوسری کا بندر ینبوع اور مدینہ منورہ کی راہ میں مدفن ہے۔

سید محمد حیدر صاحب کا عقد سید شاہ آل رسول صاحب کی چھوٹی صاحبزادی رحمت فاطمہ سے ہوا۔ ان کے دو بیٹے سید حسین حیدر صاحب و سید ظہور حیدر صاحب اور دو بیٹیاں فضل فاطمہ جانی بیگم و الطاف فاطمہ تھیں۔ بڑی صاحبزادی سید شاہ ابوالحسن میر صاحب کے عقد میں تھیں جن کی اولاد کا حال گزر چکا۔ ان کا انتقال مارہرہ میں ہوا اور درگاہ شریف میں مدفن ہے۔

الطاف فاطمہ کا عقد سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب سے ہوا تھا یہ لاولد زندہ ہیں۔ سید حسین حیدر صاحب کا عقد میری منجھلی پھوپھی ابرار بیگم طفیل فاطمہ سے ہوا تھا۔ ان کے ایک صاحبزادہ سید حیات النبی آل عبا بشیر حیدر ہیں۔ ان کا عقد میری چھوٹی بہن اکرام فاطمہ شہر بانو بیگم سے ہوا ہے۔ ان کے بفضلہ تعالے سید آل مصطفےٰ اولاد حیدر سید میاں اور سید مصطفےٰ حیدر حسن میاں اور دو لڑکیاں عائشہ خاتون امۃ الحی و زاہدہ خاتون فاطمہ صغریٰ خورد سال ہیں۔ سید آل مصطفےٰ سلمہ کی ولادت شب یکشنبہ دہم شعبان المعظم ۱۳۴۵ھ کی ہے۔ سید ظہور حیدر صاحب کا عقد سید شاہ محمد باقر صاحب کی بڑی صاحبزادی انیس فاطمہ سے ہوا۔ ان کے تین لڑکے سید محمد تقی و سید آل حبیب و سید سعادت علی اور تین لڑکیاں دلدار فاطمہ و خدیجہ فاطمہ و رفعت فاطمہ تھیں۔ محمد تقی کا عقد اچھی بیگم بنت مقبول حسین بھانجی حقیقی زوجہ ثالثہ سید حامد حسین صاحب سے ہوا تھا۔ اولاد ہوئی مگر اس وقت کوئی زندہ نہیں۔

سید آل حبیب کا عقد بتول فاطمہ دختر خورد سید اسحاق حسن صاحب سے ہوا تھا۔ ان کے ایک لڑکی محب فاطمہ قیصر جہاں خورد سال ہے۔ بتول فاطمہ کے ابھی رمضان یا شوال ۱۳۴۵ھ میں ایک اور لڑکی مقبول فاطمہ بھی پیدا ہوئی ہے۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سعادت علی تا کتخدا ہیں۔ دلدار فاطمہ کی اولاد کا ذکر اُن کے خاوند سید یونس حسن صاحب کے ذکر میں ہو چکا۔ خدیجہ فاطمہ کا عقد سید فخر الحسن بلگرامی سے ہوا تھا۔ مگر لاولد انتقال کر گئیں۔ رفعت فاطمہ کا عقد سید مصطفیٰ حسین ابن سید علی حسین بلگرامی سے ہوا تھا۔ اولاد ہوئی مگر اب زندہ نہیں ہے۔ سید حسین صاحب کا عقد محب فاطمہ دختر حضرت سید شاہ اولاد رسول صاحب سے ہوا تھا اولاد کا حال گزر چکا۔

سید محمد حیدر صاحب اور سید حسین حیدر صاحب و سید ظہور حیدر صاحب کو بیعت حضرت سید شاہ آل رسول صاحب قدس سرہٗ سے تھی۔ سید آل عبا صاحب کو بیعت حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب سے ہے۔ سید دلدار حیدر صاحب و سید محمد حیدر صاحب و سید حسین صاحب کا انتقال مارہرہ میں ہوا۔ درگاہ شریف میں بیرون قبہ بالین مزار حضرت صاحب البرکات قدس سرہٗ جو چبوترے مزارات کے بنا دیے گئے ہیں اُن میں مدفون ہے۔ اور سید ظہور حیدر صاحب کا بھی انتقال پنجشنبہ ۱۸ر شوال المکرم ۱۳۲۲ھ کو مارہرہ میں ہوا۔ درگاہ شریف میں صحن پیش مکتب میاں جی صاحب میں مدفون ہے۔ حضرت ستھرے میاں صاحب کی تیسری صاحبزادی آل فاطمہ کا عقد سید امیر علی ابن سید امداد حسین ابن سید قاضی غلام شاہ حسین باڑی سے ہوا۔ ان سے ایک پسر سید حسن صاحب اور ایک بیٹی تفضل فاطمہ تھیں۔ سید حسن کا عقد ولایت فاطمہ دختر سید مظہر حسین بن سید امیر علی مذکور سے ہوا ان سے ایک پسر سید محمد باقر اور تین لڑکیاں اولاد محا فاطمہ اور امیر بیگم و احمدی بیگم ہوئیں۔ محمد باقر کا عقد اختر فاطمہ دختر چودھری محمد بن سید محمد سعید سے ہوا ان کے ایک پسر سید غلام شاہ حسین اور ایک لڑکی عنایت فاطمہ تھیں۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ان کی نسل بے مجھے معلوم نہیں ۔ اولاد فاطمہ سید خورشید علی حافظ حسن صاحب مارہرہ سے بیاہی گئیں ۔ جن کی اولاد کا حال گزر چکا ۔ امیر بیگم کا عقد سید محمد رضا ابن سید علی محمد ابن سید محمد سعید سے ہوا اور دو لڑکے ہوئے اور راحمدی بیگم کا عقد سید باقر علی بن سید وزیر علی سلاہڑدی حیدر آبادی سے ہوا تھا حضرت ستھرے صاحب کی پانچویں صاحبزادی خیریت فاطمہ کا عقد سید بہیر علی ابن سید امیر علی بن سید محمد احسن بن سید محمد رضا بن سید امان اللہ بہتہ سے ہوا تھا ۔ ان کے صرف ایک صاحبزادہ حاجی حافظ سید عبداللہ صاحب نہایت متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے ۔ ان کا عقد حضرت سید شاہ اولاد رسول صاحب کی منجھلی صاحبزادی سے ہوا تھا ۔ ان کا لاولد انتقال مارہرہ میں دوسری رجب ۱۲۹۴ھ بارہ سو چورانوے ہجری میں ہوا ۔ سہ دری پائین مزار حضرت سید شاہ آل محمد قدس سرہ میں دفن ہوئے ۔

سرکار خورد
حضرت سید شاہ نجات اللہ الملقب بہ شاہ میاں قدس سرہ

آپ چھوٹے صاحبزادہ حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہ کے تھے ۔
آپ کی ولادت بلگرام میں ۱۱۱۷ھ گیارہ سو سترہ ہجری میں ہوئی تعلیم و تربیت اپنے والد ماجد سے پائی ۔ اور بیعت بھی اپنے والد ماجد سے تھی جرقۂ خلافت کا بڑے بھائی حضرت سید شاہ آل محمد صاحب نے پہنایا ۔ بعد وصال اپنے والد ماجد کے اپنے برادر معظم کی خوشی سے سجادہ نشین بھی ہوئے ۔ اپنی

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سرکار علیحدہ بنائی۔ اُس میں مسجد و خانقاہ بھی بنائی۔ حضرت کا عقد سید لطف اللہ ابن سید کافی کی تیسری لڑکی سے ہوا جس سے آپ کے دو صاحبزادے سید شاہ سید امام عرف شاہ گدا صاحب اور سید شاہ مقبول عالم عرف شاہ سوندھا صاحب اور ایک صاحبزادی بوبو صاحب ہوئیں۔ جو اپنے بڑے چچا کے صاحبزادہ شاہ حقانی صاحب سے نامزد تھیں۔ مگر عقد کی نوبت نہیں آئی اور سن رسیدہ ہو کر انتقال کیا۔

حضرت سید شاہ نجات اللہ صاحب کا وصال صلخ شوال سنہ ۱۱۹۰ھ گیارہ سو نوے ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔ اور روضۂ سید شاہ آل محمد قدس سرہ میں اپنے بڑے بھائی کے پہلو میں دفن ہوئے۔ آپ کے بعد بموجب رسم خاندان و بزرگان بلگرام آپ کے دونوں صاحبزادے خاندانی بی بی والے آپ کی جگہ سجادہ نشین ہو کر مالک و قابض و متولی کل جائداد موقوفہ و غیر موقوفہ ہوئے۔ صرف ایک گاؤں قاضی کھیڑہ واسطے گزارہ اولاد حرم ہائے مختلفہ دیا گیا۔ جو اب تک کچھ اُن کی اولاد کے قبضہ میں ہے اور کچھ ابد کے لوگوں نے فروخت کر ڈالا ہے۔ بادشاہ عالی گہر شاہ عالم بادشاہ دہلی نے اپنے فرمان اور فرمان ہائے نواب آصف الدولہ والی لکھنؤ کے ذریعہ سے جیسے بڑی سرکار میں دیہات نذر کئے تھے اسی طرح سرکار خورد میں تتارپور و ضلع پور و ملک کورامئی بعینہٖ جاگیر خانقاہی اور ننگلا کسیا و تردد پور و ضلع پور بعینہٖ جاگیر آل طمغا اولاد بی بی خاندانی کو اور تتارپور اولاد حرم ہائے مختلفہ کو نذر کئے۔ جن میں سے زمینداریاں تو سب کی تلف ہو گئیں۔ اور حقوق معافی بھی بعض کے ضبطی گورنمنٹ میں آ گئے اور بعض کے فروخت ہو گئے۔ اور بعض کے موجود ہیں۔ حضرت سید شاہ سید امام عرف شاہ گدا بڑے صاحبزادہ حضرت شاہ نجات اللہ

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

صاحب کے زوجہ خاندانی سے تھے۔ آپ کی ولادت ۱۱۳۸ھ گیارہ سو اڑتیس ہجری کی تھی۔ آپ کا عقد دختر سید عظیم الدین ابن سید نجابت ابن سید عبداللہ سے ہوا۔ اور دو صاحبزادے سید شاہ برکات بخش بھکاری صاحب و سید شاہ نجات بخش فقیر صاحب پیدا ہوئے۔ وفات شریف آپ کی بارہ محرم ۱۲۰۵ھ بارہ سو پانچ ہجری میں مارہرہ میں ہوئی۔ دالان شمالی گنبد درگاہ شریف میں دفن ہوئے سید شاہ برکات بخش بھکاری صاحب کی ولادت ۱۱۷۰ھ گیارہ سو ستر ہجری کی اور وصال ۱۸۔ رجب پنجشنبہ ۱۲۵۳ھ بارہ سو ترپن ہجری میں ہے۔ مارہرہ میں دالان بالین گنبد درگاہ شریف کی صحنچی جانب شرق میں دفن ہوئے۔ اپنے والد ماجد کے بعد سجادہ نشین ہوئے تھے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ عقد اول اپنے چچا کی صاحبزادی سے اور دوسرا عقد دختر سید فرخ فال بلگرامی سے ہوا۔ مگر اولاد دونوں سے نہیں ہوئی۔ سید نجات بخش فقیر صاحب کی ولادت ۱۱۷۳ھ گیارہ سو تہتر ہجری کی اور وصال آپ کا چودہ جمادی الاول ۱۲۳۹ھ بارہ سو انتالیس ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔ بالین درگاہ شریف بیرون گنبد چبوترہ پر آپ کا مدفن ہے۔

آپ کا عقد دختر حکیم سید محمد احسن ابن سید احمد اللہ پسر پنجم سید عبداللہ سے ہوا۔ آپ کے ایک صاحبزادہ سید محمد امیر عرف امیر صاحب اور تین لڑکیاں تھیں۔ جن میں سے پہلی کا عقد سید شاہ صاحب عالم صاحب سرکار خورد سے اور دوسری کا سید آل امام جمامیاں صاحب سرکار کلاں باغ پختہ سے اور تیسری کا سید محمد عرف امامی بن سید علی متقی پسر کلاں سید محمد محسن سے ہوا تھا۔ سید شاہ محمد امیر صاحب کی ولادت ۱۲۱۴ھ بارہ سو چودہ ہجری کی اور انتقال آپ کا چوتھی ربیع الآخر شریف ۱۲۹۰ھ بارہ سو نوے ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سہ دالان بالمقابل گنبد درگاہ شریف تک اپنے جد شاہ گدا صاحب کے مزار سے ملحق و ملصق دفن ہوئے۔

آپ کا عقد عنایت فاطمہ دختر سوم سید بندہ علی پسر چہارم سید خورشید علی کوڑائی سے ہوا۔ آپ کے دو صاحبزادے سید شاہ محمد حسن صاحب و سید شاہ برکات حسن صاحب اور دو لڑکیاں تھیں۔ جن میں سے بڑی لڑکی امیر زادی بیگم عرف خانم کا عقد سید شاہ عالم صاحب سرکار خورد سے اور چھوٹی عزیز جان کا سید آل محمد پسر سوم جما میاں صاحب باغ پختہ سے ہوا تھا۔ دونوں لڑکیوں کا لاولد انتقال ہو گیا۔ سید شاہ محمد امیر صاحب اپنے چچا کے بعد سجادہ نشین ہوئے تھے۔ سید شاہ محمد حسن صاحب کی ولادت ۱۴ جمادی الآخر ۱۲۴۷ھ بارہ سو سینتالیس ہجری کی اور وفات دسویں ذی الحجہ ۱۳۰۴ھ تیرہ سو چار ہجری کو تھی۔ مدفن جانب غرب دالان گنبد درگاہ شریف میں ہے۔

آپ کا عقد وارث فاطمہ دختر سید محمد کاظم ابن سید مولا کاظم پسر اول سید تبارک حسین سے ہوا تھا۔ آپ کے ایک صاحبزادے سید شاہ مجتبیٰ حسن صاحب کی ولادت ۲۲ ذی الحجہ ۱۲۷۰ھ بارہ سو ستر ہجری کی تھی۔ انتقال ۱۹ ربیع الاول شریف روز شنبہ ۱۳۱۱ھ تیرہ سو گیارہ ہجری میں بمقام بمبئی ہوا اور بمبئی کے قبرستان سونا پور میں دفن ہوئے۔

آپ کا عقد سید ابو القاسم ابن جما میاں صاحب کی دختر سے ہوا تھا۔ آپ حج و زیارت مدینہ شریف سے مشرف ہو کر بمبئی واپس آئے تھے کہ انتقال ہو گیا۔ آپ اپنے والد کے بعد سجادہ نشین ہوئے تھے۔ آپ کے ایک صاحبزادے سید علی احسن شاہ میاں صاحب ہیں جن کی ولادت بائیسویں شوال ۱۲۹۳ھ بارہ سو ترانوے ہجری کی ہے۔ بعد اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین ہوئے۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہیں۔

آپ کا عقد دختر دوم سید عبدالجلیل ابن سید ابن امام باغ پختہ سے ہوا ہے۔ اس عقد سے چار لڑکے سید محمد احسن پیارے صاحب سید سعید احسن وسید انعام احسن فقیر صاحب و سید احسن سید صاحب اور ایک لڑکی انعام فاطمہ عرف امانی بیگم۔ دوسرا عقد آپ نے اپنا مسماۃ عظیمن سے جو مسمی سلیم نومسلم کی لڑکی ہے اُس سے کرنا بیان کیا۔ اس سے ایک لڑکا رفیق احسن ہے۔
سید محمد احسن پیارے صاحب کا عقد سید آل حسین عرف پچّے میاں پسر خورد سید محمد مرتضیٰ صاحب بن سید مصطفیٰ علی صاحب بن سید بہادر علی صاحب ساکن کوات کی دختر کلاں سے ہوا ہے اس عقد سے دو لڑکیاں بڑی وراثت علی فاطمہ عرف عطیہ بی بی جس کا دوسرا نام اکبر فاطمہ عرف احسن نظری بھی ہے اور تصدق فاطمہ خورد سال ہیں۔

سید آل حسین عرف برکات حسین صاحب کی ولادت ۲۹ ذیقعدہ ۱۲۵۱ھ بارہ سو اکیاون ہجری کی تھی اور انتقال سترہ جمادی الآخرہ ۱۳۲۴ھ تیرہ سو چوبیس ہجری کو ہوا۔ درگاہ شریف میں اپنے بڑے بھائی سید محمد حسن صاحب کے ہم پہلو مدفون ہے۔

آپ کا عقد تصدق فاطمہ نواسی حقیقی حضرت صاحب عالم صاحب دختر سید احمد ابن سید غلام یحییٰ ابن سید بندہ علی سے ہوا تھا اس سے ایک لڑکا سید مرتضیٰ حسن ۱۲۷۸ھ میں پیدا ہوا جس کا تیرہ صفر ۱۲۹۶ھ بارہ سو چھیانوے ہجری میں بعالم شباب انتقال ہو گیا۔ اندر دالان غربی گنبد درگاہ شریف میں دفن ہوا۔ آخر عمر میں آپ کے ایک غیر کفو عورت مسماۃ ہمیشہ بہار سے تین لڑکے عطا برکات محمد برکات احمد برکات اور ایک لڑکی نزہت جہاں عرف شریفن

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اور مسماۃ رونما سے ایک لڑکی قریب النسا اپنی طرف منسوب کرتے تھے۔ ان دونوں لڑکیوں کا عقد یکے بعد دیگرے عبدالوہاب ابن سید نور عالم صاحب سے ہوا۔ جن میں سے بڑی لڑکی قریب النسار کا انتقال ہوگیا ہے۔ ان دونوں کی اولاد کا ذکر سید عبدالوہاب کے ذکر میں آئے گا۔

عطا برکات کا عقد زینت جہاں دختر سید نور عالم صاحب سے جو انکی زن غیر کفو سے تھی ہوا۔ اس سے ایک لڑکا اولاد برکات اور ایک لڑکی برکت جہاں ہے۔

محمد برکات کا عقد کنیز فاطمہ دختر سید محمد زکریا ابن سید شاہ امیر حیدر گوئے میاں صاحب سرکار کلاں سے ہوا ہے۔ ایک لڑکی امیر فاطمہ ہے۔ احمد برکات کا عقد کنیز بانو دختر دوم سید حید حسن سے بمقام اورنگ آباد دکن ہوا ایک لڑکا خورد سال ہے۔

حضرت سید شاہ مقبول عالم عرف شاہ سندھا خلف دوم حضرت سید شاہ نجات اللہ قدس سرہما کی ولادت سنہ ۱۱۴۰ھ گیارہ سو چالیس ہجری کی اور وصال انیسویں ۱۹ شعبان سنہ ۱۲۱۳ھ بارہ سو تیرہ ہجری میں ہوا۔ آپ کا عقد دختر سوم سید محمد یحییٰ ابن سید محب اللہ سے ہوا۔ جن سے ایک صاحبزادے سید مخدوم عالم پیارے صاحب اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئیں جو جھکاری صاحب کو بیاہی گئیں اور لاولد فوت ہوئیں۔ آپ بھی اپنے والد کے سجادہ نشین تھے۔ دالان بالین گنبد درگاہ شریف میں دفن ہوئے۔ حضرت سید مخدوم عالم شاہ پیارے صاحب کی ولادت سنہ ۱۱۷۵ھ گیارہ سو پچھتر ہجری کو ہوئی۔ مدفن اپکا دالان بالین گنبد درگاہ شریف کی صحنچی غربی ہے۔

آپ کا عقد دختر کلاں سید خورشید علی ابن سید محمد یحییٰ ابن سید محب اللہ

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سے ہوا۔ آپ کے دو پسر سید سلطان عالم و سید صاحب عالم اور تین لڑکیاں تھیں۔ بڑی لڑکی سید امامی ابن سید افتخار علی ابن سید خورشید علی سے اور دوسری امجاد فاطمہ سید غلام یحیٰی ابن سید بندہ علی ابن سید خورشید علی سے اور تیسری سید غلام رضا ابن سید تبارک حسین ابن سید نور الحسن اعظم سے بیاہی گئیں۔ آپ اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین تھے۔ سید سلطان عالم عرف شہزادے صاحب کی ولادت ۱۲۰۵ھ بارہ سو پانچ ہجری کی اور انتقال شب نہم شعبان ۱۲۵۳ھ بارہ سو ترپن ہجری میں ہوا۔ یہ جعفری مذہب تھے۔ جو غالباً شیعوں کی کوئی شاخ ہے۔ دالان بالین گنبد درگاہ شریف میں ملحق مزار اپنے جدامجد شاہ سوندھا کے دفن ہوئے۔

ان کا عقد خیرات فاطمہ دختر دوم سید تبارک حسین ابن سید نور الحسن اعظم سے ہوا تھا۔ کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ یہ بھی اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین تھے۔ سید شاہ مولوی صاحب عالم صاحب کی ولادت ۲۶ ربیع الآخر ۱۲۱۱ھ بارہ سو گیارہ ہجری کی تھی۔ اور انتقال جمعہ دوسری محرم الحرام ۱۲۸۸ھ بارہ سو اٹھاسی ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔ گنبد درگاہ معلیٰ میں جانب غرب دفن ہوئے۔

آپ کا عقد دختر حضرت سید فقیر صاحب ابن حضرت شاہ گدا صاحب سے ہوا۔ تین صاحبزادے شاہ سید عالم صاحب و سید شاہ عالم صاحب و سید مقبول عالم صاحب اور چار لڑکیاں تھیں۔ بڑی لڑکی کا عقد سید احمد ابن سید غلام یحیٰی ابن سید بندہ علی سے ہوا۔ اور دوسری کا سید غلام رضا ابن سید تبارک حسین سے اور تیسری کا سید محمد تقی خاں ولد دوم سید شاہ آل حسین سچے میاں سے اور چوتھی کا سید ابن امام ابن جامیاں صاحب سے ہوا۔ آپ اپنے بھائی کے بعد سجادہ نشین ہوئے تھے۔ سید شاہ سید عالم صاحب کی ولادت ۱۲۳۵ھ بارہ سو پینتیس ہجری کی تھی۔ اور وفات دوسری محرم الحرام ۱۳۰۲ھ تیرہ سو دو ہجری میں مارہرہ میں ہوئی۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مدفن آپ کا دالان غربی گنبد درگاہ شریف ہے۔ آپ اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین تھے۔

آپ کا عقد دختر سوم سید بہادر علی بن سید خورشید علی سے ہوا تھا۔ آپ کے دو صاحبزادے سید شاہ خورشید عالم صاحب اور مولوی سید نور عالم صاحب اور تین لڑکیاں منظور فاطمہ و امتیاز فاطمہ و اولاد فاطمہ تھیں۔ دختر اول کا عقد سید ذاکر حسن بن سید مظہر حسن سے ہوا۔ ان کے ایک پسر حیدر حسن اور دو لڑکیاں محفوظ فاطمہ و عزیز فاطمہ تھیں۔ محفوظ فاطمہ کا عقد سید محسن جشن صاحب بن سید محمد حافظ سلطہرہ سے ہوا۔ صاحب اولاد ہیں۔ اور یہ شیعہ تھے۔ عزیز فاطمہ کا عقد سید ابن الحسن بن سید حسن عسکری بہتے سے ہوا دلستزندہ ہیں۔ یہ بھی شیعہ ہیں۔ شاہ سید عالم صاحب کی دختر دوم کا عقد سید رضا علی ابن سید مصطفےٰ علی ابن سید بہادر علی سے ہوا۔ ان کے کوئی اولاد نہیں۔

دختر سوم کا عقد سید ابن الحسن ابن سید حسن عسکری سے ہوا۔ انہوں نے بھی کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ حیدر حسن کے عقد اول سے ایک لڑکی ہے جو پٹنہ عظیم آباد میں بیاہی ہوئی ہیں۔ اور صاحب اولاد ہے۔ اور عقد ثانی سے تین لڑکیاں تھیں۔ جن میں سے بڑی لڑکی جس کا عقد بمبئی میں ہوا تھا ایک لڑکا چھوڑ کر فوت ہو گئی اور منجھلی کنیز بانو احمد برکات پسر خورد سید برکات حسن صاحب سرکار خورد کے عقد میں اور صاحب اولاد ہے۔ سید شاہ خورشید عالم صاحب کی اولاد دو جمادی الاول ۱۲۵۵ھ کی تھی اور وفات اٹھارویں جمادی الآخر ۱۳۰۸ھ تیرہ سو آٹھ ہجری شب جمعہ میں ہوئی۔ دالان پائیں روضۂ حضرت سید شاہ آل محمد قدس سرہٗ میں دفن ہوئے۔

آپ کا عقد اپنے چچا سید مقبول عالم صاحب کی دختر کلاں نور الفاطمہ عرف

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سلطان بہو سے ہوا تھا۔ آپ اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین تھے۔ آپ کے ایک پسر سید جان عالم شہزادے میاں اور دو لڑکیاں تھیں۔ جن میں سے پہلی لڑکی امداد فاطمہ عرف لاڈو بی بی کا عقد سید اولاد محمد بن سید محمد تقی خاں بن سید شاہ آل حسین سچے صاحب سے ہوا تھا۔ جن کی اولاد کا ذکر ہو چکا۔ اور دوسری لڑکی قبول فاطمہ عرف مسعودہ بی بی کا عقد سید زین العابدین ابن سید حسن جشن بلگرامی ابن سید محمد حافظ سلطروی بلگرامی سے ہوا۔ دو لڑکے علی میاں اور گورے میاں خورد سال ہیں۔ سید جان عالم شہزادے میاں کی ولادت ۱۹ رمضان ۱۲۹۰ھ بارہ سو نوے ہجری کی ہے۔ آپ اپنے والد ماجد کے سجادہ پر ہیں۔

آپ کا عقد اولاد فاطمہ عرف بی بی صاحب دختر کلاں سید محمد اکبر خاں بن سید محمد تقی خاں بن سید شاہ آل حسین سچے صاحب سے ہوا تھا۔ زوجہ کا انتقال ہو گیا آپ کے چار لڑکے سید بدر عالم عرف صاحبزادہ میاں و سید مقصود عالم پیر زادہ میاں و سید الطاف احمد عرف شاہ عالم و سید اقبال عالم عرف لاڈے میاں ہیں۔ مولوی سید نور عالم صاحب کا عقد اپنے چچا سید شاہ مقبول عالم صاحب کی لڑکی ظہور فاطمہ عرف احسان بہو سے ہوا۔ مگر اُن سے کوئی اولاد نہیں۔ اور ان زوجہ کا انتقال ہو گیا۔ مسماۃ ترقی زن غیر کفو تو مسلمہ سے ایک لڑکا عبد الوہاب اور دو لڑکیاں تمیز النساء و زینت جہاں اپنے سے منسوب کرتے تھے۔

آپ کی ولادت ۲۷ محرم ۱۲۶۷ھ کی تھی اور انتقال شب دوشنبہ ۲۱ صفر ۱۳۳۰ھ میں مارہرہ میں ہوا۔ اور متصل حجرہ زنانہ صحن عقب درگاہ شریف اندرون احاطۂ درگاہ شریف میں دفن ہوئے۔ زینت جہاں برکات بن سید برکات حسن صاحب کو بیاہی گئی۔ اور اُس کی اولاد کا ذکر گزر چکا۔ دوسری لڑکی تمیز النسا مصطفیٰ خاں ساکن آنولہ ضلع بریلی حال مقیم علی گڑھ کو بیاہی گئی۔ چار لڑکے محمد اویس عرف

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

امداد علی و حبیب اللہ و اولاد علی و ابن علی اور دو لڑکیاں ہیں جن میں سے ایک لڑکی کا عقد الہ آباد میں ہوگیا ہے اور وہ بھی صاحب اولاد ہے۔ عبدالوہاب کا عقد دو دختران سید برکات حسن صاحب سے یکے بعد دیگرے ہوا جن میں پہلی سے ایک لڑکا عبدالوالی اور دوسری سے بھی ایک لڑکا عبدالباری خورد سال ہیں۔

سید شاہ عالم صاحب خلف دوم سید صاحب عالم صاحب کی ولادت ۱۲۴۰ھ بارہ سو چالیس ہجری کی تھی اور وفات گیارہ محرم الحرام ۱۳۰۳ھ تیرہ سو تین ہجری میں مارہرہ میں ہوئی اور دالان غربی گنبد درگاہ شریف میں دفن ہوئے۔ آپ کا عقد دختر اول سید محمد امیر صاحب سے ہوا تھا۔ لاولد انتقال کیا۔

سید شاہ مقبول عالم صاحب خلف سوم سید شاہ صاحب عالم کی ولادت ۷ رجمادی الاول ۱۲۴۵ھ بارہ سو پینتالیس ہجری کی تھی۔ اور وفات دسویں محرم الحرام ۱۳۰۳ھ تیرہ سو تین ہجری میں مارہرہ میں ہوئی اور دالان غربی گنبد درگاہ شریف میں دفن ہے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ پہلا عقد دختر سید مظہر حسن صاحب سے ہوا۔ اس عقد سے دو لڑکیاں تھیں جو سید خورشید عالم صاحب اور سید نور عالم صاحب کو بیاہی گئیں جن کا ذکر ہو چکا۔

دوسرا عقد اطہر فاطمہ دختر سید ابوالقاسم صاحب ابن سید موسیٰ کاظم ابن سید تبارک حسین صاحب سے ہوا۔ اس عقد سے دو پسر سید مخدوم عالم صاحب بڑے میاں اور سید افتخار عالم سدے میاں اور تین لڑکیاں سرور فاطمہ و رونق فاطمہ عرف بی بی رانی و شان فاطمہ عرف ننھو بی بی تھیں۔ بڑی لڑکی کا عقد سید محمد ابراہیم صاحب ابن سید ابن امام صاحب باغ پختہ سے

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہوا جو لاولد فوت ہوئیں۔ اور دوسری کا عقد سید غلام مصطفےٰ ابن سید نورالحسن عرف نواب میاں ابن سید رضا سے ہوا۔ ان کے ایک لڑکا ابن مصطفےٰ اور تین لڑکیاں مصطفائی بی بی۔ اختر بانو۔ دختر بانو ہیں۔ ابن مصطفےٰ کا عقد وراثت فاطمہ بنت ڈپٹی سید عنایت احمد نبیرہ صغیر بلگرامی سے ہوا ہے۔ اور مصطفائی کا عقد سید سرور عالم پسر کلاں سید افتخار عالم سدلے میاں سے ہوا ہے۔ ایک لڑکا آفتاب عالم ہے۔ اور شان فاطمہ کا عقد سید غلام مجتبےٰ پسر سوم نواب میاں مذکور سے ہوا ہے۔ ان کے کئی لڑکے اور کئی لڑکیاں ہیں جن میں سے بڑی لڑکی صغریٰ بی بی ڈپٹی عنایت احمد کے عقد میں اور صاحب اولاد ہے۔ سید مخدوم عالم بدلے میاں کی ولادت دس رجب ۱۲۸۶ھ کی تھی اور انتقال بوقت مغرب شب دوشنبہ ۴ شعبان ۱۳۳۷ھ میں ہوا۔ دالان بالین گنبد درگاہ شریف میں دفن ہوئے۔

ان کا عقد اول برادری میں دختر دوم سید محمد حسن عرف امیر میاں پسر دوم سید رضا سے ہوا۔ ان زوجہ سے کوئی اولاد نہیں رہی اور ان کے انتقال کے بعد دوسرا عقد غیر برادری میں میر داور علی صاحب اونامی کے لڑکے مقبول حسین صاحب کی چھوٹی لڑکی عالیہ بیگم سے کیا۔ ان سے ایک لڑکی صوفیہ بانو اور دو لڑکے افسر عالم اور حسن میاں ہیں۔ صوفیہ بانو کا عقد مہتاب حسن بہار میاں مرحوم ابن سید امیر حسن صاحب ابن سید الطاف حسین صاحب ابن میر داور علی صاحب مذکور سے ہوا تھا۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ بعد بہار میاں کا لاولد انتقال ہوگیا۔ سید افتخار عالم سدلے میاں کی ولادت ۱۲، رجب ۱۲۸۸ھ کی تھی۔ اور انتقال ۷، محرم ۱۳۴۳ھ میں موضع جارتی پرگنہ مارہرہ میں ہوا۔ اور وہاں سے لاش لاکر سید نور عالم صاحب کی قبر سے کچھ فاصلہ

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

پر اندرون احاطہ درگاہ شریف دفن ہوئے۔

یہ دونوں بھائی نیچری سید احمد خانی خیالات کے تھے۔ ان کا عقد دختر اول سید علی احسن ابن سید نورالحسن عرف نواب میاں ابن سید رضا صاحب سے ہوا تھا۔ ان کے دو لڑکے سرور عالم و محمود عالم اور پانچ لڑکیاں طاہرہ عرف احمد نادی۔ و صادقہ بیگم و سیدہ بانو و صابرہ بی بی و لبسی بی بی ہیں۔ سرور عالم کی ولادت ۱۰ ربیع الاول شریف سنہ ۱۳۱۲ھ کی ہے۔ ان کا عقد مصطفائی بی بی دختر اول سید غلام مصطفیٰ سے ہوا ہے ایک لڑکا آفتاب عالم ہے۔ احمد نادی کا عقد سید محمد اسحاق بن سید محمد ابراہیم صاحب باغ پختہ سے ہوا۔ اولاد کا ذکر ہو چکا۔ اور صادقہ بیگم زوجہ سید آل سجاد باغ پختہ لاولد ہیں۔

ذریت والان سرکار خورد

حضرت سید شاہ نجابت اللہ قدس سرہ مورث سرکار خورد کے علاوہ خاندانی بی بی سے اولاد کے چار حرموں سے چھ صاحبزادے اور تھے جن میں سے بعض حافظ اور بعض عالم تھے۔ ان میں سے بعض کی نسل اس وقت بھی موجود ہے۔ چونکہ فقیر کو پوری آگاہی نہیں ہے لہٰذا جس قدر معلوم ہو سکا وہ تفصیل درج کرتا ہوں۔

حضرت کے دو صاحبزادے جمال علی عرف کلو میاں اور سردار علی عرف سلو میاں تھے۔ کلو میاں کی وفات سنہ ۱۲۱۰ھ اور سلو میاں کی سنہ ۱۲۲۵ھ میں ہوئی۔ کلو میاں کے ایک لڑکے بالا میاں رحم رسول جن کی ولادت سنہ ۱۱۸۵ھ کی

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اور وفات ۱۸ رجب سہ شنبہ ۱۲۵۵ھ کی تھی۔ اور دوسرے مدد رسول عرف لالا میاں جن کی ولادت ۱۱۸۰ھ کی اور وفات ۱۲۴۳ھ میں بمقام بنارس ہوئی۔ اور تیسرے عنایت رسول ننھے میاں جن کی ولادت ۱۲۹۰ھ کی اور وفات بمقام کواتھ ۱۲۶۰ھ میں ہوئی۔ بالا میاں کے چار لڑکے اور ایک لڑکی تھیں۔ لڑکوں کے نام پسر کلاں فضل رسول عرف رنگیلے میاں جن کا انتقال ۱۲۸۹ھ میں ہوا ہے۔ دوسرے شرف رسول عرف لڑبیتے میاں تیسرے کرم رسول عرف رسیلے میاں جن کا انتقال بمقام نان پارہ ہوا۔ چوتھے حمایت رسول عرف ہٹیلے میاں جن کی ولادت باختلاف روایت ۱۲۲۵ھ یا ۱۲۲۹ھ کی تھی۔

رنگیلے میاں کے ایک لڑکے مظہر علی تھے جن کی ولادت ۱۲۵۴ھ کی تھی اور بلگرام میں انتقال کیا۔ ان کے ایک لڑکے مظہر حسین عرف اولاد احمد دولارے تھے۔ جن کی ولادت ۱۲۷۳ھ کی تھی ان کے ایک لڑکے جمیل احمد عرف لالا میاں تھے اور دوسرے علی اظہر بالا میاں اب بھی موجود ہیں جن کے سُنتا ہوں کہ تین عقد ہوئے۔ دو سے اولاد نہیں۔ ایک سے اولاد کا حال مجھے معلوم نہیں۔

لڑبیتے میاں کے ایک لڑکے گلزار احمد تھے جو لاولد انتقال کر گئے اور دو لڑکیاں تھیں۔ جن میں سے ایک نے سوروں میں کسی سے عقد کر لیا تھا۔ کرم رسول عرف رسیلے میاں لکھنؤ میں دریائے گومتی کے اُس طرف کسی فقیر نامعلوم الاسم کے تکیہ میں جانشین ہو کر رہنے لگے تھے کبھی کبھی مارہرہ بھی آتے تھے۔ اُس وقت تک تو صاحب اولاد نہیں تھے۔ ہٹیلے میاں موضع دتماولی قریب علی گڑھ میں عطاری کی دوکان کرنے لگے تھے۔ ان کے دو بیٹے

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جمال علی عرف کلو میاں اور عبدالرزاق اور تین لڑکیاں تھیں۔ دادا عبدالرزاق اب بھی زندہ ہیں اور صاحب اولاد ہیں مجھے تفصیل معلوم نہیں۔ مدد رسول عرف لالہ میاں ابن جمال علی کلو میاں کے ایک لڑکے عطا رسول تھے۔ جنہوں نے بمقام بردوان ملک بنگالہ انتقال کیا۔ ان کے ایک لڑکے فدا رسول عرف ببیر میاں تھے۔ اُن کے دو لڑکے نورالحسن اور منظفر حسین تھے۔ ننھے میاں عنایت رسول کے ایک لڑکی تھیں۔ جن کے ایک لڑکے یعقوب علی تھے اور یعقوب علی کے لڑکے محمد اسمعیل تھے۔ سید سرور علی عرف سلو میاں کے ایک لڑکے ملو میاں تھے جن کی وفات ۱۳ شوال ۱۲۵۶ھ میں ہے۔

ان کے دو لڑکے ولایت علی عرف امراؤ میاں لاولد اور دوسرے سید وزیر علی لاولد اور ایک لڑکی عظمت فاطمہ زوجہ حکیم خادم علی تھیں۔ ان کے دو بیٹے سید عبدالاحد ابن حکیم خادم علی اور سید عبدالواحد تھے آخرالذکر انتقال کر گئے۔ سید عبدالاحد کا سگنج ضلع ایٹہ میں طبابت کرتے ہیں۔ ان کے دو لڑکے عزیز احمد و نذیر احمد تھے۔ عظمت فاطمہ بنت ملو میاں کے تین لڑکیاں بھی تھیں۔ اور ایک اور سریہ کے بطن سے حضرت شاہ نجات اللہ کے صاحبزادہ سید ظہور احمد عرف شاہ احمد اللہ تھے کہ لاولد انتقال کر گئے۔ ان کی ولادت ۱۱۶۴ھ کی اور انتقال ۲۲ ذیقعدہ ۱۲۴۳ھ میں ہوا۔ اور ایک حرم سے حضرت کے دو صاحبزادے حافظ علی رضا اور حافظ نور زماں تھے۔ حافظ علی رضا کی وفات ۱۲۱۲ھ میں اور حافظ نور زماں کی ۲۴ جمادی الاول ۱۲۳۳ھ میں ہوئی۔ دونوں نے لاولد انتقال فرمایا۔ ایک اور سریہ کے بطن سے حضرت کے ایک صاحبزادہ سید مہر علی تھے ان کے ایک پسر سید بندہ علی عرف بدے میاں تھے۔ جن کے ایک لڑکے فرزند علی مشہور

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بہ ویرانہ شام تھے۔ ان سریت والوں کا مقبرہ ایک جداگانہ حظیرہ درگاہ معلے برکاتیہ کے جانب غرب۔ ایک گلی کے درمیان میں فاصلے سے واقع ہے جس میں حافظ نور زماں اور حافظ علی رضا وغیرہم متعدد لوگ اس نسل کے دفن ہیں۔ پہلے اس حظیرہ کی نگہداشت منجانب ممبران کمیٹی انتظامی درگاہ شریف ہوتی تھی۔ مگر اب ایک عرصہ کثیر سے خود درگاہ معلی کی ہی عمارت ہماری سخت دلی اور ناحق شناسی سے بہت ہی زار و نزار حالت میں ہے تا بہ حظیرہ چہ رسد۔ اور اس نسل کی کچھ مستورات وغیرہ کی مقابر اندرون احاطہ درگاہ معلی ایک چھوٹے سے علیحدہ حصہ میں بھی زیر درخت املی ہیں۔

مذہبی تبصرہ

بیان انساب کی کتاب میں یہ عنوان اگرچہ نیا معلوم ہو۔ مگر اہل علم جانتے ہیں کہ بمقتضائے آیہ کریمہ "انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح" اکابر کرام کے ساتھ صحت و بقائے انتساب میں دین و مذہب کو کس قدر دخل ہے۔ اس لئے ہم نے ایک مختصر تبصرہ اس لحاظ سے بھی کر دینا مناسب جانا۔ ہمارے اسلاف کرام اور ان کے اخلاف تمام سب بحمد اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے دین اسلام و مذہب مہذب اہلسنت وجماعت سے آراستہ و پیراستہ چلے آتے تھے۔ اور خوب اپنے اس دین متین و مذہب مہذب میں تعصب و تصلب کو مقبول و محمود جانتے اور مانتے اور بتاتے رہتے تھے۔ اور اگرچہ اودھ کی رافضی سلطنت کے قرب اور اثر سے بلگرام اور اس کے نواح کے مقامات میں رہنے والے بعض ہماری نسل کے منتسبین میں شیعیت کا دخل ایک

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ورود کثیر و صادر سے ہو گیا تھا جو باستثناء زمانہ قریب جاری رہا۔ مگر بحمدہ تعالیٰ ہمارے اجداد کرام کے علم و عمل ظاہری و باطنی اور ان کی پختگی دین و مذہب و حفاظت حمایت شریعت نے ہمارے مارہرہ کی نسل میں اس ضلالت کو داخل نہ ہونے دیا تھا۔ جہاں تک معلوم ہوتا ہے اول جامیاں صاحب لکھنؤ اور بدایوں کی صحبتوں سے اس طرف مائل ہوئے اور اب اُن کی باغ پختہ کی نسل کی جو حالت ہے۔ وہ میں اوپر بتا چکا ہوں اور حضرت سید شاہ آل حسین بچے میاں صاحب قدس سرہٗ کے بعد اُن کے دوسرے بیٹے سید محمد تقی خاں صاحب سے اُن کی نسل میں بھی شیعیت کی کچھ کچھ داغ بیل پڑنا شروع ہو گئی۔ جہاں تک فقیر کے علم میں اُس نسل کا کوئی بھی ایسا نہیں جو شیعہ بتفاوت مراتب نہ ہو۔ اور ہمارے حضرات کی صاحبزادیوں کی بھی جو نسل مارہرہ سے باہر کوات بلگرام باڑی سانڈی وغیرہ میں ہے۔ اُن میں بھی ایک عرصہ سے شیعیت گھس گئی ہے اور صاحبان سرکار خورد کے چونکہ شادی بیاہ لڑکیاں لینے اور دینے کے تعلقات عرصہ سے باغ پختہ اور بدایوں اور کوات والوں سے چلے آتے ہیں۔ اس لئے یہ لوگ اگرچہ کوئی علانیہ اپنے آپ کو شیعہ نہیں کہتے مگر اس قسم کے تعلقات دیرینہ اور ہمہ وقت کے اعمال و عقائد پر جو اثر ڈالتے ہیں وہ ظاہر ہے اور اُن پر جو حکم مذہب دیتا ہے وہ بھی پوشیدہ نہیں۔ رہ گئے اب ہم سرکار کلاں کے چند افراد۔ سو اگرچہ ہم بلحاظ اپنے اعمال و افعال کے حد درجہ بدنام کنندہ نکو نامے چند سہی۔ مگر عقائد میں اپنے اسلاف کرام کے ہی متبع اور خالص مذہب مہذب اہلسنت وجماعت پر قولاً و عملاً و اعتقاداً قائم تھے۔

مگر اب قریبی زمانہ سے شیعوں سے بیاہ گت کرنے کی بلا بعض بڑی

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سرکار والوں نے بھی اپنے پیچھے لگائی۔ اگرچہ بحمدہ تعالےٰ وہ زیادہ نہ چلنے پائی۔ علاوہ بریں اب گردش اعمال نے طبائع میں مال وزر کا لالچ جاہ درسوخ دنیاوی کا شوق ایسا مرکوز کر دیا ہے جس نے علم دین سے جہالت اور احکام دین کی تعمیل سے سستی وکاہلی اور رامپور و پوربی و علی گڑھ وغیرہ کے بدمذہبوں کی صحبتوں کے اثرات سے مل ملا کر اب سرکار کلاں یا خورد کسی ایک پر منحصر نہیں دونوں میں کے کتنوں کو کسی کو شیعوں سے ملایا تو کسی کو نیچریوں سے۔ کسی کو گاندھویت کی راہ دکھائی تو کسی کو ندویت کی۔ کسی کا رافضیوں سے میل سننے میں آیا تو کسی کا آریوں غیر مقلدوں سے وغیر ذلک۔ فقیر یہ جزم نہیں کرتا کہ ایک سرے سے یہ سب اخبار صحیح ہی ہیں اور جن جن صاحبوں کی نسبت جیسا جیسا کہا سنا گیا وہ سب قطعًا ایسے ہی ہیں۔ مانا کہ یہ اخبار غلط سہی مگر اُن بزرگان کرام کے اخلاف اور نام لیوا ہونے کے لحاظ سے (جن کے اقوال و افعال۔ عقائد و اعمال سے شرقًا و غربًا ایک عالم سند لیتا تھا اور لیتا ہے۔ اور جو ابھی صورت و سیرت ظاہر و باطن کے لحاظ سے شریعت و طریقت دونوں میں کھرے اور کھوٹے کی پہچان کرا دینے کی کامل العیار کسوٹی تھے) ہماری شرمندگی اور نگونساری کے لئے ہماری اسیقدر شامتی اعمال کیا کم ہے کہ ہم نے اپنے اعمال و افعال اور اپنی صورت و سیرت کو ایسا کر رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے آج لوگ ہماری نسبت جو چاہتے ہیں۔ کہہ بیٹھتے اور لکھ دیتے ہماری طرف منسوب صریح بدمذہبی اور بے دینی کی تحریریں شائع کر دیتے ہیں۔ اور ہمیں کھلے ہوئے بدمذہبوں بے دینوں کا اُن کی بدمذہبی بے دینی میں معین و مددگار مداح و معرف چھاپ دیتے ہیں۔ کاش ہمارے بھائی اس مخلصانہ گزارش پر غصہ نہ لائیں۔ اور ایمان و انصاف کی

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نظر سے خود اپنا محاسبہ کر کے اگر اپنے عقائد مذہبی میں اس وقت کے یا گزشتہ کے لحاظ سے صراط مستقیم سنیت و اسلام سے ذرا بھی کجی پائیں اُسے فوراً توبہ و تجدید سے درست کر لیں۔ اور اپنے آپ کو عقائد و اعمال صورت و سیرت کے لحاظ سے اپنے بزرگان ماسبق کا مکمل نمونہ بنا لیں۔ اور کم از کم عقیدہ و مذہب کے لحاظ سے تو اپنے آپ کو قولاً و عملاً ایسا سچا پکا سُنّی مسلمان پیش کریں کہ کوئی شخص ہمارے کسی قول و عمل کی وجہ سے ہمارے دین و مذہب پر تو کوئی حملہ نہ کر سکے۔

اُن صاحبوں کے اسماء جو اس وقت حسب رواج خاندانی درگاہ شریف اور خانقاہ سے کے نذر و نیاز اور چڑھاوے کے پانے کا استحقاق رکھتے ہیں

حضرت قبلتی و کعبتی سید شاہ اسمٰعیل حسن صاحب۔ سید مہدی حسن صاحب سید حامد حسن صاحب۔ سید آل نبی صاحب۔ سید ارتضے حسن پیر میاں صاحب۔ صاحبان سرکار کلاں۔ سید علی احسن شاہ میاں صاحب سید جان عالم شہزادے میاں صاحب۔ سید افسر عالم و حسن میاں پسران سید مخدوم عالم صاحب۔ سید سرور عالم و سید محمود عالم پسران سید افتخار عالم سلے میاں۔ صاحبان سرکار خورد۔ ان میں سے ہی سجادہ نشین ہیں۔ اور انہیں کی اولاد یا اُس کے نہ ہونے کی صورت میں بھائی بھتیجے وغیرہ

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جو برابر کی بی بی سے ہوں۔ حسب عملدرآمد خاندانی سجادہ نشین ہوتے ہیں۔

سجادہ نشینی کی تشریح

ہمارے خاندان میں رسم سجادہ نشینی اس طرح چلی آتی ہے کہ سجادہ نشین متوفی کے انتقال کے بعد اُس کے چہلم کے دن کنبہ و برادری وشہر واطراف کے اعزہ و اقارب و عمائد و متوسلین عوام وخواص جمع ہوتے ہیں اور اُس کے بیٹے یا اُس کی عدم موجودگی میں بھائی وغیرہ وارث شرعی کو (جو اُس شخص سے بیعت یا اجازت سجادہ نشینی بھی رکھتا ہو جس کی جگہ وہ سجادہ نشین ہونا چاہتا ہے) بزرگان خاندان و عمائد واکابر متوسلین تبرکات خاندانی مثل خرقہ و عمامہ و سیلی و تسبیح وغیرہ (جو ہر ایک گھر میں اپنے اپنے بزرگوں کے علیٰحدہ علیٰحدہ بھی ہم لوگوں کے پاس ہیں۔ اور بعض مشترک ہیں) ہمراہ لیکر درگاہ شریف لے جاتے اور وہاں جس بزرگ کا وہ قائم مقام ہونا چاہتا ہے اُس کے مزار یا حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ کے مزار مبارک پر تبرکات و لباس کو رکھکر بزرگان سلسلہ سے توسل و استعانت کر کے فاتحہ خیر پڑھکر پھر اُن تبرکات سے اُس شخص کو آراستہ کر کے سامنے فقراء و خدام اللہ یکارتے ہوتے مجمع کے ساتھ واپس لاتے اور مکان سجادہ نشینی میں جو اپنے اپنے الگ ہیں مسند سجادہ نشینی پر اجلاس کراتے ہیں اور اس کے بعد حاضرین نذر پیش کرتے ہیں۔ اور معتقدین بیعت کرتے ہیں اور رسم سجادہ نشینی تمام ہو جاتی ہے۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اگلے بزرگان کرام اور اسلاف عظام محض اس رسم کے سجادہ نشین نہیں تھے. بلکہ وہ اپنے جن اکابر کے سجادہ نشین ہوتے تھے اُن کے سچے قائم مقام اور اجازت یافتہ . اور اپنی طاعت وعبادت اور خدمت سجادہ طاعت و بزرگداشت مسجد و درگاہ وخانقاہ بزرگان . اور اپنے تقویٰ وطہارت و پاکیزگی نفس و خلوص وللہیت و خدمت دین وغیرہ صفات حمیدہ کے سبب سچے حقیقی معنی میں سجادہ نشین ہوتے اور استحقاق رکھتے تھے . مگر اب تو ایک عرصہ کثیر سے صرف ایک رسم کی پابندی رہ گئی ہے . اور بعد کے زمانہ کے بہت سے وہ لوگ جن کے ناموں کے ساتھ لفظ سجادہ نشین اس کتاب میں لکھا ہے محض اُس رسم مذکورہ بالا کے سجادہ نشین ہیں . بلکہ اب تو یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ بعض لوگوں نے وہ رسم بھی ادا نہیں کی . صرف سجادہ نشینی کا دوہرا حصہ اور ایک وزن دار لقب سے اپنے آپ کو ممتاز کرنے کے لئے جس طرح اپنے مورث کے مال وجائداد وغیرہ متروکۂ دنیا پر بغیر کسی خاص رسم کے ادا کیے قابض ومالک ہیں اسی طرح اُس کے منصب سجادہ نشینی کے بھی وارث بن گئے ہیں .

اُن صاحبوں کے اسماء جن کے قبضہ وتولیت میں اس وقت جائداد خانقاہی ودرگاہی ہے

حضرت قبلتی وکعبتی سید شاہ محمد اسمٰعیل حسن صاحب . سید مہدی حسن صاحب . سید حامد حسن صاحب . سید آل نبی صاحب . سید ارتضا حسین پیر میاں صاحب . سید ایوب حسن صاحب . سید قمر عالم صاحب . سید آل

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

عبا صاحب سرکار کلاں۔ وجاہت فاطمہ و محمد مہدی وغیرہ ورثائے بتول فاطمہ و صادقہ بیگم واحترام فاطمہ و محمد اسحاق و وارث حسن صاحبان و محمد موسیٰ وغیرہ ورثائے سید عبدالجلیل صاحب باغ پختہ۔ و سید علی احسن شاہ میاں صاحب و سید جان عالم شہزادے میاں صاحب و عبدالوہاب و عبدالوالی صاحبان و عطا برکات و محمد برکات صاحبان وغیرہ قائم مقامان سید برکات حسن صاحب وافسر عالم وغیرہ ورثائے مخدوم عالم صاحب و سرور عالم وغیرہ ورثائے افتخار عالم صاحب سرکار خورد و سید عبدالرزاق و علی اظہر بالا میاں ورثائے وارث علی سریت والان سرکار خورد از منتسبان خاندان اور بہت سے غیر خاندان کے مسلمان اور غیر مسلمان جن کے پاس ہماری شامتی اعمال سے جائداد خانقاہی و درگاہی کا اکثر و بیشتر حصہ زمینداری منتقل ہو گیا ہے۔

بعض خلفائے خاندان برکاتیہ جن سے علاوہ صاحبزادگان خاندانی کے اجراء سلاسل زمانہ قریب میں تھا یا اب ہے

ہمارے حضرات کے خلفاء بکثرت تھے۔ جن سے اجراء سلاسل تھا مگر رفتار زمانہ سے بہت حضرات کا سلسلہ ختم ہو گیا بعض حضرات کا اگرچہ موجود ہے۔ مگر بسبب دوری وغیرہ فقیر کو پوری واقفیت نہیں ہے۔ جہاں سے اور جن حضرات سے اجرائے سلاسل زمانہ قریب میں یا بالفعل ہونا معلوم ہے وہ لکھا جاتا ہے۔ حضرت سید شاہ آل احمد اچھے صاحب قدس سرہ کے خلفا سے مجھے اس وقت دو جگہ سے سلسلہ کا جاری ہونا معلوم ہے! اول بدایوں

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سے حضرت اسبق اور احب الخلفاء شاہ عین الحق حضرت مولانا عبد المجید قدس سرہ اور اُن کے صاحبزادہ حضرت شاہ معین الحق مولوی فضل رسول قدس سرہ اور اُن کے صاحبزادہ شاہ مطیع الرسول مولوی عبد المقتدر رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ سے جاری ہے۔ اس سلسلہ کے ہزاروں مرید اور بہت خلیفہ بلاد عرب و عجم میں تھے۔ سنتا ہوں کہ مولوی عبد المقتدر صاحب کے انتقال کے بعد اُن کے چھوٹے سوتیلے بھائی مولوی عبد القدیر صاحب اُن کے جانشین ہوئے ہیں۔ اور اُن کے سلسلہ میں بیعت لیتے ہیں۔ مگر اُن کے اکابر کرام کو جو نیاز مندی و عقیدت اکابر خانوادہ عالیہ برکاتیہ اور اُن کی ذریات تو ذریات اُن کے ادنی منتسبین تک سے ظاہر و باطن میں تھی۔ اُس پر ان مولوی صاحب کے یہاں سے شائع و مرتب شدہ کتاب اکمل التاریخ نے جس قدر پردہ ڈالا اور اُس سے جیسا دم چُرایا اور خود یہ مولوی صاحب اُس سے جس قدر کنارہ کش اور نام نہاد تحریک خلافت کے زمانہ سے اکابر خاندان عالی شان برکاتیہ اور خود اپنے اکابر قدست اسرارہم کی روش مستقیم یعنی بد مذہبوں اور اُن کی بد مذہبی سے نہایت سختی کے ساتھ علیحدگی و دوری اور اُن سے شدت و غلظت برتنے کی سنت سنیہ مرضیہ مصطفویہ سے جس قدر دور ہو گئے ہیں وہ کوئی مخفی امر نہیں ہے۔

حضرت سید شاہ آل احمد اچھے صاحب قدس سرہ کا دوسرا سلسلہ دہلی میں حضرت کے خلیفہ غوث الآفاق شاہ غلام غوث قدس سرہ اور ان کے خلیفہ حضرت شاہ مقبول احمد الملقب بہ شاہ حافظ عبد العزیز اخوند رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اور اُن کے خلیفہ حافظ شاہ محمد عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ سے جاری تھا سنتا ہوں کہ حضرت شاہ محمد عمر کے بعد وصال اُن کے سجادہ نشین شاہ مختار

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

احمد صاحب اُن کے برادر زادہ ہوئے ہیں اور غالباً اُن سے بھی سلسلہ جاری ہے۔ اس سلسلہ کے بھی ہندوستان کے بہت حصّوں میں خلفاء و مریدین تھے۔ حضرت سید شاہ آل رسول صاحب قدس سرہٗ کا سلسلہ حضرت کے خاتم الخلفا فخر العلماء شاہ عبد المصطفےٰ حضرت مولٰنا احمد رضا خاں صاحب قدس سرہٗ اور اُن کے خلیفہ و خلف صاحب سجادہ جناب مولٰنا مولوی محمد حامد رضا خاں صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ وزاد فی علمہ وعملہ و فضلہ سے جاری ہے اس سلسلہ کے بھی کثیر مریدین و صاحب سلسلہ بلاد عرب و عجم و ہند میں ہیں حضرت شاہ غلام محی الدین امیر عالم قدس سرہٗ کے خلیفہ معرفت دستگاہ حقیقت آگاہ شاہ غلام حسین قدس سرہٗ اور اُن کے خلیفہ شاہ عنایت حسین کرسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی سلسلہ راجپوتانہ وغیرہ میں تھا۔ اب ایک عرصہ سے حال معلوم نہیں۔ حضرت والد ماجد قبلہ مدظلہ کے خلیفہ سید شاہ عبد الوہاب جیلانی سے بھی سلسلہ اضلاع اودھ و ملک نیپال اور ترائی کی حدود میں جاری تھا اب ایک عرصہ سے اُس کا بھی حالِ تحقیق مجھے نہیں معلوم ہے۔ حضرت نانا صاحب سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہٗ کے متعدد خلفا سے سلسلہ جاری تھا مجھے اُن سب حضرات کے نام و مقام مفصل معلوم نہیں۔ اُن میں سے شاہجہاں پور میں مولٰنا فخر العالم صاحب تھے جن کے بعد اُنکے بیٹے میاں مسعود عالم صاحب اُن کے جانشین ہوئے۔ اور غالباً اُن سے سلسلہ جاری ہے۔

حضرت شاہ حمزہ صاحب قدس سرہٗ کے ایک خلیفہ سے سہسوان میں اور ایک سے سہاور میں سنتا ہوں کہ سلسلہ جاری ہے۔ مگر مجھے تحقیق معلوم نہیں ہے۔ البتہ جنیٹھا ضلع مراد آباد کے ایک بزرگ سید شاہ محمد علی

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

الملقب نوشہ میاں کو میں نے دیکھا تھا۔ جو حضرت شاہ حمزہ صاحب کے سلسلہ میں مرید حضرت شاہ رحیم اللہ سنبھلی خلیفہ شاہ آل احمد سہسوانی خلیفہ سید شاہ نظر محمد سہسوانی خلیفہ شاہ رمضان ملاانوی خلیفہ شاہ سیف اللہ سہاوری خلیفہ حضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہٗ کے تھے۔ یہ بزرگ اگرچہ بیعت لیتے تھے مگر بعد کو معلوم ہوا کہ ان کو ہمارے یہاں کے سلسلہ میں اپنے مرشد سے خلافت نہ تھی۔ صرف بیعت تھی۔ البتہ بعد کو انہوں نے فقیر کے حضرت والد ماجد دامت برکاتہم العالیہ سے سلسلۂ عالیہ برکاتیہ میں خلافت و اجازت بھی حاصل فرمائی۔ مگر معلوم نہیں کہ انہوں نے اس سلسلہ کا اجراء بھی کیا یا نہیں۔

وثیقۂ عہد نامہ کی نقل جو کلام اللہ شریف کے ورق سورۃ فاتحہ کی پشت پر حضرت سید شاہ آل رسول صاحب کے دست و قلم کا لکھا ہوا ہمارے پاس موجود ہے

هو الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

ما یا نکہ سید آل رسول و سید غلام محی الدین و سید اولاد رسول ابناء حضرت سید شاہ آل برکات عرف ستھرے صاحب مرحوم ایم عہد مما یم و نوشتیم

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

دہیم کہ ما ہر سہ برادران بدرجۂ تساوی مالک جملہ امورات متعلقہ خانقاہ ودرگاہ ومسجد حضرت سید شاہ برکت اللہ صاحب وشاہ آل محمد صاحب وشاہ حمزہ صاحب وشاہ آل احمد صاحب وشاہ آل برکات صاحب قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم العزیز بموجب وصیت نامہ والد مرحوم خود ہا مورخہ نہم شہر ربیع الثانی ۱۲۴۶ھ ہجری و ہفدہم شوال ۱۲۴۸ھ ہجری شریک فی التولیت وسجادگی ہستیم۔ یکے را بر دیگرے افضلیت نیست اگراحیاناً ازیں نوشتہ کدامی اختلاف نماید پیش خدا و رسول خدا پشیمان گردد خدا و رسول خدا و کلام اللہ را درمیان میدہیم کہ از عہد ہذا و ہم از مراتب مندرجہ وثیقہ موصوفہ ہیچگونہ تجاوز نسازیم ودعویٰ افضلیت بکدامی نوع یکے بر دیگرے نماید واگر نماید باطل گردد فقط تحریر چہارم ذیقعدہ ۱۲۵۱ھ ہجری قدسی۔

مہر	مہر	مہر
آل رسول احمدی	سید اولاد رسول	غلام محی الدین حسینی

نقل فیصلہ پنچائت مابین ہر سہ حضرات قدس سرہم مجوزۂ مفتی سید ولایت علی وبندۂ جانی آسکی فلسفی معروف بہ کندن لال

بابتہ سجادہ نشینی وتولیت جو حصہ ہے وہ نقل کیا جاتا ہے۔

سید شاہ آل رسول صاحب وسید شاہ اولاد رسول صاحب وسید شاہ غلام محی الدین صاحب وہر چہار بنات دعویداران مقدمہ تقسیم ترکہ سید شاہ آل برکات ستھرے صاحب والد دعویداران مقدمہ ومناقشہ سجادگی وتولیت

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

درگاہ۔ چوں بعد جنت آرامگاہ شدن حضرت سید شاہ آل برکات نزاعے درمیان اولاد آں مرحوم رو داد و جناب سید آل رسول و سید اولاد رسول و سید غلام محی الدین صاحبان بتاریخ بست و یکم جمیدالاولی ۱۲۵۲ھ اقرار نامہ ثالثی متضمن تصفیہ کردہ وادن امور مذکورہ بالا بما نوشتہ دادہ بودند بر طبق آں ما یان بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور چناں تجویز کردہ بودیم کہ ہر سہ صاحبان بالتساوی حسب وصیت والد خود ہا کہ مطابق شرع شریف بر کل متروکات والد خود ہا قابض باشند و در تولیت و سجادہ نشینی درگاہ و خانقاہ مساوی بودہ در آبادی خانقاہ و درگاہ و خدمت گزاری وارد و صادر حسب دستور خاندانے خود سعی موفورہ بکار برند و از ما حاصل ریاست درگاہی بالاتفاق نصف در مصارف درگاہ و خانقاہ و نصف در مصارف خود ہا در آوردہ باشند و تصفیہ دیگر امور جزئیہ مثل اماکن وغیرہ بے رفتن مارہرہ متخیل نمی شود انشاء اللہ تعالیٰ در انجا رسیدہ تقسیم آنہم بالتساوی کردہ خواہد شد فقط

مہر و دستخط سید ولایت علی مفتی عدالت ضلع فرخ آباد

دستخط آسکی خلسنی معروف بہ کنڈت

مہر

آسکی خلسنی سنہ ۱۲۵۲ھ

مہر

سید ولایت علی سنہ ۱۲۴۳ھ

نوٹ :۔ حضرت سید شاہ محمد اسمٰعیل حسن صاحب سید مہدی حسن صاحب سید عابد حسن صاحب سید آل نبی صاحب سید ارتضا حسین پیر میاں صاحب اب ان حضرات کے ورثا ہیں۔ اور یہ فیصلہ اس وقت تک جاری و نافذ ہے۔

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تواریخ وفات

صرف اُن بعض اعزہ اور خدام و دیگر منتسبین کی تواریخ انتقال یہاں درج کی جاتی ہیں جو اصل کتاب میں ذکر نہیں ہوئیں۔ مہینہ بطور عنوان ہے۔ اور لکیر کے اوپر تاریخ ہے اور نیچے سن مذکور ہے۔

محرم الحرام

بنت فاطمہ زوجہ سید سرور علی صاحب۔ شہزادی بیگم دختر سید نور الحسن صاحب

۱۲ ۱۱

نظیرباکنیز ہمشیرہ دوم فقیر۔ اللہ دی کنیز عم فقیر۔ زکیہ بیگم دختر ہمشیرہ سوئمی فقیر

۲۳ — ۲۹/۱۳۲۲ — ۲۱/۱۳۲۵

ننھے خاں موذن مسجد سیتاپور

شب ۷/۱۳۲۹

صفر المظفر

سید سرور علی صاحب۔ سید حسین بن سید دلدار حیدر صاحب

یکم — ۲۶

ظہور فاطمہ دختر شاہ آل رسول صاحب۔ بختاور آپا۔ نسترن آپا

۲۹/۱۲۶۹ — ۲۹ — ۲/۱۳۲۱

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مبارک آہی ۔ رقیہ بیگم دختر ہمشیرہ دوئمی فقیر

۲۹/۱۳۲۱ ۔ ۲۹/۱۳۲۵

ربیع الاول شریف

عاجزی بیگم ۔ گلبیا خادمہ ہمشیرہ اول فقیر ۔ چندیا خادمہ برادر معظم فقیر

۱۳ ۔ ۱۵/۱۳۲۱ ۔ شب ۲۹/۱۳۲۴

ربیع الآخر شریف

شمشاد آپا ۔ صیانت فاطمہ زوجہ حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم

۱۱ ۔ دوم/۱۳۱۵

محمد قلی خادم سید محمد عسکری صاحب ۔ امیر بانو بنت سید ایوب حسن صاحب

شب ۱۳/۱۳۱۸ ۔ ۵/۱۳۲۶

پیارے صاحب ولد منشی فرزند حسن صاحب ۔ عائشہ زوجہ سید آل نبی صاحب

۲/۱۳۳۰ ۔ ۲۳/۱۳۳۵

خیر قدم آپا ۔ خاتون فاطمہ نانی ۔ ابوالحسین پسر ہمشیرہ دوئمی فقیر

۲۸/۱۳۳۶ ۔ ۷/۱۳۴۳ ۔ ۲۸/۱۳۲۷

جمادی الاولیٰ

حفیظن بوا ۔ اکرام فاطمہ زوجہ سید شاہ ظہور حسن صاحب ۔ نظیر یا کنیز شاہ ابوالحسین صاحب

۵ ۔ ۱۰ ۔ ۲۰

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

عبدالعزیز خادم والدہ صاحبہ سید آل عبا۔ منیر عالم پسر عم فقیر۔ مولیٰ بخش پسر لالن آیا

۳ / ۱۳۲۴	۳ / ۱۳۱۷	۳ / ۱۳۱۴

دولت افزا مرضعہ فقیر۔ دین علی۔ قریب النساء دختر سید برکات حسن صاحب

۲۰ / ۱۳۳۲	۳ / ۱۳۳۲	غرہ / ۱۳۳۲

نصیبن بہشتن خانقاہ کی۔

۹ / ۱۳۴۰

جمادی الآخرہ

فضل فاطمہ والدہ ماجدہ حضرت شاہ آل رسول صاحب

شب دوم / ۱۲۴۵

قدرت فاطمہ زوجہ مکرمہ حضرت سید شاہ اولاد رسول صاحب۔ سید محمد حیدر صاحب

۹ / ۱۲۸۴ ۹

لطیفاً زوجہ ثانیہ گورے نانا۔ احمدی خادمہ والدہ صاحبہ سید مہدی حسن صاحب

۱۸ / ۱۳۲۱	۱۹ / ۱۳۲۱

آل حسن پسر حکیم سید آل حسین صاحب۔ نصیر عالم پسر سید ایوب حسن صاحب

۱۹ / ۱۳۱۸	۱۹ / ۱۳۱۷

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سرور فاطمہ دختر یعقوب حسن ۔
۱۱/۱۳۳۲

رجب المرجب

نثار فاطمہ زوجہ حضرت سید شاہ آل رسول صاحب ۔ لچھمی آیا
۳/۱۲۹۴ ۴

امتیاز فاطمہ بنت سید ابوالحسن میر صاحب ۔ اولاد فاطمہ بنت حضرت سید شاہ اولاد رسول صاحب
۲۶ ۲۷

پیاری بیگم بڑودہ والی ۔ دل شیر خادم چھٹو میاں نانا ۔ نواب نورالدین حسن خاں بڑودہ والے
۲۸/۱۳۲۵ ۲۸/۱۳۲۶ ۴/۱۳۱۷

فردوسیہ صبیہ سید مہدی حسن صاحب ۔ حافظ سلطان احمد صاحب
شب ۱۰/۱۳۱۹ ۹/۱۳۱۹

دیانت دختر سید فضل حسین صاحب ۔ خواجہ بخش خادم قدیم درگاہ معلے
شب ۲/۱۳۳۴ ۱۷/۱۳۳۷

قمرالدین خاں موذن مسجد خانقاہ سرکار کلاں
۲۰/۱۳۴۳

شعبان المکرم

دیانت فاطمہ بنت سید دلدار صاحب ۔ مینا بی بی دختر حضرت شاہ حمزہ صاحب
۳/۱۳۱۵ ۱۴

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

محمل آپا مرضعہ برادر معظم سید فقیر عالم ۔ نور بانو صبیہ سید یونس حسن ۔
۱۰/۱۳۲۱ ۲۱/۱۳۳۲

غفور اللہ شاہ خادم درگاہ بڑے پیر۔
۲۴/۱۳۳۴

رمضان المبارک

گلو با ۔ کلو بوا ۔ عترت فاطمہ بڑی بوبو دختر کلاں شاہ ستھرے صاحب۔
۱۱ ۱۱ ۲۱

محب فاطمہ دختر شاہ اولاد رسول صاحب ۔ بھگو زوجہ اکبر علی بشر فن اماں والدۂ اکبر علی
۲۹ ۲۸ ۲۲

ملا عبد المجید موذن مسجد سیتا پور ۔ میر حشمت علی صاحب مرید اول و مخلص خاص حضرت والد ماجد
۱۷/۱۳۲۶ غرہ/۱۳۳۶

محمود غریب میانجی درگاہ شریف ۔ فضل فاطمہ اہلخانہ محترمہ حضور اچھے صاحب قدس سرہ
دوم/۱۳۲۷ ۱۴

شوال المکرم

غنیمت فاطمہ دختر شاہ اولاد رسول صاحب ۔ شادی آپا خادمہ حضرت شاہ آل رسول صاحب
۴/۱۳۱۴ ۸

پیاری ۔ جزیت فاطمہ دختر ستھرے میاں صاحب قدس سرہ ۔ فضل فاطمہ جانی بیگم
یکم ۱۸ ۱۹

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جمال فاطمہ دختر حضرت ستھرے میاں ۔ سید الطاف حسین پسر سید داور علی

٢٦ ٢٦

لالن آپا خادمہ جدہ فقیر ۔ قدسیہ بیگم دختر سید محمد عسکری صاحب

٩ ٢٩

پسر خورد سید اسحاق حسن صاحب ۔ فیروز علی خادم والدہ صاحبہ سید آل عبا

٢/١٣٣٢ ١٢/١٣٣٢

ذیقعدہ

حیات فاطمہ زوجہ شاہ نورالحسن صاحب ۔ بہار فاطمہ زوجہ سید سجاد علی صاحب ابن سید منتجب حسین صاحب

٧ ٢٠

گلشن آپا ۔ الماس خادم فقیر ۔ شیخ دلدار حسین صاحب مختار عام حضرت جدامجد

٩ ١٨/١٣٢٢ ١٣/١٣٢٢

میاں جی غلام نبی صاحب ۔ مرجانہ خادمہ ہمشیرہ خورد فقیر ۔ میاں جی رحمت اللہ صاحب

٢٦/١٣٢٥ شب ٢٠/١٣٢٦ ٢٩/١٣٢٩

ذی الحجہ

سید دلدار حیدر صاحب ۔ کلثوم فاطمہ دختر شاہ ظہور حسن صاحب ۔ افتخار فاطمہ بنیادی بیگم

٦ ١١ ٢٧

حضرت شاہ حقانی قدس سرہٗ ۔ اولاد احمد سریت وال سرکار خورد

١٧ ٩/١٣٢٩

نجف خان خادم شاہ ابوالحسین صاحب ۔ سردار عالم پسر ہمشیرہ دوگی فقیر

٦/١٣٢٥ ٧/١٣٢٩

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حافظ عبدالکریم صاحب استاد فقیر۔ خدیجہ دختر سید ظہور حیدر صاحب۔

١٠ / ١٣٢٦	٢٦ / ١٣٣٣

شیریں خادمہ آرزو بیگم۔ ضمیرن خادمہ غنیمت فاطمہ صاحبہ۔

١٢ / ١٣٣٥	٢٥ / ١٣٣٨

اسمائے صاحبان مزارات ومقابر واقع درگاہ برکاتیہ مطابق ترتیب نقشہ

پہلے نقشہ کے دروازہ احاطہ کو دروازہ احاطہ درگاہ شریف کے محاذی کر کے رُخ صحیح کرلیا جائے

نمبر نقشہ	اسماء	نمبر نقشہ	اسماء
	روضہ حضرت صاحب البرکات قدس سرہ	٦	حضرت شاہ سوندھا صاحب
١	حضور صاحب البرکات	٧	حضرت مخدوم عالم پیارے صاحب
٢	حضور اچھے میاں صاحب		دالان مشرقی روضہ حضور صاحب البرکات
٣	حضور صاحب عالم صاحب		
	دالان شمالی روضہ حضور صاحب البرکات	١	حضرت سید شاہ آل رسول صاحب
١	حضرت شاہ بھکاری صاحب	٢	حضرت شاہ حمزہ صاحب
٢	حضرت شاہ گدا صاحب	٣	سید شاہ محمد عسکری صاحب
٣	سید محمد امیر صاحب	٤	سید شاہ اولاد رسول صاحب
٤	مخدوم عالم بدے میاں		دالان مغربی روضہ حضور صاحب البرکات
٥	سلطان عالم صاحب		

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

نمبر نقشہ	اسماء
۱	شاہ سید عالم صاحب
۲	سید شاہ مقبول عالم صاحب
۳	سید مرتضیٰ حسن صاحب
۴	سید شاہ عالم صاحب
۵	سید شاہ محمد حسن صاحب
۶	سید برکات حسن صاحب
	دالان جنوبی روضہ حضور صاحب البرکات
۱	حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم صاحب
۲	سید شاہ ظہور حسین چھٹو میاں صاحب
۳	سید شاہ محمد باقر صاحب۔
۴	سید شاہ غلام محی الدین فقیر عالم صاحب
۵	حضرت شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب
۶	سید شاہ نور الحسن منجھلے صاحب
	روضہ حضرت شاہ آل محمد قدس سرہ
۱	حضرت شاہ نجات اللہ صاحب
۲	حضور سید شاہ آل محمد قدس سرہ
۳	حضرت شاہ ستھرے صاحب
	حظیرہ حضرت شاہ حقانی

نمبر نقشہ	اسماء
	غنیمت فاطمہ والدہ شاہ حمزہ صاحب
	حضرت شاہ حقانی صاحب
	بولو صاحب بنت شاہ برکات اللہ صاحب
	النجار حضرت شاہ حمزہ صاحب
	النجار حضور اچھے میاں صاحب
	ان پانچ حضرات کے پانچ مزار اسمیں ہیں۔ مگر ترتیب یاد نہیں۔
	دالان پائین روضہ شاہ آل محمد
۱	سید خورشید عالم صاحب
۲	سید علی حسن اقبال حسن صاحب
۳	سید شاہ ابو الحسن میر صاحب
۴	حاجی سید شاہ یوسف حسن صاحب
۵	حاجی سید عبد اللہ صاحب
	گنج مزارات و مقابر سرکار خورد
	یہاں بہت سے جو ٹوٹ پھوٹ گئے تھے لہٰذا حضرت سید شاہ ابو الحسین میاں صاحب نے بحیثیت ممبر کمیٹی انتظامی درگاہ معلے اُن سب کا یکجائی پختہ پلاستر کرا کے ایک چبوترہ بنا دیا اس چبوترے میں ایک قبر کا تعویز ممتاز بنا ہوا ہے جس پر نمبر ا

Ataunnabi.com

نمبر نقشہ	اسماء
	نقشہ میں لگا ہے یہ حضرت فقیر صاحب سرکار خورد کی قبر ہے اور اس میں باغ یختہ کی متعدد عورتیں اور سرکار خورد کی بھی عورتیں بہت سی مدفون ہیں
	گنج مزارات و مقابر سرکار کلاں
	حسب صراحت بالا۔ اسمیں ایک ممتاز قبر اکرام فاطمہ والدہ شاہ ابوالحسین صاحب کی ہے۔ اور اسی میں سید دلدار حیدر صاحب و سید محمد حیدر صاحب و سید حسین صاحب و بہار فاطمہ و حیات فاطمہ و وزیرن بی بی والدہ بہار فاطمہ و سیدۃ النسا زوجہ سید منتخب حسین صاحب و انصار فاطمہ دختر شاہ آل رسول صاحب و تجمل فاطمہ ہمشیرہ والد ماجد فقیر جو خورد سالی میں انتقال کر گئیں۔ دوراثت فاطمہ ہمشیرہ خورد سال فقیر اور ان کے علاوہ اور متعدد مستورات اور لڑکیاں خورد سال سرکار کلاں کی مدفون ہیں۔

نمبر نقشہ	اسماء
	زنانہ حظیرہ
	اسمیں سرکار کلاں و خورد کی اکثر مستورات کی قدیم مقابر ہیں جنکے نام معلوم ہوئے وہ لکھے جاتے ہیں بقیہ کے آگے نامعلوم الاسم لکھدیا ہے
۱	والدہ سید محمد حسن صاحب سرکار خورد سرہانے تاریخ لگی ہے۔
۲	نامعلوم الاسم
۳	زوجہ سید خورشید عالم صاحب
۴	امیر زادی دختر امیر صاحب
۵	نامعلوم الاسم
۶	نامعلوم الاسم
۷ تا ۱۳	نامعلوم الاسماء
۱۴	زوجہ اولیٰ حضرت ستھرے صاحب والدہ جامیاں صاحب لوح پر تاریخ کندہ ہے۔
۱۵	شیخانی نامعلوم الاسم
۱۶	آل فاطمہ دختر ستھرے میاں صاحب
۱۷	سید نور الحسین صاحب
۱۸	نامعلوم الاسم

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نمبر نقشہ	اسماء
۱۹	فضل فاطمہ بوجی زوجہ ثانیہ حضرت ستھرے صاحب سرہانے پتھر بر تاریخ وصال کندہ ہے۔
۲۰	نامعلوم الاسم
۲۱ تا ۲۳	بچوں کی قبریں ہیں۔
	گنج مقابر پشت حجرہ شاہ ابوالحسین صاحب
۱	آل حسن پسر حکیم سید آل حسین صاحب
۲	نامعلوم الاسم
۳	اولاد فاطمہ بی بی صاحب زوجہ سید جان عالم صاحب۔
۴	سید نور عالم صاحب
۵	قریب النساء زوجہ عبدالوہاب
۶	دختر مصطفیٰ خاں
۷	افتخار عالم سدے میاں متصل دیوار حجرہ۔ اس گنج مقابر میں اور بھی بہت سی قبور ہیں۔ مگر اب وہ زمین کے برابر ہوگئی ہیں۔ نشان نہیں رہا یہ گنج مقابر کوئی پختہ حدبندی نہیں رکھتا صرف سطح کی پشتی بلندی سے امتیاز ہے۔

نمبر نقشہ	اسماء
	گنج مقابر اطفال
	اس کی بھی پختہ حدبندی نہیں سطح کی بلندی پستی سے امتیاز ہے اس میں چار مقابر معلوم الاسماء ہیں اور انکے سوا اور بھی بعض قبور پختہ اب بھی موجود ہیں۔ اور بکثرت ایک دوسرے میں ملکر مثل ایک پشتہ کے ہوگئی ہیں۔ زیادہ تر قبور اس میں دونوں سرکاروں کے اطفال خورد سال کی ہیں۔
	حجرہ شاہ ابوالحسین صاحب
	اس میں کئی قبریں تھیں۔ مگر اب ایک کا نشان معلوم ہوتا ہے جو غالباً زوجہ اودھے سید برکات حسن صاحب کی ہے جو دفن یقیناً اسی میں ہیں۔
	حظیرہ بادشاہ میاں
	مکان موسومہ کچہری کے سامنے کے تھوڑے سے حصہ زمین کو حظیرہ بادشاہ میاں کہتے ہیں جس پر اب کوئی عمارت نہیں میدان ہے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نمبر نقشہ	اسماء
	اب اس میں قریب دروازہ صدر مکان کچہری ایک نامعلوم الاسم قبر قدیم کا تعویذ ظاہر ہے باقی قبور کی علامات جاتی رہیں۔ اسی حظیرہ میں حضرت سائیں صاحب ولد حضور اچھے صاحب قدس سرہ العزیز کا بھی مزار تھا اب وہ بھی معین معلوم نہیں۔ بادشاہ میاں جو شاید حضرت شاہ نجات اللہ صاحب کے صاحبزادہ تھے وہ بھی یہیں دفن ہیں۔
	حظیرہ والدہ سید ابوالحسن میر صاحب
۱	ظہور فاطمہ بنت شاہ آل رسول صاحب
۲	اولاد فاطمہ بنت شاہ اولاد رسول صاحب
۳	رقیہ بیگم زوجہ اولیٰ شاہ ابوالحسین صاحب
	حظیرہ پر دادی صاحبہ
۱	قدرت فاطمہ زوجہ شاہ اولاد رسول صاحب
۲	آرزو بیگم بنت سید محمد جعفر صاحب
۳	دیانت فاطمہ زوجہ سید شاہ محمد جعفر صاحب
	برآمدہ شاہ احمد اللہ

نمبر نقشہ	اسماء
۱	شاہ احمد اللہ صاحب خلیفہ
۲	یہ مزار دیوار حجرہ میں ہے اس کی بنیاد میں ایک ڈاٹ کے اندر ہے ڈاٹ باہر سے دکھائی دیتی ہے یہ شاہ صاحب ممدوح کے کسی چیلے کا ہے
۳	انتظار فاطمہ عمۂ فقیر
	صحن پختہ پائین حظیرہ
۱	ابوالبرکات جیلانی پسر خورد سال شاہ ابوالحسین میاں صاحب
۲	جمال فاطمہ دختر حضرت ستھرے صاحب
۳	فضل فاطمہ جانی بیگم
۴	نثار فاطمہ زوجہ شاہ آل رسول صاحب
۵	خیریت فاطمہ بنت حضرت ستھرے صاحب
۶	امتیاز فاطمہ بنت سید ابوالحسن میر صاحب
۷	دختر سید حسین حیدر صاحب
۸	پسر یا دختر سید حسین حیدر صاحب
۹	امین الحسن لاڈلے میاں برادر فقیر
۱۰	قدسیہ بیگم بنت سید محمد عسکری صاحب
۱۱	افتخار فاطمہ بنیادی بیگم
۱۲	محب فاطمہ بنت شاہ اولاد رسول صاحب
۱۳	غنیمت فاطمہ بنت شاہ اولاد رسول صاحب

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

نمبر نقشہ	اسماء
	صحن پیش مکتب میاں جی صاحب
۱	راحت فاطمہ بگی بیگم
۲	سید ظہور حیدر صاحب
۳	عائشہ زوجہ ثانیہ سید آل نبی صاحب
۴	سید آل احمد پسر حکیم آل حسین صاحب
۵	امانت فاطمہ حسینی بیگم
۶	حکیم سید آل حسین صاحب
۷	طفیل فاطمہ ابرار بیگم
۸	بلقیس فاطمہ
	حجرہ برآمدہ مکتب
۱	رضیہ بیگم ہمشیرہ فقیر
۲	ریحان فاطمہ

باغ میں بھی متعدد مزارات قدیمہ ہیں اگرچہ وہ اب زمین سے ہموار ہوگئے ہیں نشان اوپر نہیں رہا۔ اُس جگہ جہاں عمارت جدید بنام سماع خانہ کا دروازہ سید مہدی حسن صاحب نے اس باغیچہ میں توڑا ہے وہاں مزار حضرت بی بی حنیفہ حضرت شاہ حمزہ کی کھلائی اور حضرت کے والد ماجد قدس سرہما کی مریدہ و مستفید خاص کا ہے۔ اگر اس دروازے سے کوئی اندر آئے تو وہ مزار پامال ہوتا ہے۔ اس باغیچہ کے کنارے پر مصلی عید کے صحن افتادہ کے برابر ایک چبوترہ نماز پڑھنے کا قدیم الایام سے اب تک تھا۔ چند برس پہلے سید مہدی حسن صاحب نے اُسے کھود کر اُس کی جگہ متعدد سقائے بنائے۔ جو اب بیکار پڑی ہیں اور ان میں سے کچھ سقائے توڑ کر ان کی جگہ زینہ برآمدہ پیش مکتب کا بنالیا گیا ہے۔

نمبر نقشہ	اسماء
	سائبان طینے
۱	انطار فاطمہ نازنین بیگم دختر مسعود حسن
۲	لطیف فاطمہ شیعی المذہب
۳	اعجاز فاطمہ سجادی بیگم
۴	فاطمہ دختر اعجاز فاطمہ سجادی بیگم
۵	سید شاہ نورا احمد صاحب
۶	خاتون فاطمہ والدہ سید مہدی حسن صاحب
	صحن پائین روضہ شاہ آل محمد
۱	اس میں اب اس وقت چھ قبریں

Ataunnabi.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نمبر نقشہ	اسماء	نمبر نقشہ	اسماء
۲	پائی جاتی ہیں جن میں سے ۴ ر	۲	نامعلوم الاسم
۳	۵ ، ۶ زوجہ اولی سید نور عالم	۳	زوجہ عبدالواحد
۴	اور اُن کی والدہ بدے میاں کی زوجہ آئے		
۵ ۶	سے لڑکی کی ہیں ترتیب معلوم نہیں۔	۴	رنگیلے میاں
	محوطہ سریت والان سرکار خورد		
۱	نامعلوم الاسم		

بعض اعمال و نسخجات خاندانی مجرّب

دفع درد سر:۔ ان آیات کو تین بار پڑھے اور سر پر دم کرے یا لکھکر سر پہ باندھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ج لَا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ. وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِى الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ہ

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

دفع دردِ نیم سر: یہ آیت تین بار پڑھے اور سر پر دم کرے یا لکھ کر سر پر باندھے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كٓهٰيٰعٓصٓ ۞ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۞ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۞ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّىْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۞

دفع دردِ چشم: یہ آیت تین مرتبہ پڑھ کر آنکھ پر دم کرے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ. اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِىْ يَاْتِ بَصِيْرًا ج وَاْتُوْنِىْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۞ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۞ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞

ناک سے خون بہنا بند ہونے کے لئے:

یہ آیت سات مرتبہ پڑھ کر ناک پر دم کرے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِىْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِىْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِىَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِىِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۞

دفع دردِ گوش: یہ آیت سات مرتبہ پڑھ کر کان پر دم کرے یا لکھ کر کان میں باندھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِىْۤ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۞ فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۞ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَیْرٍ لَّکُمْ ۔

دفع درد دندان ۔ امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسم مبارک عبداللہ صدیق اکبر ابوبکر لکھ کر دانت کے نیچے رکھے۔

کھانسی دور ہونے کے لئے ؛ اس آیت کو لکھ کر دھو کر پئے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ ج لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ۝

زبان کا درد دور ہونے کے لئے :- ان دونوں آیتوں کو لکھ کر گردن میں باندھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰہُ بِلِسَانِکَ لِتُبَشِّرَ بِہِ الْمُتَّقِیْنَ وَتُنْذِرَ بِہٖ قَوْمًا لُّدًّا ۝ لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖ ؕ ۔

ھکلاپن دور ہونے کے لئے :- یہ آیت لکھ کر دھو کر پئے جب تک ہکلاپن دور نہ ہو۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ ۝

دفع درد حلق :- یہ آیتیں پڑھ کر حلق پر دم کرے یا لکھ کر گردن میں باندھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَاَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝ قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَاَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَھَلْ اِلٰی خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ ؕ

گردن کا درد دور ہونے کے لئے :- اس آیت کو سات بار پڑھ کر گردن پر دم کرے یا لکھ کر اس پر باندھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلًا فَھِیَ اِلَی

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

الازقان فھم مقمحون ٥

ہاتھ کا درد دور ہونے کے لئے:۔ اس آیت کو تین بار پڑھکر ہاتھ پر دم کرے یا لکھکر ہاتھ میں باندھے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

بل یدٰہ مبسوطتٰن ینفق کیف یشاء و لیزیدن کثیرا منھم ما انزل الیک من ربک طغیانا و کفرا و القینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیمۃ کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاھا اللہ و یسعون فی الارض فسادا و اللہ لا یحب المفسدین ٥

وما لنا الا نتوکل علی اللہ وقد ھدٰنا سبلنا و لنصبرن علی ما اذیتمونا و علی اللہ فلیتوکل المتوکلون ٥

درد بازو اور ہڈی کے ہر درد کے دور ہونے کے لئے: اس آیت کو تین بار پڑھکر درد کی جگہ دم کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ ان ربکم اللہ الذی خلق السمٰوٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش قف یغشی الیل النھار یطلبہ حثیثا و الشمس والقمر والنجوم مسخرٰت بامرہ الا لہ الخلق والامر تبرک اللہ رب العٰلمین ٥ ادعوا ربکم تضرعا و خفیۃ انہ لا یحب المعتدین ج ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا وادعوہ خوفا و طمعا ان رحمت اللہ قریب من المحسنین ٥

دفع درد سینہ: سورۂ الم نشرح شریف پڑھکر سینہ پر دم کرے

دفع درد وجگر و گردہ:۔ ان آیات کو پڑھکر گردہ وجگر کے مقام پر دم کرے یا لکھ کر دھو کر پیئے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

طٰہٰ ۚ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی ۙ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰی ۙ تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی ؕ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ۝

دفع درد طحال: اس آیت کو سات بار پڑھ کر تلی پر دم کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ۬ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۝ اور پھر یہ دعا پڑھے یا طحال ارجع علے مکانک بحق سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دفع درد پشت: اس آیت کو سات بار پڑھ کر دم کرے یا لکھ کر اس پر باندھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ یَوْمَ تُبْلَی السَّرَآئِرُ ۙ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝

دفع درد شکم: اس آیت کو تین بار پڑھ کر دم کرے یا لکھ کر دھو کر پیئے یا باندھے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ؕ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ج وَاِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝

گرم تپ کے دفع کے لئے: اس آیت کو پڑھ کر دم کرے یا لکھ کر دھو کر پیئے یا باندھے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ۙ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَیْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

الْاَخْسَرِیْنَ ۝

دفع لرزہ: اس آیت کو سات بار پڑھکر دم کرے اور ایک پرچہ میں لکھ کر گلے میں باندھے اور ایک لکھکر دھوکر پیئے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا ۔

دفع سحر: یہ آیت لکھ کر بازو پہ باندھے سحر اثر نہ کرے۔ اور اگر سحر کا اثر ہو جائے چند بار اسے پڑھے سحر دور ہو جائے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰہَ سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝

خواب میں ڈرتا ہو تو اس آیت کو پڑھے یا لکھکر گلے میں ڈالے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝

بیداری میں ڈرتا ہو تو اس آیت کو لکھ کر گلے میں باندھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝

آسیب زدہ کے کان میں گیارہ بار یہ آیۂ کریمہ پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝

دفع یرقان اس آیت کو لکھ کر گلے میں باندھے یا دھو کر پیئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

دفع صرع: سورۂ سجدہ لکھ کر بازو پر باندھے۔ اگر مرگی والا بیہوش ہو تو اس پر سورۂ وَالَّیل پڑھ کر دم کرے۔

اسقاط حمل سے حفاظت کے لیئے: اس آیت کو لکھ کر کمر میں باندھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

حمل نہ رہنے کے لئے: اس آیت کو لکھ کر عورت کے گلے میں باندھے۔ جب تک یہ گلے میں رہیگی حمل نہ رہیگا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

آسانیٔ ولادت: یہ آیت لکھ کر پیٹ یا گلے میں باندھے اور بعد ولادت فوراً کھول ڈالے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا۔

زیادتیٔ شیر: اس آیت کو کاغذ پر لکھ کر گائے کے دودھ سے دھو کر تین روز برابر عورت کو پلائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ج وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ.

بچوں کا دودھ چھڑانے کے لئے:۔ سورہ بروج لکھ کر بچے کے گردن میں ڈالے۔

لڑکی کا پیام آنے کے لئے:۔ ہر روز سورۂ اخلاص شریف پڑھے۔

دشمنوں پر فتح و ظفر اور حصول عفو و عافیت دارین اور جملہ مطالب دینی و دنیوی کے لئے جامع دُعا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاتِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

بجلی گرنے اور بادل کی گرج کا ڈر دور ہونے کے لئے یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ مَنْ يُّسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

نماز عشاء کے بعد وتر سے پہلے چھ رکعت یہ اسماء متبرکہ ہر رکعت میں چھ بار پڑھے۔ بفضلہ تعالیٰ ہر قسم کی مرادات دینی و دنیوی اگرچہ وہ کیسی ہی مشکل الحصول ہوں نہایت سہولت اور جلدی سے حاصل ہو جائیں۔ اول آخر درود شریف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یا عظیم الجلال ویا واسع النوال ویا بدیع الکمال ویا حسن الفعال ویا رازق العباد علٰی کُلِّ حَال۔

مچھر اور پسو کے دفع کے لئے آیۂ کریمہ "کانما یساقون الی الموت وھم ینظرون" مع تسمیہ پڑھ کر اپنی انگلی سے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اشارہ کرے۔

اس نقش کو چالیس روز متواتر دیکھے انشاء اللہ تعالیٰ دیدار حق تعالیٰ خواب میں نصیب ہو۔ مگر دل میں شک کو راہ نہ دے نقش معظم یہ ہے

س یا اللہ مشح وص
سلا وحروف
ص ع وسس یا محمد

ترکیب نماز استخارہ:۔ آدھی رات کو اٹھ کر خلوت میں دو رکعت نماز نفل بہ نیت نماز استخارہ پڑھے بحضور قلب اور اس میں ایاک نعبد وایاک نستعین کی اس قدر تکرار کرے کہ کیفیت استغراق حاصل ہو۔ اگر اس حالت میں سر دہنی جانب پھرے تو مراد حاصل ہے اور اگر بائیں جانب پھرے تو اس کام سے باز رہے پھر نماز تمام کرے۔

طاعت وعبادت کے شرف قبول پانے کے لئے یہ آیۂ کریمہ بہت پڑھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ **برائے حُب** وتسخیر کھاری نمک پر نماز مغرب کے وقت سات بار آیۂ کریمہ پڑھکر دم کرے اور اس نمک کو آگ میں ڈالے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِہٖ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ط

نیز اسپند کے سات دانے لیکر ہر دانہ پر ایک بار یہ آیۂ کریمہ مع تسمیہ دم کرکے آگ میں ڈالے۔ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

خارش دور ہونے کے لئے سات روز صبح کو لکھ کر چاٹے مع تسمیہ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَۃٍ اَوْ تَرَکْتُمُوْھَا قَائِمَۃً عَلٰٓی اُصُوْلِھَا فَبِاِذْنِ اللّٰہِ وَلِیُخْزِیَ الْفٰسِقِیْنَ ط

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مرگی کے دفع کے لئے: جب مرگی آئے اُس وقت مریض کی پیشانی پر لکھے عسق عسق اگر بچہ روتا ہو تو یہ تعویز لکھ کر گلے میں باندھے۔ اطط اطط ططط ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ۃ

برائے کفایت ہر مہم: تین دن سو سو بار یہ دعا مع تسمیہ پڑھے یا اللّٰہ و یا مَمَدِیْ وَمِنْ عِنْدِكَ مَدَدِیْ وَعَلَیْكَ مُعْتَمَدِیْ و یا مُنْتَهٰی فَرَجِیْ بِحَقِّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۃ۔

طریقۂ ختم قادریہ۔ اس خاندان عالی کے مجرب ترین اعمال سے ہے۔ جملہ حاجات دینی و دنیوی کے لئے باذنہ تعالیٰ مفید۔ اوّل درود قادریہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَّ اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ایک سو گیارہ بار۔ اور اگر یہ نہ پڑھ سکے تو اسکی بجائے یہ مینو پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ۔ پھر کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ایک سو گیارہ بار پھر سورۂ اخلاص شریف ایک سو گیارہ بار پھر سورہ الم نشرح ایک ہزار گیارہ بار۔ اور اس سورہ کے شروع کرنے کے وقت سورہ یٰسین شریف تین بار ایک یا دو یا تین آدمی پڑھیں۔ پھر سورۂ الم نشرح کے بعد سورۂ فاتحہ ایک سو گیارہ بار۔ پھر وہی درود شریف ایک سو گیارہ بار اور سورۂ اخلاص شریف ایک سو گیارہ بار اور یا حضرت شیخ عَبْدُ الْقَادِرْ اَعْطِنِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ ایک سو گیارہ بار پڑھ کر ختم کرے۔ بعد ختم اگر ممکن ہو تو تھوڑی شیرینی پر ورنہ ویسے ہی حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پر فتوح کا فاتحہ پڑھے۔ اور اپنی حاجت حضرت رب العزت

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سے طلب کرے۔

طریقہ ختم خواجگان:۔ معمولہ خاندانی مجرّب برائے جمیع حاجات دینی ودنیوی۔ اوّل ایک شخص دوگانہ ادا کرے جس میں ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھے۔ بعد دوگانہ ہاتھ اٹھا کر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے "یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَیَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَیَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ وَیَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ یَارَبِّ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ یَارَبِّ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اس کے بعد سورۂ فاتحہ مع تسمیہ سات بار درود شریف۔ سو بار الم نشرح مع تسمیہ اناسی بار سورہ اخلاص مع تسمیہ ایک ہزار ایک بار پھر سورۂ فاتحہ سات بار درود شریف سو بار پڑھکر ختم کرے۔ اور اسم ختم کے پڑھنے کے درمیان میں کوئی اور بات نہ کرے۔ یہ ختم سات آدمی جمع ہوکر پڑھتے ہیں۔ لیکن زائد اور کم میں مضائقہ نہیں۔ بعد ختم مٹھائی پر فاتحہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی وخواجہ ابوالحسن خرقانی وخواجہ یوسف ہمدانی وخواجہ عبدالخالق غجدوانی وخواجہ ابومنصور ماتریدی وخواجہ احمد یسوی وخواجہ بہاء الدین نقشبند کا پڑھے۔ اوّل سات روز شیرینی ضرور ہے بعد کو نہ ہو تو بھی مضائقہ نہیں۔ ہمارے خاندان میں یہ ختم بلا رعایت شیرینی بعد نماز مغرب برابر ہوا کرتا تھا۔ اب تو ہم نے سب معمولات اکابر ترک کردیئے۔

برائے شفا ہر مرض ہر وقت بیٹھتے اٹھتے لیٹتے چلتے ہر حال میں دل سے خواہ وضو ہو نہ ہو بہر حال آیت کریمہ اَللّٰہُ الصَّمَدُ جس قدر پڑھی جا سکے پڑھے۔ نیز نقش مثلث اسم پاک یاغفور کا بغیر لکیریں کھنچے بھرے اور رف اور و

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جوف دار لکھے۔ اور لمبائی سے اُس کاغذ کے تین ٹکڑے کر کے ایک ایک ٹکڑا ایک ایک دن پانی میں گھول کر مریض کو پلائے۔

کشایش رزق کے لئے:۔ نماز مغرب یا عشاء کے بعد سر برہنہ ایسی جگہ بیٹھ کر جہاں اس پر کسی کا سایہ نہ پڑے۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف اُس کے بعد "یا مُسبّب الاسباب" پانچ سو بار پڑھے۔

لڑکیوں کا نصیبہ کھلنے کے لئے:۔ یہ تعویز لکھ کر گلے میں ڈالے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللھم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد بارک وسلم یا حلیما لاتعجل وکریما لایبخل یاذا الجبروت والملکوت یاذا الحول والقوۃ یاذا الشفاعۃ یا ذا الرحمۃ الواسعۃ یالا الہ الاانت الملک المحمود الکریم الموجود والغفور الودود وماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب برحمتک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد و الہ اجمعین۔

برائے حصول مرادات ہر قسم: یہ رباعی پڑھا کرے یہ

اے کہ بے لم یزل اے خالق شمس و قمر داری زحال من خبر بر حال ما کن یک نظر

برائے زیارت دیدار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب جمعہ میں سو بار دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللھم رب البلد الحرام والشھر الحرام والحل الحرام والرکن والمقام اقراء علی روح سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منا السلام۔

برائے حصول غنا و تو انگری: ہر روز بارہ بار یہ کلمات پانچوں نمازوں کے بعد پڑھا کرے "یا قوی یا غنی یا ملی یا وفی" اگر

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کسی کو ریاح زائد آتے ہوں۔ یہ تعویذ لکھکر دھو کر پیئے۔ عزمت علیکم یامعشر الجن والانس ادفعوا جمیع البلاء والافۃ یا غفور یا غفور۔

برائے تولد فرزند نرینہ۔ آیہ کریمہ لو انزلنا ھذا القران علی جبل اخر سورہ حشر تک لکھکر عورت کے سامنے دکھائے۔

دودھ زائد ہونے کے لئے عورت کے گلے میں لکھکر باندھے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام وما تزداد وکل شئ عندہ بمقدار علم الغیب والشھادۃ الکبیر المتعال برحمتک یا ارحم الراحمین۔

یہ اسماء لکھکر تین روز دھو کر پیئے علم فراموش نہ ہو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یاحی یا قیوم یارب موسی وھارون یا عیسی۔

کند ذہن شخص کو سات روز ان کلمات میں سے روز ایک ایک کسی کھانے کی چیز پر لکھکر کھلائے۔ پہلے دن فتعالی اللہ الملک الحق دوسرے دن رب زدنی علما۔ تیسرے دن سنقرئک فلا تنسی چوتھے دن اللہ یعلم الجھر وما یخفی۔ پانچویں دن لاتحرک بہ لسانک لتعجل۔ چھٹے دن ان علینا جمعہ وقرانہ ساتویں دن فاذا قرانہ فاتبع قرانہ

آسانی ولادت کے لئے ۴۴ سے مربع بھر کر گلے میں ڈالے۔

دفع آسیب کے لئے ۵۴ سے مربع بھر کر گلے میں ڈالے۔

زائد ہنسی دور ہونے کے لئے سولہ سے مربع بھر کر گلے میں ڈالے اور

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

پریشانی خاطر دور ہونے کے لئے ۲۱ سے مربع بھر کر گلے میں ڈالے اور نظر بد دور ہونے کے لئے ۸۰ سے مربع بھر کر گلے میں ڈالے۔ اگر ایسا مرض ہے جو کسی طرح دور نہیں ہوتا تو یہ تعویذ لکھکر کھلائے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الم المص الر المر کھیعص طٰہٰ طس طسم یٰس حم حمعسق ق ن ص وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ یہ مٹی پر پڑھکر سوتے آدمی پر ڈالو تو وہ سوتا رہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم وجاءت سکرت الموت بالحق ذٰلک ما کنت منہ تحید۔ آیت کرسی چنبیلی کے پھول یا اور کسی خوشبو پر دم کر کے دے محبت عظیم پیدا ہو۔

زیادتی عقل کے لئے اگرچہ مادر زاد احمق ہو یہ طلسم مشک وزعفران سے لکھکر کھلائے۔ ط۱۱۱ـــــ۱۱۶۴۱۱۱ع۴ط

نامردی دور ہونے کے لئے پانسو بار طہارت کے ساتھ ایک جگہ بیٹھکر پڑھے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا حی حین لاحی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یا حی اور یہ تین تعویذ تین دن لکھکر کھلائے۔ پہلے دن مع تسمیہ یا کھیعص یا حی یا قیوم یا الٰہی اسئلک بحرمۃ سیدنا محمد وفاطمۃ والحسن والحسین علیہم السلام ان تعافینی من العنۃ وتقدرلی علی الجماع وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ اجمعین۔ دوسرے دن یا حمعسق یا احد یا صمد یا ذوالجلال والاکرام لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین اسئلک ان تعافینی من العنتہ وتقدرلی علی الجماع وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ اجمعین

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدائحِ مُرشد

مرتبہ

فقیر سید حسن میاں قادری۔ برکاتی۔ ابوالقاسمی عفی عنہ

ناشر

برکاتی پبلشرز ۱۲۳، کھارادر کراچی

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

"دلِ فریاد"

از مولانا سید آل مصطفیٰ صاحب۔ قادری

روضے پہ جانے والے اتنا پیام کہنا

چوکھٹ پہ اُن کی جاکر قدموں پہ گڑگڑا کر
کہنا مؤدبانہ میرا سلام کہنا

حاصل ہو جب اجازت ہو اُن کی جب عنایت
جو کچھ بھی اُن سے کہنا با احترام کہنا

کہنا یہ کہہ رہا تھا اک بے کسی کا مارا
ہے تنگ جس پہ شاہا عمرِ تمام کہنا

گھٹ گھٹ کے مر چکا ہے مر مر کے جی رہا ہے
سید میاں تمہارا ادنیٰ غلام کہنا

ہستی پہ اُس کی آقا ہنستی ہے ساری دنیا
اب ہو رہا ہے گویا قصہ تمام کہنا

اے شمع بزمِ عرفاں!! کب تک یہ یاس و حرماں
دل کی ہر اک تمنا ہے تشنہ کام کہنا

اعدائے دیں کے نرغے دنیائے دوں کے جھگڑے
سلجھائے کیونکر آقا تیرا غلام کہنا

دنیا کے مخمصوں سے آقا اُسے چھڑا کے
خادم بنا دو دیں کا سچا غلام کہنا

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تم نے تھا جس کو پالا ہے اس پر تنگ دنیا
کیا ہیں تمہیں گوارا طعنِ عوام کہنا

بچھڑا ہوا ہے گھر سے مولا تمہارے در سے
تم کو ہے یاد کرتا ہر صبح و شام کہنا

بغداد سے جو آئی عشقی نے جو پلائی
کیجئے عطا خدارا اس میں سے جام کہنا

سید نے دین و دنیا سونپے ہیں تم کو آقا
بس مختصر یہ قصہ بعدِ سلام کہنا

"گاگر"

از مولینا غلام جیلانی ———— صاحب قادری قاسمی اعظمی

اٹھی قاسم باخدا کی یہ گاگر — چلی نائب مصطفٰے کی یہ گاگر
یہ ہے پیکرِ رعب جاہ و جلالت — کہ ہے ابن شیرِ خدا کی یہ گاگر
پڑھو سُنّیو! جوش سے یہ ترانہ — ہے محبوب احمد رضا کی یہ گاگر
منور ہے دل. جان و ایمان. اس سے — کہ ہے جانِ بدرالعلٰے کی یہ گاگر
کرے گی یہی آج مشکل کشائی — کہ ہے ابن مشکل کشا کی یہ گاگر
شفاءِ مرض کے لئے ہے یہ کافی — رکھو سر پہ. دار الشفا کی یہ گاگر
یہ کہتا ہے ساقی چلے آؤ! پیاسو — بنی سرورِ اولیا کی یہ گاگر
خذوا فاشربوہ ھنیئاً مریئا — کہ ہے شاہ جود و عطا کی یہ گاگر
اَلَا اِنَّ فِیہِ شَرَاباً طَھُوراً — ہے بے شبہہ آبِ بقا کی یہ گاگر
بھلا قاسمی کیوں ہو محروم اس سے — کہ ہے قاسم بادشاہ کی یہ گاگر

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

"گاگر"

از سید حسن میاں ——— قادری۔ قاسمی

بڑی شان سے دیکھو آتی ہے گاگر | درِ شاہِ قاسم پہ جاتی ہے گاگر
دلوں کی مرادیں دلاتی ہے گاگر | مدینے کے جلوے دکھاتی ہے گاگر
شرابِ حقیقت پلاتی ہے گاگر | خودی کو خدا سے ملاتی ہے گاگر
دلوں کی کدورت مٹاتی ہے گاگر | نبی کی محبت جگاتی ہے گاگر
عجب رنگ دل میں جماتی ہے گاگر | مئے عشقِ احمد قاسم پلاتی ہے گاگر
عجب قاسمی رنگ لاتی ہے گاگر | مریدوں کے رتبے بڑھاتی ہے گاگر
دکھاتی ہے کوزہ میں دریا کا منظر | گناہوں کے خرمن بہاتی ہے گاگر
چلو قادریو! بھرو اپنے جھولی | کہ بغدادی صدقے لٹاتی ہے گاگر
ہیں کفار سب دور رحمت سے انکی | یہ حکمِ شریعت سناتی ہے گاگر
وہابی نہ کیوں کر کہے شرک و بدعت | کہ اس پر تو آرہ چلاتی ہے گاگر
کرے خاکساری بھی اس کی مذمت | کہ مٹی میں اس کو ملاتی ہے گاگر
کریں بھی مدام اس سے نفرت | کہ کو مرتد بتاتی ہے گاگر
نہ کیوں نیچری اس کے سایہ سے بھاگے | کہ بے دینوں کے دل ہلاتی ہے گاگر
نہ کیوں اس سے نفرت کریں رافضی بھی | کہ مدحِ صحابہ سناتی ہے گاگر
چلو قاسمِ قادری کے غلامو! | کہ قاسم کے جلوے دکھاتی ہے گاگر
رضا کے غلامو! چلو۔ تم بھی آؤ | کہ تم کو رضا سے ملاتی ہے گاگر
حسن۔ اس کو لیکر چلو تم تو سر پر | کہ بخشش کا مژدہ سناتی ہے گاگر

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

"گاگر"

از مولانا سید ——— آلِ مصطفےٰ صاحب قادری قاسمی

عجب کروفر کی ہے گاگر تو دیکھو — لٹاتی ہے جرعہ یہ منظر تو دیکھو
یہ گاگر ہے یا گنبدِ میکدہ ہے — صدائے ھُوَ اللہ لگا کر تو دیکھو
چلے آؤ مستو! یہ مے قادری ہے — ذرا اس کا ساغر چڑھا کر تو دیکھو
یہ گاگر نہیں ہے بلکہ کوزہ میں دریا — ذرا اس کا لنگر اٹھا کر تو دیکھو
گنہ گارو! آؤ نہیں روک تم کو — یہ بغدادی دریا نہا کر تو دیکھو
فنا اور بقا۔ دونوں اس میں بھری ہیں — تحمل کو اپنے بڑھا کر تو دیکھو
چمن میں گھٹا چھائی ہے کالی کالی — کوئی کہہ دے رندوں سے جا کر تو دیکھو
درِ میکدہ آج کھولا کسی نے — متاعِ دو عالم لٹا کر تو دیکھو
خمِ قادری سے فقط ایک جرعہ — مجھے میرے ساقی پلا کر تو دیکھو
یہ میخانہ۔ آباد تیرا رہے گا — ذرا اپنا صدقہ عطا کر تو دیکھو
تمنا ہے اتنی فقط میرے ساقی — کہ متوالا اپنا بنا کر تو دیکھو
محاسب سے گر چاہتے ہو رہائی — یہ گاگر کی گاگر اڑا کر تو دیکھو
یہ محفل ہے رندوں کی زاہد کہاں ہے — ذرا مے سے خرقہ بسا کر تو دیکھو
وضو کر کے پہلے مئے قادری سے — صلوٰۃِ محبت ادا کر تو دیکھو
سنا ہے کہ پھر کیف کم ہو گیا ہے — خودی کو تم اپنی مٹا کر تو دیکھو
وہابی سے پوچھو یہ ہے شرک کیونکر — اُسے شرک کی حد سنا کر تو دیکھو
ولی کی ہے تعظیم۔ تقوائے قلبی — وہابی کو قرآں پڑھا کر تو دیکھو
کہاں منع فرمایا رب و نبی نے — عفا اللہ عنہا سنا کر تو دیکھو

marfat.com
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

خدا نے ہے فرمایا واغلظ علیھم — ذرا نجدیوں کو جلا کر تو دیکھو
علی تر اس حول حدیثوں میں آیا — تو یہ عرس سنت ہے آکر تو دیکھو
غزل خوانی تیری پسند آئے سید — ذرا در پہ مرشد کے گا کر تو دیکھو

"گاگر"

از حافظ شمس الحسن صاحب قادری

یہ تم حق کے پیارے کی گاگر تو دیکھو — نبی کے دلارے کی گاگر تو دیکھو
اسے دیکھ کر محو حیرت ہے دنیا — عجب شان کی ہے یہ گاگر تو دیکھو
تمہیں دیتی ہے کیسی کچھ سربلندی — ذرا اپنے سر پر اٹھا کر تو دیکھو
چلو! میکشو! آج ساقی کے در پر — ملیں گے تمہیں جام کوثر تو دیکھو
تجلی ہے مارہرہ میں مصطفےٰ کی — ذرا در پہ قاسم کے آکر تو دیکھو
بٹیں گے یہاں غوث اعظم کے صدقے — تم اس در پہ اب لو لگا کر تو دیکھو
ہیں اللہ والوں میں باہم یہ چرچے — کہ اللہ والے کی گاگر تو دیکھو
نہ پوچھو کہ ہے ناز مجھ کو یہ کس پر — کسی کی مرے سر پہ گاگر تو دیکھو

غلاموں میں ہے شمس حاجی میاں کے
یہ قسمت تو دیکھو مقدر تو دیکھو

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

"گاگر"

از حافظ شمس الحسن ــــــــــــــــــــ صاحب قادری

درِ شاہِ قاسم کی گاگر تو دیکھو — عقیدت سے تم اس کا منظر تو دیکھو
ہے مارہری پنگھٹ پہ پیاسوں کا جگھٹ — پلاتی ہے ساغر یہ گاگر تو دیکھو
کرو تو ذرا یاد غوث الورٰے کی — لگا پار بیڑا ہے آکر تو دیکھو
شریعت۔ طریقت۔ ہیں مربوط باہم — بتاتی ہے تم کو یہ گاگر تو دیکھو
ہیں بٹتے یہاں سے فیوض اور برکات — درِ شاہِ قاسم پہ آکر تو دیکھو
مرے شاہ جی دین و سنت کے حامی — چلو۔ اُن کی گاگر سجا کر تو دیکھو
نبی کے ہیں دشمن مدام ان سے جلتے — تم اُن کو یہ گاگر سُنا کر تو دیکھو
عنایت رہے اُن کی سب سُنیوں پر — ذرا سُنیو! تم دعا کر تو دیکھو
غلاموں کو گھیرا ہے فکر و بلا نے — خبر لو ذرا ان کی آکر تو دیکھو
ہے شمسُ الحسن قاسمی در کا کتا — چڑھانے کو لایا ہے گاگر تو دیکھو

"گاگر"

از مولنا سید آلِ مصطفےٰ صاحب قادری۔ قاسمی

چلیں۔ چل کے قاسم کی گاگر اٹھائیں — بڑھیں۔ بڑھ کے ایماں کی لذت بڑھائیں
فزوں ہو محبت کا جذبہ۔ دلوں میں — درِ قاسمی پر سروں کو۔ جھکائیں
سروں پر لیا ہے جو دامن۔ کسی کا — نہ کیوں دور ہوں ہم سے ساری بلائیں

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ادھر میکدہ شاہِ قاسم (میرے ساقی) نے کھولا
اُدھر چھا گئیں سر پہ نوری گھٹائیں

فضائے چمن۔ پھر بہاروں میں بدلی
گلِ قادریت سے مہکیں فضائیں

جو طیبہ کی مے ہو۔ تو کعبہ کا ساغر
خُمِ قادریت سے جرعہ پلائیں

وہابڑے نے گاگر کو بدعت کہا ہے
اُسے نارِ دوزخ کا مژدہ سنائیں

سنابل میں ہے عبدِ واحد کا فرماں
کہ سُنّی کو صرف اپنا قائد (مرشد) بنائیں

یہ کہتے ہیں عشقی۔ روافض کی نسبت
کہ مشکل کشا سے وہ حصّہ نہ پائیں

سراج العوارف میں کہتے ہیں نوری
کہ بد مذہبوں کی بہت ہیں بلائیں

تو پھر ایک مُرتد کو۔ قائد بنا کر
نصیحت بزرگوں کی کیسے بھلائیں

جو خود راہ گم کردہ ہو اپنے دیں کی
تو ایسوں کو ہم کیسے قائد بنائیں

وہ ہو رافضی۔ خارجی۔ یا کہ لیگی
نہ ہرگز کسی کو بھی ہم مُنہ لگائیں

ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر
اِنہیں کو نہ کیوں اپنا قائد بنائیں

حسین و حسن اور جیلانی آقا
ہمیں اِن سے حاصل ہوں نوری ضیائیں

حبیبِ خدا کی جو کرتے ہیں عظمت
اُنہیں باغِ جنت کا بشریٰ سنائیں

ہو قہرِ خدا دشمنِ دیں پہ۔ نازل
رہیں سُنّیوں پہ۔ ہمیشہ عطائیں

دُعا ہے یہ سیّد کی اے میرے داور
ہوں مقبول اُس کی یہ ساری دعائیں

"گاگر"

از سیّد ——————— حسن میاں قادری

چلو۔ باوضو سر پہ۔ گاگر کو لائیں
درِ شاہِ قاسم پہ جا کر چڑھائیں

دُعا ہے الٰہی یہ جن کی ہے گاگر
ہمیں حشر میں جامِ کوثر پلائیں

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

یہ قاسم میاں موصلِ فضلِ حق ہیں — چلو نعمتیں بھر کے جھولی میں لائیں
خدایا۔ اسی پیاری گاگر کا صدقہ — ہمیں غوثِ پاک اپنا جلوہ دکھائیں
رسولِ خدا دیں یہ گاگر کا صدقہ — کہ سب اُمتی حشر میں بخشے جائیں
چلو قاسمی۔ در پہ مِٹ جانے والو — کہ ہم تم کو گاگر کے جلوے دکھائیں
چلو قادری شاہ کے نام لیوو — تمہیں قادریت کے نغمے سنائیں۔
رضاءِ خداؤ نبی یاں ملے گی — غلامانِ رضوی سے کہدو کہ آئیں
کھُلا ہے درِ جود قاسم میاں کا — چلو اپنی قسمت بھی ہم آزمائیں
بھرا اس میں آبِ حیاتِ ابد ہے — ہم اپنے دلِ مُردہ اس سے جلائیں
یہ گاگر مئے حُبِّ احمد سے پُر ہے — کہو تشنوں سے پیاس اپنی بجھائیں
کہو۔ عاصیوں سے یہ گاگر اُٹھا کر — گناہوں کے خرمن سروں سے گرائیں
ہے اُمڈا ہوا آج برکاتی دریا — گنہگار آجائیں دھوئیں نہائیں
ہیں جلوہ فگن آج اچھے میاں بھی — چلو اِن کے جلوؤں سے دل کو بسائیں
نہ مارہرہ کیوں بقعۂ نور ہو آج — کہ ستھرے میاں کی ہیں پھیلی ضیائیں
دُعا ہے یہ گاگر کے صدقہ میں یارب — کہ ہوں دُور سب خاکساری بلائیں
سبوئے ولائے علی ہے یہ گاگر — تو آج کو کیوں ہم نہ اس سے جلائیں
مدد کیجئے اپنے بندوں کی مولا — کہ ہیں لیگ کی چھائی کفری گھٹائیں
حفاظت غلاموں کی فرمائیں آقا — کہ ہیں حملہ کن دشمنوں کی بلائیں
ہے چاروں طرف نرغہ اعدائے دیں کا — ہمیں اِن کے حملوں سے مولا بچائیں
بتاتا ہے کیونکر اِسے شرک نجدی — بھری اس میں توحید کی ہیں ضیائیں
اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّر ہے شانِ مومن — تو کیونکر نہ ہم نجدیوں کو جلائیں
وہابی سے کہدو۔ کہ ہے عُرس سُنّت — عَلیٰ رَأْسِ حَوْلٍ اسے ہم منائیں

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مئے حُبِّ اصحاب اس میں بھری ہے — روافض کو پھر اس سے کیونکر پلائیں
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر — ہم اِن کی ثنا کے نہ کیوں گیت گائیں
دِلائے حسین و حسن۔ اپنا دیں ہے — نہ دُور اِس سے کیوں شمریوں کو بھگائیں
شعارِ خدا اولیاءِ خدا ہیں — تو کیونکر نہ ہم اُن کے ڈنکے بجائیں
صحابہ کا دشمن۔ نبی کا ہے دشمن — اُسے کس طرح اپنا قائد بنائیں
صحابہ کی تعظیم۔ عزت کی اُلفت — رہیں اس پہ ہم۔ اور دُنیا سے جائیں
گلِ حُبِّ زہرا و دُرِّ نجف سے — چلو شاہ قاسم کی گاگر سجائیں
خدا کا ہے دشمن۔ عدو پنجتن کا — تو کیوں کر ہم اُس سے محبت جتائیں
یہ گاگر ہے خُم۔ بادۂ سُنّیت کا — چلو اس کے ساغر پئیں اور پلائیں
ہیں بے دین و بد دین دشمن خدا کے — تو ہم اتحاد اُن سے کیوں کر جتائیں
حسن۔ آج مرشد کے روضہ پہ چل کر — ادب سے ہم اپنی یہ گاگر سُنائیں

"گاگر"

از جناب منشی شبیر علی ——— صاحب درد مارہروی

چلو گاگر قاسمی پر سُنائیں — یہ اشکوں میں ڈوبی ہوئی التجائیں
چلو! چل کے قاسم کی گاگر اُٹھائیں — مئے جامِ وحدت پئیں اور پلائیں
چلو! زائرو! لے لیں گاگر کے صدقے — درِ پاک سے آرزو کی۔ عطائیں
ہوں مایوس کیوں؟ تشنہ کامانِ وحدت — ہیں چھائی ہوئی رحمتوں کی گھٹائیں
یہ ہے سربسر بقعۂ نور۔ گاگر — برستی ہیں رہ رہ کے نوری ضیائیں

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

چلے آئیں! ہنگامِ گاگر کشائی
ہیں غالب حوادث کی جن پر بلائیں

خدا جانے۔ گاگر میں قاسم نے اپنی
بصد ناز بھر دی ہیں کیا کیا ادائیں

مہکتی ہے کچھ آج گاگر یہ ایسی
بہاروں میں جیسے۔ معطر فضائیں

عقیدت سے گاگر کو جس نے چھوا ہے
سبھی اُسکی پوری ہوئی ہیں دعائیں

نہیں جن کا دنیا میں کوئی ٹھکانا
درِ قاسمی پر وہ مایوس آئیں

یہ حسرت ہے اے دردؔ تا زیست اپنی
درِ قاسمی پہ ہم آنسو بہائیں

"گاگر"

از سید حسن میاں ——— قادری۔ قاسمی

یہ گاگر ہے حاجی میاں باخدا کی
نبی کے دُلارے شہِ باصفا کی

یہاں آکے دیکھو ذرا قاسمی رنگ
یہ گاگر ہے قاسم میاں باضیا کی

ہمارے جو ہیں دین و دنیا کے رہبر
یہ گاگر ہے اُن رہبرِ حق نما کی

سکھاتے ہیں اعدائے دیں سے عداوت
یہ گاگر ہے اُن عاشقِ مصطفےٰ کی

بتاتے ہیں اسرارِ شرع و طریقت
یہ گاگر ہے اُن مرشدِ حق نما کی

جو علم و عمل میں ہیں فخرِ اماثل
یہ گاگر ہے اُن قدوۃ الاولیا کی

ہے مارہرہ فردوس جن کے قدم سے
یہ گاگر ہے اُن سیدالاتقیا کی

وہ سُنّت کے حامی وہ بدعت کے ماحی
یہ گاگر ہے اُن مہدئ باخدا کی

ہیں مارہرہ میں آج بغدادی جلوے
یہ گاگر ہے شیدائے غوث الوریٰ کی

چلو۔ میکشو! قادری جام پی لو
لگی ہے سبیل آج قاسم پیا کی

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

وہ ہیں جن سے اعداءِ دیں غیظ کھاتے — یہ گاگر ہے اُن نائب مصطفٰے کی
سیادت پہ جنکے گواہی علی کی — یہ گاگر ہے اُن ابن شیرِ خدا کی
وہ جن کے عدو پر ہے قہرِ الٰہی کی — محبّوں پہ دائم ہے رحمت خدا کی
دعا ہے یہ گاگر کے صدقہ میں یارب — کہ ہم سب پہ بارش ہو تیری عطا کی
ہیں حاضر یہاں جتنے بھی اہلِ سنّت — ہمیشہ ہو اُن سب پہ رحمت خدا کی
نظر آتا ہے۔ ڈوبتا۔ اپنا بیڑا — مدد پہنچے للّٰہ! اب۔ ناخدا کی
ہے برکاتی ساگر۔ تو بغدادی ساغر — شراب۔ اس میں حُبِّ حبیبِ خدا کی
تمنا ہے وقتِ اجل۔ یہ خدایا — کہ ہم کو زیارت ہو غوث الورا کی
حسن ایک ادنیٰ سگِ قاسمی ہے — رہے تا ابد۔ اس پہ۔ رحمت خدا کی

"گاگر"

از حافظ شمس الحسن ______ صاحب۔ قادری۔ قاسمی

روشنی پھیلی ہے کیسی آج گھر گھر نور کی — کیا درِ قاسم پہ جاتی ہے یہ گاگر نور کی
خوبیٔ تقدیر سے گاگر ہے سر پر نور کی — نور برساتی ہوئی جاتی ہے گاگر نور کی
آبِ کوثر اس میں بھر کر لائی ہیں حورانِ خلد — حاجی صاحب کو مبارک ہو یہ گاگر نور کی
جس طرف دیکھو اسی کا نور ہے پھیلا ہوا — ابر بارش کر رہا ہے۔ آج گھر گھر نور کی
خلد سے آئی ہیں حوریں دیکھنے اسکی بہار — نور کی گاگر پہ ہوتی ہے نچھاور نور کی
ہے دعا یہ شمس کی یارب۔ تری درگاہ میں — دم میں جبتک دم رہے سر پر ہو گاگر نور کی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

چادریں

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جو آلِ نبی اور ابنِ علی ہیں — ذرا اُن کی چادر کا منظر تو دیکھو
دکھائے گی جا کر وہاں خاص جلوے — یہ جس در کی ہے جا کے وہ در تو دیکھو
اِدھر آؤ! حلقہ بگوشو! کہاں ہو — یہ آلِ پیمبر کی چادر تو دیکھو
نہیں پھرتا اس در سے محروم کوئی — یہاں آزما کر مقدر تو دیکھو
ابھی سارے اُٹھ جائیں غفلت کے پردے — یہ آنکھوں سے چادر لگا کر تو دیکھو
چلو! آج میخانۂ قادری پر — ذرا قاسمی جام پی کر تو دیکھو
مصیبت میں ایوب کس کو پکارے — تمہیں بندہ پرور نظر بھر تو دیکھو

چادر

از ڈاکٹر ایوب حسن ——— صاحب قادری۔ قاسمی

جب سامنے آنکھوں کے وہ چادرِ نور آئی
تعظیم کو اُٹھ بیٹھے مشتاق تماشائی

کُھل ہے درِ قاسم پر وہ چادرِ نور آئی
بے تاب ہیں دیوانے۔ بے چین ہیں شیدائی

سر پر اسے رکھتے ہیں آنکھوں سے لگاتے ہیں
ہے صندلِ دردِ سر۔ ہے سُرمۂ بینائی

یہ منظرِ چادر بھی اک منظرِ قدرت ہے
خود آپ تماشا ہیں چادر کے تماشائی

ہر گوشہ سے ہوتا ہے اظہار کرامت کا
چادر سے نمایاں ہیں انوارِ مسیحائی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مچلی ہوئی تنویر ہے مشرق کی جبیں پر — اُتری ہوئی کرنیں ہیں بتدریج زمیں پر
انوار برستے ہیں ہر اک خاک نشیں پر — چادر یہ چڑھی کون سے تربت کے مکیں پر
یا آئی ہے یہ حاجی میاں آپ کی چادر

ہنستی ہوئی گردوں سے اُتر آئیں ضیائیں — بشّاش نظر آتی ہیں مخمور فضائیں
دم توڑ چکیں ہانپ کے بیباک دُعائیں — اے مانگنے والو! چلو، مانگو تو دُعائیں
آتی ہے مرے حاجی میاں آپ کی چادر

بے چین ستارے ہیں تو بے تاب جگر بھی — شاداب نظارے ہیں تو مسرور نظر بھی
ہے اچھے میاں۔ آج تو وا آپ کا دَر بھی — قسمت سے یہ موجود ہے سودائی کا سر بھی
حسین سر پہ ہے یہ حاجی میاں آپ کی چادر

ہے جلوۂ نوری سے ہر اک شخص منوّر — اللہ رے یہ فیض درِ گنجینۂ حیدر
اے ورد ابھی سوچتا رہتا ہوں میں اکثر — یہ منظرِ تقدیس ہے یا طور کا منظر
یا ہے یہ مرے حاجی میاں آپ کی چادر

"چادر"

از ڈاکٹر ایوب حسن ______ صاحب۔ قادری۔ قاسمی

مجھے دیکھو۔ میرا مقدّر تو دیکھو — یہ چادر تو دیکھو مرا سر تو دیکھو
مرے سر پہ مرشد کی چادر تو دیکھو — عجب اِس کے جلوے ہیں جھک کر تو دیکھو
منوّر ہیں دیوار و در آج سارے — ذرا گھر سے باہر نکل کر تو دیکھو
غلاموں کا میلہ ہے در پر۔ خدارا — نگاہِ عنایت سے دم بھر تو دیکھو

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

میلا لگا ہوا ہے درگاہ قاسمی پر
آتی ہے کس کی چادر۔ حاجی میاں کی چادر

سیراب ہو رہے ہیں رندانِ تشنہ لب بھی
گویا ہے آب کوثر۔ حاجی میاں کی چادر

فرقت میں رہنے والو۔ قربت سے شاد ہو لو
ہے دلنواز و دلبر۔ حاجی میاں کی چادر

قربان ہو رہے ہیں پروانہ وار زائر
نکلی جو بن سنور کر۔ حاجی میاں کی چادر

مژدہ ہو عاصیوں کو۔ بشریٰ ہو مجرموں کو
آئی شفیع بن کر۔ حاجی میاں کی چادر

کیا خوف قاسمیو!! محشر کی اب تپش کا
سایہ کرے گی سر پر۔ حاجی میاں کی چادر

جاتے ہیں اب چڑھانے خوشیاں منا منا کر
لائے ہیں سر پہ رکھکر۔ حاجی میاں کی چادر

یارب قبول کر لے یہ مدعا قمر کا
سر پر ہو روز محشر حاجی میاں کی چادر

چادر

از جناب منشی شبیر علی صاحب قادری۔ درد

کھولے ہیں سحر نے ابھی گیسوئے معنبر — وہ جاگ اٹھا خواب سے شہزادۂ خاور
ہر ذرہ چمکتا ہے ہر اک چیز منور — گل پوش بہاریں ہیں۔ گلی کوچہ معطر
ہے روحِ چمن حاجی میاں آپ کی چادر

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

میلا لگا ہوا ہے درگاہِ قاسمی پر
آتی ہے کس کی چادر۔ حاجی میاں کی چادر

سیراب ہو رہے ہیں رندانِ تشنہ لب بھی
گویا ہے آبِ کوثر۔ حاجی میاں کی چادر

فرقت میں رہنے والو۔ قربت سے شاد ہو لو
ہے دلنواز و دلبر۔ حاجی میاں کی چادر

قربان ہو رہے ہیں پروانہ وار زائر
نکلی جو بن سنور کر۔ حاجی میاں کی چادر

مژدہ ہو عاصیوں کو۔ بشریٰ ہو مجرموں کو
آئی شفیع بن کر۔ حاجی میاں کی چادر

کیا خوف قاسمیو!! محشر کی اب تپش کا
سایہ کرے گی سر پر۔ حاجی میاں کی چادر

جاتے ہیں اب چڑھانے خوشیاں منا منا کر
لائے ہیں سر پہ رکھکر۔ حاجی میاں کی چادر

یارب قبول کر لے یہ مدعا قمر کا
سر پر ہو روزِ محشر حاجی میاں کی چادر

چادر

از جناب منشی شبیر علی صاحب قادری۔ وردؔ

کھولے ہیں سحر نے ابھی گیسوئے معنبر — وہ جاگ اٹھا خواب سے شہزادۂ خاور
ہر ذرہ چمکتا ہے ہر اک چیز منور — گل پوش بہاریں ہیں۔ گلی کوچہ معطر
ہے روحِ چمن حاجی میاں آپ کی چادر

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نہ جس کو زر سے ہے مطلب نہ جاہِ دُنیا سے
ہے ایسے طالب آمرزگار کی چادر

ہمیشہ بندگیٔ غیر سے رہا جو نفور
ہے ایسے بندۂ پروردگار کی چادر

جنابِ فخرؔ کا اک شعر اور بھی پڑھ کر
فقیرؔ ختم کرو۔ یہ بہار کی چادر

نظر میں پھر گئی نوشاہِ خلد کی تصویر
اُلٹ گئی جو عروسِ مزار کی چادر

"چادر"

از مولوی حافظ عبدالسّلام ——— صاحب۔ قادری۔ رضوی

آئی عروس بن کر حاجی میاں کی چادر
نکلی ہے خوب سج کر حاجی میاں کی چادر

خوشیاں منا رہی ہے پہلو۔ بدل۔ بدل کر
مہکی ہے پھول بن کر حاجی میاں کی چادر

تاریکیاں چھٹیں گی بدعاتِ مفسدین کی
ہے رشکِ صبح انور حاجی میاں کی چادر

مُنکر ہے درحقیقت وہ شانِ اولیاء کا
جو کہہ رہا ہے مُنکر حاجی میاں کی چادر

جُھرمٹ میں زائروں کے جلوے دکھا رہی ہے
اٹھلا رہی ہے سر پر حاجی میاں کی چادر

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

"چادر"

از مولینا سید محمد میاں ——— صاحب قادری ابوالقاسمی

ہے سر پہ مرشدِ عالی تبار کی چادر
حبیبِ حق کے گلِ نو بہار کی چادر

بڑھاتی آنکھوں میں ہے نور اور دلوں میں سرور
فدائے پنجتن و چار یار کی چادر

شعارِ حق ہیں جو بے شبہہ اولیاء کرام
تو کہدو اُٹھی ہے حق کے شعار کی چادر

جہاں میں عشق و عینی کے نور کے جلوے
دکھا رہی ہے یہ پیارے وقار کی چادر

ہے اچھے ستھرے کے فیض و کرم سے مالامال
یہ اچھے ستھرے کے پیارے نگار کی چادر

ہیں شاد آج حضورِ امیر عالم بھی
اٹھی ہے ان کے جو یہ گلعذار کی چادر

ہیں شاد شاد بہت آج حضرتِ صادق
اُٹھی ہے انکے خلف کامگار کی چادر

ہے نورِ حضرتِ نوری میاں کا اس سے عیاں
کہ ہے یہ انکے اخِ نامدار کی چادر

ہے جھوم جھوم کے نغمے سنا رہی یہ ہزار
اٹھی ہے موسمِ گل میں بہار کی چادر

نگاہِ اہلِ سنن میں تو ہے یہ چادرِ گل
وہابیوں کے ہے دل میں یہ خار کی چادر

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

"چادر"

از مولانا سید شاہ محمد میاں ——— صاحب. قادری۔ قاسمی

آج کس شان سے آئی ہے یہ پیاری چادر
نور برساتی ہے کیسا یہ تمہاری چادر

کیوں نہ کھل جائیں اسے دیکھ کے دل کے غنچے
لائی ہے دوش پہ خود بادِ بہاری چادر

غلغلہ نعت کا برپا ہے تو ہے حمد کا شور
آج کس دھوم سے اٹھی ہے تمہاری چادر

اس کا سایہ نہ لیں کیوں سر پہ عقیدت والے
سایۂ رحمتِ باری ہے یہ پیاری چادر

ہو ردائے نبوی سایہ کناں اس پہ ہمیش
اور ہے سایہ کناں ہم پہ تمہاری چادر

چادرِ گل ہے کہ ہے باغ میں جنت کے کھلی
گلشنِ قدس کے پھولوں کی کیاری چادر

مست ہو جھوم کے ہوتی ہے ہزار اس پہ نثار
ایسی خوشبو سے مہکتی ہے یہ ساری چادر

بات جب ہے کہ فقیہہ آئے اُدھر سے یہ صدا
تو پسند آئی ہمیں بھی یہ تمہاری چادر

❀

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

"چادر"

از مولنا محمد خلیل خاں ــــــــــــ صاحب قادری۔ قاسمی

صبا ! دھوم کیسی یہ گھر گھر مچی ہے
یہ کیسی مسرت ہے کیسی خوشی ہے
یہ کس مردِ حق بیں سے ملنے چلی ہے
یہ کس کے لئے آج دولہن بنی ہے
کہ چادر بڑی کروفر سے اٹھی ہے

کہیں رضویوں کی دُر افشانیاں ہیں
کہیں نوریوں کی درخشانیاں ہیں
کہیں قاسمیوں کی تابانیاں ہیں
غرض ہر طرف طرفہ سامانیاں ہیں
کہ عُرسِ ابوالقاسم احمدی ہے

لگا کر حنائے گلستانِ قاسم
چڑھا کر مئے جامِ عرفانِ قاسم
سُنگھاتی ہوئی بوئے بُستانِ قاسم
دکھاتی ہوئی رنگِ دامانِ قاسم
نسیم سحر مست ہو کر چلی ہے

سماں کیا ہے رحمت کا آکر تو دیکھو
نگاہِ بصیرت اُٹھا کر تو دیکھو
نزولِ ملائک کا منظر تو دیکھو
ذرا شاہِ قاسم کی چادر تو دیکھو
جلو میں یہ کس کس کو لے کر بڑھی ہے

کبھی شکوۂ جور و بیداد کرنا
کبھی حق تعالیٰ سے فریاد کرنا
کبھی ذکرِ سرکارِ بغداد کرنا
کبھی یا علی کہہ کے دل شاد کرنا
کبھی جوش میں نعرۂ یا نبی ہے

مئے جامِ وحدت پئیں اور پلائیں
محبت کے نغمے سُنیں اور سُنائیں
ارادت کی آنکھوں سے اسکو لگائیں
چلو ! کچھ عقیدت کے موتی چڑھائیں
یہ چادر نہیں۔ حُلّۂ قاسمی ہے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اس چادرِ اقدس پر سو جان سے ہوں قرباں
ہر وقت یہ کہتا ہے میرا دل شیدائی

پہنچے درِ اقدس پر جب قاسمی متوالے
بغداد کی جانب سے رحمت کی بھرن آئی

صد شکر کہ قسمت کا ایوب سکندر ہے
ہر وقت میسّر ہے اُس در کی جبیں سائی

"چادر"

از مولانا غلام جیلانی صاحب قادری قاسمی

یہ عروسِ جناں کی چادر ہے — یعنی قاسم میاں کی چادر ہے
جان و ایمان و دل منوّر ہیں — نورِ نوری میاں کی چادر ہے
رکھو سر پہ ۔ لگاؤ آنکھوں سے — جانتے ہو ۔ کہاں کی چادر ہے
گلشنِ اولیا کھِلا جس جا — یہ اُسی گلستاں کی چادر ہے۔
اک جہاں میہمان ہے جس کا — یہ اُسی میزباں کی چادر ہے
اس کو جھک کر ملک بھی لیتے ہیں — شاہِ عالی مکاں کی چادر ہے
بلبلانِ خزاں یہاں آؤ — گلشنِ بے خزاں کی چادر ہے
جاں بلب ۔ مژدۂ شفا سن لے — لے ۔ یہ جانِ جہاں کی چادر ہے
لذّتِ سلسبیل آتی ہے — سر پہ آبِ رواں کی چادر ہے
راز ہے یہ غلافِ کعبہ کا — ہائے ۔ کس رازداں کی چادر ہے
قسمتِ قاسمی ہے زور آور — سر پہ قاسم میاں کی چادر ہے

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

زمیں پر پہنچنے لگے ماہ پارے اُترنے لگے آسماں سے ستارے
درِ شاہ قاسم پہ ہیں جمع سارے نقیبوں کا ہے شورِ غم ہوں کنارے
کہ رحمت یہاں بوندیاں بانٹتی ہے

کسی کی خوشامد نہ درکار ہوگی وہی چشمِ الطافِ سرکار ہوگی
گناہوں کی میرے خریدار ہوگی یقیں ہے کہ رحمت طرفدار ہوگی
کہ محشر میں حامی مرا شاہ جی ہے

بہت ہوچکی شرم و غیرت کی خواری بہت لے چکے لطفِ بادِ بہاری
بہت کرچکے جام و مینا سے یاری مسلمانو! کبتک یہ غفلت شعاری
خدارا اُٹھو! اب سحر ہوچکی ہے

وہ کرتے ہی کیا رنج و غم کا مداوا تمہیں لیڈروں نے تو اور مار ڈالا
نہ تہذیبِ یورپ نے تم کو سنوارا مرے دوستو! یہ تو سوچو خدارا
مصیبت یہ کیوں آکے تم پر پڑی ہے

دکھا دو زمانے کو دینی حمیت وگرنہ ہوا خونِ ناموسِ ملت
بڑھو آگے! زیرِ لوائے شریعت کھلی ہے ابھی شاہراہِ حقیقت
چلے آؤ! رحمت ابھی بٹ رہی ہے

طواغیتِ کثرت کو ڈھاتی ہے چادر جماعت کے معنیٰ بتاتی ہے چادر
عزیزو! مسلماں بناتی ہے چادر تمہیں راہِ عرفاں دکھاتی ہے چادر
اسی راہ میں راحتِ سرمدی ہے

خود اپنے جنوں کا نظارا کریں گے تماشائی بن کر تماشا کریں گے
خدا جانے کیا ہوگا. کیا کیا کریں گے خلیل ایک دن قصد پورا کریں گے
مدینے چلیں گے. اگر زندگی ہے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

گلہائے عقیدت

از مولانا سید آل مصطفےٰ صاحب قادری۔ قاسمی

کانوں میں آرہے ہیں اذکارِ شاہ قاسم
دل میں سما رہے ہیں انوارِ شاہ قاسم

دریا دلی سے ساقی سب کو پلا رہا ہے
پی۔ پی کے جھومتے ہیں میخوارِ شاہِ قاسم

حسرت ہمارے دل کی ارمان ہمارے دل کا
دیدارِ شاہِ قاسم۔ دیدارِ شاہِ قاسم

بغداد کا نمونہ مارہرہ بن گیا ہے
اجمیر کی فضا ہے دربارِ شاہ قاسم

اے جذبۂ محبت تیری ادا کے صدقے
ہر شے میں جلوہ گر ہے رُخسارِ شاہِ قاسم

کیسی ہی گردشیں ہوں اس آسماں کی لیکن
شاداب ہی رہیگا گلزارِ شاہِ قاسم

گُل چاک پیرہن ہیں اُن کی مفارقت میں
نرگس کو دیکھتا ہوں بیمارِ شاہِ قاسم

آنکھوں میں یا الٰہی مازاغ کا ہو سُرمہ
جس وقت ہو میسّر دیدارِ شاہِ قاسم

اے کاش ہو ہمیشہ پیشِ نظر ہمارے
رفتارِ شاہِ قاسم۔ گفتارِ شاہِ قاسم

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہم بھی ہوں راہ پیما نقشِ قدم پہ اُن کے
اطوار ہوں ہمارے اطوارِ شاہِ قاسم

مجھ کو بھی کوئی ساغر او جام دینے والے
میں بھی ہوں ایک رندِ مینخوارِ شاہِ قاسم

سایہ ہے سروں پر مرشد (قاسم) کے جانشیں کا
کھلتے رہیں دلوں پر اسرارِ شاہِ قاسم

بڑھنے لگی جو وقعت نظروں میں کُل جہاں کی
جلنے لگے حسد سے اغیارِ شاہِ قاسم

حشمت علی سے قائم عزت ہے سُنّیوں کی
رکھتے ہیں وہ بھی لب پر اقرارِ شاہِ قاسم

ایوب قادری (قاسمی) پر مرشد کی تھی عنایت
ظاہر ہیں اُن پہ اب بھی انوارِ شاہِ قاسم

سیّد بھی اک گدا ہے قاسم تمہارے در کا
اس کو بھی کچھ عطا ہو سرکارِ شاہِ قاسم

"نذرِ عقیدت"

از مولنا محمد خلیل خاں ———— صاحب قادری۔ قاسمی

تجلّیٔ حق، شمعِ عرفانِ قاسم — محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا جلوہ ہے لمعانِ قاسم
تو ہے مظہرِ شانِ رحمان قاسم — معنون ہے حق تو ہے عنوانِ قاسم

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

وہاں خلد ہے اور رضوان۔ قاسم — یہاں روضہ اور تیرا دربان قاسم
گھٹائیں بنیں حلقۂ بدرِ کامل — وہ رُخ پر گری زلفِ پیچان قاسم
عجب جھگڑا میکدے پر لگا ہے — کہ قاسم ہیں اور تشنہ کامانِ قاسم
عدو کے لئے آپ قہرِ خدا ہیں — جلالِ الٰہی کی ہیں شانِ۔ قاسم
شرابِ محبت کے مستانے آئے — عطا ہو کوئی جامِ عرفان۔ قاسم
رہے بیخودیٔ محبت ہمیشہ — نہ چھوٹے کہیں دست و دامانِ قاسم
مجھے خوف کیا ہو مرے پاسباں ہیں — محمدؐ۔ علی۔ شاہِ جیلان۔ قاسم
اُمنگیں مرے دل میں دیدار کی ہیں — خدایا! دکھا دے روئے تابانِ قاسم
نگہباں ہیں قاسم خلیلِ حزیں کے — خدائے جہاں ہے نگہبانِ قاسم

"یا مرشدی قاسم میاں"

از مولٰنا غلام جیلانی ———— صاحب قاسمی

جلوۂ زیبا ترا۔ یا مرشدی قاسم میاں
ہے وہ سرِ کبریا۔ یا مرشدی قاسم میاں

مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ کی جلوہ ریزیاں
آپ میں تھیں دائما۔ یا مرشدی قاسم میاں

سرزمینِ پاکِ مارہرہ کو تم پر ناز ہے
آپ ہیں فضلِ خدا۔ یا مرشدی قاسم میاں

اتباعِ قولِ حق۔ قولِ محمدؐ میں رہی
آپ کی ہر ہر ادا۔ یا مرشدی قاسم میاں

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جاگ اُٹھے میرا مقدر۔ کاش بوسے کو ملے
وہ کفِ پا چاندرہا۔ یا مرشدی قاسم میاں

آپ کے مدحت سرا تھے سُنّیوں کے پیشوا
حضرتِ احمد رضا۔ یا مرشدی قاسم میاں

سب مریضانِ محبّت ہجر میں ہیں جاں بلب
دیجئے اِن کو شفا۔ یا مرشدی قاسم میاں

صدقۂ برکات اب ہم کو عطا فرمائیے
ہے صدائے ہر گدا۔ یا مرشدی قاسم میاں

مصطفٰے و غوث کا سایہ ہے تجھ پر شاہِ دیں
ہم پہ ہے سایہ ترا۔ یا مرشدی قاسم میاں

بحرِ طوفانِ وہابیّت میں۔ شاہا تو رہا
سُنّیوں کا ناخدا۔ یا مرشد قاسم میاں

کفر کی موجودہ ظلمت میں بھی اب رستہ بتا
سُنّیوں کے رہنما۔ یا مرشدی قاسم میاں

دور ہوگی سب بلائے رنج و غم اے قاسمی
دِر دکر۔ وقتِ دُعا۔ یا مرشدی قاسم میاں

"ایّوب کی بنتی"

از جناب ڈاکٹر ایّوب حسن ——— صاحب قادری۔ قاسمی

ابھی تک نہ آئی لگن۔ پی ملن کی ‏ ‏ پیا بن بھرت ہوں بیاکل دِتن کی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تو پھر آسرا درشنوں کا ہو کیسے — سکھی جب نہ آئی ہو پاتی سجن کی
پتہ ہی چلا اور نہ کچھ کھوج پایا — میں پھرتی رہی بن کے باسی بنن کی
نہ بھائے پپیہا مجھے اور نہ کوئل — میں متوالی اپنے پیا کے بچن کی
درس اپنا سپنے ہی میں تو دکھائے — میں جیوت ہوں آشا میں بس اک ملن کی
مری ناؤ اب ڈگمگانے لگی ہے — دہائی ہے تجھ کو پیا! پنجتن کی
تلا دان ہو جب کہ پاپ اور پُن کا — مجھے آس ہے ایک تیرے شرن کی
ہے ایوب کی بس یہی ایک بنتی — نہ دھرتی کی چاہت ہے اسکو نہ دھن کی

ختم شد

marfat.com

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہماری مطبوعات

- مسائل امامت — قیمت ۹/-
- اسلامی گفتگو (حصہ اوّل) — قیمت ۷/۵۰
- اسلامی گفتگو (حصہ دوم) — قیمت ۷/۵۰
- کراماتِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم — قیمت ۱۰/-
- ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — قیمت ۶/۷۵
- ماہِ شعبان اور شبِ برأت — قیمت ۵/۲۵
- سیرت اعلیٰ حضرت — قیمت ۱۲/-
- حقوق الزوجین — مفت اشاعت
- حیات سید شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ علیہ — قیمت ۷/۵۰
- امام احمد رضا اور ردِّ تشیع — قیمت ۶/۷۵
- نعرۂ رسالت — قیمت ۹/-
- مجموعہ اعمالِ رضا — قیمت ۲۴/-
- فلسفہ موت وحیات — قیمت ۹/-

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

- بارگاہِ الوہیت کے تقدس اور احترام نبوت کا کماحقہٗ پاسدار
- مسلکِ اہلسنت و جماعت اور سلف صالحین کا صحیح ترجمان
- قرآن پاک کا صحیح اور سب سے زیادہ مقبول ترجمہ
- کوثر و تسنیم سے دُھلی ہوئی زبان

کنز الایمان

ترجمۂ قرآن (اردو)

اعلیحضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ العزیز

- قاری محمد ظفر احمد ابن مفتی محمد مظفر احمدؒ کی خوش الحان تلاوت قرآن پاک۔
- محترم سید محمد علی حمزہ گوھر کے منفرد انداز میں ترجمۂ قرآن۔
- جدید ترین اسٹوڈیو میں ماہرین کی زیر نگرانی اسٹیریو ریکارڈنگ۔
- تیس ۳۰ کیسٹوں پر مشتمل مکمل سیٹ۔ ہر پارہ علیحدہ کیسٹ میں۔

منجانب: ضیا ٹیپ لائبریری
میمن مسجد مصلح الدین گارڈن
پوسٹ بکس نمبر ۱۳۲۳۵ - کراچی ۲
فون: ۲۲۶۵۶۸

تعاون: آن اسٹوڈیو - (آن ڈیکوریشن) - میٹھادر - کراچی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar